۲۲۸۶
۹۶

لم یکن فی ذلک الا ارغام الشیاطین

بحولہ تعالیٰ این رسالۂ متبرکہ کہ نامش

ارغام الشیاطین فی تردید متعۃ المتشیعین

تصنیف علامہ فہامہ رئیس المتکلمین امام المناظرین مقبول بارگاہ احد
حضرت مولانا حافظ سید عبد الصمد السہسوانی مسکنًا والمودودی نسبًا
والحنفی مذہبًا والچشتی مشربًا ادام اللہ فیوضہٗ
بسعی وکوشش
مولوی محمد بنارسی خان صاحب تحصیلدار و مرزا سلیم بیگ صاحب پیشکار
قصبہ پھپوند ضلع اٹاوہ

در مطبع عام مفید آگرہ زیور طبع پوشید

بسم الله الرحمن الرحیم

تبارك الذی نزل الفرقان علی عبده لیکون للعالمین نذیرا وصلی
الله علی سیدنا محمد الذی ارسل الی الناس کافة نذیرا وبشیرا وسلم
علیه وعلی اله واصحابه واحبابه تسلیما کثیرا کثیرا ثم لننزعن من کل
شیعة ایهم اشد علی الرحمن عتیا

بعد حمد وصلوة کے فقیر عبد الصمد سهسوانی حضرات اہل اسلام کی خدمت مین ملتمس ہے کہ سید یعقوب علی پسر سید غلام علی طالب علم مدرسہ پھپوند نے ایک تحریر متعہ کی حرمت مین باستدعا شیخ فدا حسین شیعی ساکن اٹاوہ لکھدی تھی حضرات اہل تشیع پھپوند و اٹاوہ نے اوسکا جواب اپنے مجتہد مولوی عمار علی نزیل بھرت پور سے لکھواکر نام اوسکا اثبات المتعہ رکھا اور اظہر علی ساکن پھپوند کیطرف منسوب کرکے چھپوایا چونکہ مجتہد صاحب نے اپنے جواب کی بنیاد کو محض مغالطہ دہی پر قایم کیا ہے اور نیز فقیر کیجانب خطاب فرمایا ہے اسوجہ سے اوسکا جواب فقیر نے ضروری سمجھکر تحریر کیا اور نام اسکا ارغام الشیاطین فی تردید متعة المتشیعین رکھا واضح رہے کہ فقیر نے سید یعقوب علی طالب علم کی تحریر

اونکا قول بہ لفظ قال السید نقل کیا ہے اور مولوی عمار علی صاحب کے قول کو قال المجتہد سے شروع کیا ہے اور اپنے قول کو لفظ اقول سے لکھا ہے اور یہہ بہی معلوم رہے کہ کوئی کلمہ اپنی جانب سے خلاف تہذیب نہین لکھا گیا ہے البتہ جو کچھہ اونہون نے لکھا ہے اوسکا جواب دیا گیا ہے چونکہ اصل بحث متعہ کی حرمت وحلّت مین ہے لہذا قبل جواب کے اوسکے حرام ہونے کو آیات کلام اللہ اور احادیث کتب مجتہدین شیعہ سے ثابت کرتا ہون واللہ المستعان وعلیہ التکلان

پھلی آیت حرمت متعہ مین

والذین هم لفروجهم حافظون الا علی ازواجهم او ما ملکت ایمانهم فانهم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک هم العادون

ترجمہ جو لوگ اپنی شہوت کی جگہہ کو تہامتے ہین مگر اپنی بی بیون سے یا اپنی لونڈیون سے تو اونپر نہین ملامت اور پہر جو کوئی ڈہونڈہے اسکے سوا وہی ہے حد سے بڑہنے والا **فایدہ** حق سبحانہ تعالے نے اول شہوت کے روکنے کو مطلقاً کلمہ والذین هم لفروجهم حافظون سے بیان فرمایا بعدہ لفظ الا علی ازواجهم زوجہ اور او ما ملکت ایمانهم سے مملوکہ کو مستثنےٰ فرمایا اور انہین دونون سے مباشرت کرنے پر عدم ملامت کو لفظ غیر ملومین مین بیان فرمایا اور سوائے زوجہ اور لونڈی کے اور عورات کو خواہ ممتوعہ ہو یا محللہ لفظ وراء ذلک سے خارج فرمایا اور اوس شخص کو کہ جو سوائے زوجہ اور مملوکہ کے کسی عورت کا مبتغی ہو فاولئک هم العادون مین داخل فرمایا ظاہر ہے کہ زن ممتوعہ داخل ازواج نہین کیونکہ ازواج اربعہ سے بحالت اجتماع زاید نہین ہوسکتین در ممتوعہ مقید باربع نہین بلکہ جسقدر مرد کی خواہش ہو اوسیقدر عورتون سے متعہ کرسکتا ہی چنانچہ استبصار فی باب تجویز الجمع من الاکثر من اربعة فی المتعة مین زرارہ سے

روایت ہے فان قلت ما تحلی من المتعة قال کم شئت ترجمہ یعنی اگر کہے تو کسقدر حلال ہو سکتی ہین عورتین متعہ سے فرمایا جسقدر چاہے تو اور لوازمات زوجہ بہی ممتوعہ سے معدوم مثلاً زوجہ مین توارث ضرور ہے اور ممتوعہ مین مفقود چنانچہ تہذیب الاحکام فی باب انه اذا شرط ثبوت المیراث فی المتعة مین مذکور ہے من الاحکام اللازمة فی المتعة نفی التوارث یعنی احکام لازمہ فی المتعہ سے ہے نفی توارث اور فقہاے شیعہ کو بہی اقرار اس امر کا ہے کہ مرد اور زن ممتوعہ اور محللہ کہ درمیان مین زوجیت متحقق نہین چنانچہ ابن بابویہ نے کتاب الاعتقادات مین لکہا ہے اسباب حل المراة عندنا اربعة النکاح وملك الیمین والمتعة والتحلیل ترجمہ یعنی نزدیک ہمارے عورت کے حلال ہونیکے چار سبب ہین اول نکاح دوسرے ملک یمین تیسرے متعہ چوتہے تحلیل اور ممتوعہ ملک یمین مین بہی داخل نہین ورنہ بیع اور اعتاق یعنی آزاد کرنا جایز ہو پس جو عورت کہ ازواج اور ملک یمین سے خارج ہے صراحةً اس آیت کے حکم سے حرام ہے اور یہی آیت بعینہ حق سبحانہ تعالےٰ نے ۲۹ پارہ سورہ معارج مین نازل فرمائی۔

دوسری آیت حرمت متعہ مین

ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنات المؤمنات فمن ما ملکت ایمانکم من فتیاتکم المؤمنات والله اعلم بایمانکم بعضکم من بعض فانکحوهن باذن اهلهن واتوهن اجورهن بالمعروف محصنات غیر مسافحات ولا متخذات اخدان فاذا احصن فان اتین بفاحشة فعلیهن نصف ما علی المحصنات من العذاب ذلك لمن خشی العنت منکم وان تصبروا خیر لکم والله غفور رحیم

ترجمہ اور جو کوئی نپاوے تم مین مقدور اسکا کہ نکاح مین لاوے بیبیان مسلمان تو جو ہاتھہ کا مال ہے آپس کی تمہاری لونڈیان مسلمان اور اللہ کو بہتر معلوم ہے تمہاری مسلمانی تم آپس مین ایک ہو سو اونکو نکاح کرو اونکے لوگون کے اذن سے دیو اونکے مہر موافق دستور کے قید مین آنیوالی نہ مستی نکالی گئین نہ یاری کیگئین چھپ کر پھر جب وہ قید مین آچکین تو اگر کرین بیحیائی کا کام پس اونپر ہے آدہی وہ مار جو بیبیون پہ مقرر ہے یہہ اوسکے واسطے ہے جو ڈری تکلیف مین پڑنے سے اور صبر کرو تو بہتر ہے تمہارے حق مین اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے **فایدہ** اس آیت شریفہ مین حق سبحانہ تعالے نے اپنے بندون کو اپنا حکم اسطرح فرماکر سمجھایا ہے کہ اے ایمان والو اگر حرایر یعنی آزاد عورتون کے نکاح پر قدرت نہین رکھتے ہو تو اپنے مسلمان بھائیون کی اجازت سے اونکی لونڈیون کے ساتھہ نکاح کر کے مہر اونکا موافق دستور کے ادا کرو اور یہہ حکم ہم نے تمکو اسواسطے سنایا کہ اگر تم اپنے آپکو روک نہ سکو ورنہ اگر صبر کرو تو تمہارے حق مین بہتر ہے اور اللہ غفور رحیم ہے۔ اے اہل اسلام بنظر غور دیکھو اور انصاف کرو کہ اگر متعہ یا تحلیل فروج جایز ہوتا تو کیا ضرورت تھی اس خوف و رنج کی اور حاجت صبر کی نکاح اماء یعنے لونڈیون مین کیون یہہ نہ ارشاد فرمایا کہ تم لوگ مسلمان اگر مقدرت نکاح کی نہین رکھتے ہو تو ایک مٹھی آٹا دیکر یا جسقدر پر عورت راضی ہو مباشرت کر لیا کرو یا کسی شخص مالک فرج کے ہاتھہ پیر جوڑ کر فرج کو اپنے اوپر حلال کروالیا کرو نعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب الرسول

تیسری آیت حرمت متعہ مین

ولیستعفف الذین لا یجدون نکاحا حتی یغنیهم الله من فضله

ترجمہ اور چاہیئے کہ تھامے اپنے آپکو وہ لوگ جو نہین قادر ہین نکاح پر جبتک کہ

مقدور دے اللہ تعالے اپنے فضل سے **فایدہ** اس آیت کریمہ مین اللہ جل جلالہ صاف صاف ارشاد فرماتا ہے کہ جو اہل اسلام مین سے مفلس اور غریب ہین اور نہین قدرت رکھتے اسپر کہ منکوحہ کے نان ونفقہ اور مہر کو ادا کر سکین پس چاہیئے کہ روکین وہ اپنے آپ کو اوسوقت تک کہ اللہ تعالے اونکو مقدرت عطا فرماوے اے اہل اسلام انصاف کرو اگر ممتوعہ جایز ہو یا محللہ حلال تو کیون نفرمایا کہ جس مقدار پر عورت رضامند ہو اوسکو دیکر متعہ کرلیا کرو یا ہاتھہ جوڑ کر مالک فرج سے اجازت لے لیا کرو کیون امر استعفاف کے واسطے ارشاد فرمایا۔

چوتھی آیت حرمت متعہ مین

فان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ او ما ملکت ایمانکم

ترجمہ پس اگر ڈرو تم کہ عدل نکر سکوگے اپنی بیبیونمین پس نکاح کرو تم ایک عورت کو یا رکھو تم لونڈی کو **فایدہ** اس آیت کریمہ مین حق سبحانہ تعالے نے زوجہ اور مملوکہ کو بیان فرمایا اور اوسکی یون تشریح فرمائی کہ اگر تم چار بیبیونمین عدل نکر سکو تو ایک عورت سے نکاح کرو یا لونڈی کو رکھو۔ اے مسلمانون خیال کرو کہ اگر ممتوعہ یا محللہ جایز ہوتین تو ضرور اس مقام پر اللہ تعالے بیان فرماتا کہ اگر تم عدل نکر سکو اپنی بیبیونمین تو ایک عورت سے نکاح کرو یا مملوکہ کو رکھلو یا ممتوعہ سے متعہ کرو یا محللہ سے مباشرت کرلو کیونکہ ممتوعہ اگرچہ صدہا ہون کچھہ عدل کی ضرورت نہین سواے خرچی مقررہ اور مباشرت معینہ کے اور محللہ تو۔ حلواے بے دودہ اور سوداے مفت ہے البتہ منت برداری مالک فرج کی ہوگی نعوذ باللہ من ہذا الفساد والعیاذ باللہ من سوء الاعتقاد **تنبیہہ** اب ہم اوس آیت کیجانب متوجہ ہوتے ہین جس سے اہل تشیع جواز متعہ ثابت کرتے ہین اور بڑا شور وشغب مچاتے ہین وہ یہہ ہے فما استمتعتم بہ منہن فآتوہن اجورہن فریضۃ

ترجمہ پس جب فایدہ اوٹھاؤ تم ساتھہ اوس عورت کے اونہین عورات ماسبق سے پس دو تم اونکو مہر اونکا مقرر کیا ہوا ظاہر ہے کہ آیت فما استمتعتم آیات ماسبق پر متفرع ہے اسواسطے کہ اس آیت پر فاء تفریع داخل ہے پس ماقبل سے قطع کرنا اور علیحدہ اوس سے ایک حکم مغایر ماقبل اور مابعد نکالنا خلاف عربیت اور مخالف ادبیت ہے ۔ اے اہل اسلام واضح ہو کہ حق سبحانہ تعالے نے حرمت علیکم امہاتکم سے والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم تک عورات محرمہ کو بیان فرمایا اور واحل لکم ما وراء ذلکم مین ماسوائے محرمات کو حلال فرمایا یعنی ماسوائے ان محرمات کے تمپر حلال کی گئی ہین عورتین اور اس حلت کو دو قیدون کے ساتھہ مقید کیا ہے قید اول ان تبتغوا باموالکم قید دوسری محصنین غیر مسافحین یعنی ماسوا عورات محرمہ کے جو تمپر حلال کی گئین اوسمین دو قیدین ہین اول یہہ کہ اپنے مالون کو اونکے نکاح مین صرف کرو یعنی مہر و نفقہ دینا قبول کرو قرآن مجید مین یہہ قید ان الفاظ کے ساتھہ ہے ان تبتغوا باموالکم دوسری یہہ کہ اون عورتون کو قید مین از روے زوجیت کے لاؤ نہ صرف مستی نکالنے کیواسطے یہہ قید ان الفاظ سے ہے محصنین غیر مسافحین قید اولے سے تحلیل مطلقاً باطل ہے کیونکہ اوسمین سوائے ممنونیت اور مشکوریت مالک فرج کے اور کچھہ نہین اور قید اخری سے متعہ بالکل خارج ہے اسواسطے کہ اوسمین احصان نہین ممتوعہ کا یہی معمول ہے ہر ماہ بایارے وہر سال درکنارے بعد اوسکے اسی آیت پر متفرع فرمایا آیت فما استمتعتم بہ منہن فاتوھن اجورھن فریضۃ کو یعنی جب ہم تمہارے اوپر عورات کو حلال کر چکے دو قیدون کے ساتھہ اول یہہ کہ مہر و نفقہ اونکا مقرر کرو اور دوسرے

یہہ کہ قید مین لانیکی طرح ہو نہ مستی نکلنے کیواسطے یہانتک کہ وہ ہمیشہ عورت اوس مرد کی ہو جاوے بغیر اسکے چھوڑے چھوٹ نہ سکے بس اگر نفع پکڑو تم ساتھہ اوسکے اونہین عورتون سے کہ جو تمہارے اوپر حلال کیگئین ہین پس ادا کرو تم مہر اونکا دران حالیکہ مقرر کیا گیا ہے دیکھیئے اس آیت سے کسیطرح پر متعہ ثابت نہین ہوتا ہے محاورہ اُردو مین بھی موافق محاورہ عرب کے لفظ پس جو ترجمہ فاء تفریع کا ہے اپنے مابعد کو ماقبل پر متفرع کرتا ہے لطف یہہ ہے کہ اسی آیت کے سباق مین آیت ومن لم یستطع جسکو ہم آیات محرمہ متعہ مین نقل کرچکے ہین صریح حرمت متعہ پر دال ہے اگر معاذ اللہ آیت فما استمتعتم مین جواز متعہ بیان فرمایا جاتا تو کیا ضرورت تہی آیت متصلہ مین اس تشدد اور تاکید کی کہ اگر تم نکاح حرایر پر قادر نہو تو لونڈیون سے نکاح کرو کیونکہ صورت عدم استطاعت نان ونفقہ حرہ مین قضاء حاجت کیواسطے ممتوعہ کیا کم تہی بلکہ بحکم کل جدید لذیذ بہتر اور خوشتر پس ماسبق سے آیت کو قطع کرنا باوجود داخل ہونے فاء تفریع کے جسکا ترجمہ اردو مین لفظ پس ہے سخت وقاحت ہے اور مالحق سے متناقص ٹھہرا کر دونون آیتون کے حکم مین متناقصین نکالنا محض جہالت ہے اہل تشیع کو اس آیت مین تین ۳ شبہہ واقع ہوگئے ہین شبہہ اولے لفظ استمتاع سے معنی حقیقی چھوڑ کر اصطلاحی یعنی متعہ مراد لیتے ہین حالانکہ متعدد مقام پر کلام آلہی مین یہی لفظ واقع ہوا ہے اور معنی لغوی لیئے گئے ہین چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ربنا استمتع بعضنا ببعض ترجمہ یعنی اے رب ہمارے نفع پکڑا بعض ہمارون نے ساتھہ بعض کے پس چاہیئے کہ اس مقام پر بہی بوجہ لفظ استمتاع کے معنی اصطلاحی یعنی متعہ مراد لیا جاتا وہل ہذا الا الخبط اور تفسیر منہج الصادقین مین ملا فتح اللہ شیعی نے بہی آیت فما استمتعتم کے

تحت مین معنی لغوی لکھے ہین نہ متعہ کے عبارت اوسکی یہہ ہے فما استمتعتم پس ہرگہ برخورداری یافتید بدو منھن از زنان لفظ استمتاع کلام آلہی مین نہ ایک جگہہ بلکہ متعدد مقام پر واقع ہوا ہے اور ہر جگہہ معنی حقیقی لئے گئے ہین پس اس آیت مین اپنی خواہش نفسانی پوری کرنیکے واسطے اصطلاحی لینا باوجودیکہ مفسرین شیعہ بہی لغوی معنی لیتے ہین سخت دنارت ہے **شبہہ ثانیہ** لفظ اجور سے اجرت معینہ یعنی خرچی کہ جو ممتوعہ کیواسطے بعوض مباشرت کے مقرر کیجاتی ہے مراد لیتے ہین حالانکہ کلام آلہی مین لفظ اجور مہور کے معنی مین مستعمل ہے یعنی مہر کے چنانچہ دوسرے مقام پر ارشاد ہے فانکحوھن باذن اھلھن واتوھن اجورھن یعنی پس نکاح کرو تم اونکو ساتھ اذن اہل اونکے کے اور دو تم اونکو مہر اونکے اہل تشیع کو چاہیے کہ اس مقام پر بہی لفظ اجور سے اجرت معینہ مراد لیوین نہ مہر حالانکہ یہہ بدیہی البطلان ہے طرفہ یہہ ہے کہ ملا فتح اللہ شیعی نے تفسیر منہج الصادقین مین آیت فما استمتعتم بہ منھن فاتوھن اجورھن فریضۃ کے تحت مین اجور کے معنی مہر کے لکھے ہین عبارت اوسکی یہہ ہے فاتوھن پس بدہید ایشان را اجورھن مہرہاے ایشان پس لفظ اجور سے آیت فما استمتعتم مین اجرت وخرچی کے معنی لینا باوصف معارض ہونے کلام آلہی اور نیز مخالف تفسیر مفسرین شیعہ کے محض غباوت ہی **شبہہ ثالث** اہل تشیع بیان کرتے ہین کہ آیت فما استمتعتم مین لفظ الی اجل مسمی بہی موجود تہا جسکا ترجمہ مدت معینہ ہے یعنی یہہ آیت اسطرح نازل ہوئی تہی فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی فاتوھن اجورھن فریضۃ جواب اسکا یہہ ہے کہ کلینی مین نزول آیت بغیر لفظ الی اجل مسمی کے حدیث امام ابوجعفر سے پایا جاتا ہے چنانچہ روایت ہے ابوبصیر سے کہ

سوال کیا مین نے حضرت ابوجعفر سے باب متعہ مین پس فرمایا آپ نے کہ نازل ہوئی بیچ قرآن کے آیت فما استمتعتم بہ منہن فاتوهن اجورهن فریضۃ عبارت اوسکی یہہ ہے روی عن ابی بصیر قال سالت ابا جعفر من المتعۃ فقال نزلت فی القران فما استمتعتم بہ منہن فاتوهن اجورهن فریضۃ اگر الی اجل مسمی کا لفظ امام کے نزدیک اسمین موجود ہوتا تو ضرور اس لفظ کے ساتھہ اس آیت کے نازل ہونے کو فرماتے اور بالفرض اگر یہہ روایت ثابت ہو تو قرأت منسوخہ اور شاذ قرار پاویگی کیونکہ مخالف ظاہر کلام اللہ شریف کی ہے اور جو روایت کہ مخالف ظاہر کلام اللہ کے ہے وہ متروک ہے اور شاذ چنانچہ امام اعظم شیعہ نے تہذیب مین باب من احل اللہ نکاحہ بعد ذکر حدیث جمیل ابن دراج اور حماد ابن عثمان اور منثور ابن حازم کی کہ جو ابی عبد اللہ سے مروی ہے لکھا ہے کہ یہہ دونون جرین وارد ہوے ہین شاذ مخالف ظاہر کتاب اللہ کی اور جو ایسی واقع ہوگی اوسپر عمل جایز نہین ہے عبارت اوسکی یہہ ہی هذان الجزان قد وردا شاذین مخالفین بظاهر کتاب الله عزوجل وکل ما ورد هذا المورد فانه لایجوز عمل علیه ملا فتح اللہ شیعی نے بہی تفسیر منہج الصادقین مین تحت آیہ کریمہ فما استمتعتم کے اس قرات کے شاذ ہونے سے انکار نہین کیا بلکہ یون لمعہ سے نقل کیا ہے کہ گفتہ است در قرات شاذہ نقل از عبد اللہ ابن عباس و عبد اللہ ابن مسعود و ابی ابن کعب وغیر ایشان چنین وارد است کہ فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی پس قرات شاذہ کسی حکم مین کافی نہین ہوسکتی اور اگر ہم اوسکے شذوذ سے قطع نظر کرین تو دونون قرأتین یعنی ساتھہ لفظ الی اجل مسمی اور بغیر لفظ الی اجل

مسمی کے متعارض ٹھہرینگے اور قاعدہ ہے کہ جسوقت دو چیزین مساوی درجہ کی متعارض ہو وینگی تو اپنے مرتبہ سے دونون ساقط ہو جاوینگی پس اس حالت مین اس آیت سے قطع نظر کر کے جہانتک کلام الہی مین غور کیا جاتا ہے تو آیت متعدده حرمت متعہ مین پائی جاتی ہین اور اگر ہم اس روایت کے ثبوت مین کلام نکرین اور اوسکے شذوذ کیطرف نہ دیکھین اور تعارض کیطرف بہی توجہ نکرین بلکہ لفظ الے اجل مسمی کو آیت مین تسلیم بہی کر لین تب بہی متعہ ثابت نہین ہوتا ہے کیونکہ الی اجل مسمی متعلق ہے استمتاع کی نہ عقد کی اور متعہ مین مدت معینہ متعلق نفس عقد کی ہوتی ہے نہ استمتاع کی پس معنی آیت کے یہہ ہوے پس اگر نفع پکڑو تم عورات منکوحہ اپنی سے مدت معینہ تک پس تمام مہر ادا کرو تم اور فایده اس قید کے بڑہانیکا یہہ ہے کہ کوئی شخص یہہ وہم نکرے کہ وجوب تمام مہر کا معین ہے گذرنے تمام مدت نکاح پر یعنی جسوقت کہ مدت وطی کی گذر جاوے پس تمام مہر ادا کرنا تمہیر واجب ہے دیکھئے اس آیت سے کسی نہج پر متعہ ثابت نہین ہو سکتا

حدیث اولے احرمت متعہ مین

کتاب فقہ الرضا کی

اعلم یا اخی انی سئلت العالم علیہ السلام عن المتعۃ فقلت جعلت فداك یروی جدك امیر المؤمنین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حلل المتعۃ یوم فتح مکۃ وحرمہا عام خیبر ونہی عنہا فقال صدقوا فی الروایات انہا واللہ منہیۃ حرام ماموربہا الا انہم غلطوا فی وجوہ الحدیث الی ان قال وانما حللہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لشبان العرب کانوا معہ فتشکوا الیہ غروبتہم فاطلق ولامثالہم فی تلك الحالۃ لکیلا یقیمون فی الحرام واما من تمتع وہو قادر علی التزویج

او علی شری الامة وهو بالحضرت او مقیما فی مصر من الامصار من غیر ازعاج ولا اختلاف من بلد الی بلد فقد تعدی علی حرم المسلمین و استباح لنفسه ما قد حرم الله علیه من فروج الحرایر بغیر ما قد امر الله فی کتابه والله یقول ومن یتعد حدود الله فاولئك هم الظالمون وقال فقد ظلم نفسه یا بنی بالمتعة الا عند الاضطرار والضرورة للمضطر فمن امکن له غیرها فلیس له ان یتمتع ومثلها مثل قول الله تبارك وتعالی حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر الی قوله فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیه ان الله غفور رحیم

یعنی راوی کہتا ہے کہ اے برادر پوچھا مین نے امام رضا سے کہ اے حضرت روح میری آپ پر قربان ہو یہہ فرمائیے کہ متعہ کی نسبت آپ کیا فرماتے ہین کہ روایت کیا ہے آپکے دادا امیر المومنین علی علیہ السلام نے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال کیا متعہ کو فتح مکہ کے روز اور حرام کیا خیبر مین اور ممنوع کر دیا اوسکو امام نے کہا سچ فرمایا امیر المومنین نے خدا کی قسم متعہ حرام ہے البتہ اجازت دیگئی تہی قبل مین پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے متعہ کو حلال نہین فرمایا تہا مگر جوانان عرب کیواسطے کہ جو مسافرت مین رسول خدا کے ساتہہ موجود تہے اور شکایت اپنی تکلیف کی کرتے تہے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت متعہ کی نہین دی مگر ایسے لوگون کیواسطے تاکہ حرام مین مبتلا ہونے سے محفوظ رہین لیکن جس شخص نے متعہ کیا اوس حالت مین کہ قادر ہے نکاح پر یا خریدنے لونڈی پر یا اپنے مکان پر موجود ہے یا کسی شہر مین مقیم ہے پس بیشک اوس نے مباح کیا اپنے نفس پر اوس چیز کو جسکو حرام کیا خدا تعالے نے اوسکے واسطے اور فرمایا خدا تعالے نے جس شخص نے تجاوز کیا اللہ کی حدود سے داخل ہوا وہ ظالمین مین

اے بیٹے میرے نہین تہا جواز متعہ کا مگر وقت اضطرار اور ضرورت کے جیسا کہ جایز ہے وقت ضرورت کے گوشت سور کا اور مردار اور خون **فایدہ** ای حضرات شیعہ دیکھو کتاب فقہہ الرضا کو واے صاحبان امامیہ سنو حدیث امام رضا علیہ السلام کو کہ کیا فرماتے ہین آپ متعہ کے باب مین اور کیا ارشاد کرتے ہین اوسکے بیان مین اے صاحبو قہر ہے جسکو امام رضا علیہ السلام حرام کہتے ہین جسکی حرمت پر قسمین شدید کہاتے ہین کہ واللہ منہیة حرام اوسکو آپ لوگ جایز بتلاتے ہین اور جایز کیسا اوسکی نسبت ہونے کو بتاکید تمام بیان کرتے ہین اور سنت کیسے اوسکے تارک پر وعید شدید ظاہر کرتے ہین اے حضرات غضب ہے جسکی نسبت امام رضا علیہ السلام صاف صاف ارشاد فرماتے ہین کہ نہین ہے متعہ جایز مگر جیسا کہ سور کا گوشت اور مردار اور خون اوسکی نسبت آپ لوگ اسطرح کہتے ہین کہ جو شخص متعہ کریگا قیامت کے روز بے حساب جنت مین داخل ہوگا اگر ممتوعہ کا بوسہ لیگا ایک حج اور عمرہ کا ثواب ملیگا اے اہل تشیع کچھ تو سوچو اور ذرا تو لحاظ کرو امام کی قسمون پر اور اونکے فرمان واجب الاذعان پر بڑا افسوس ہے کہ دعوی تبعیت امام کا کرتے ہو اور حدیث امام اور اون کی آبار کرام کو پس پشت ڈالتے ہو۔

حدیث ثانیہ حرمت متعہ مین
کتاب محاسن کی

قال لابن عباس انك رجل تائه ان رسول الله صلى الله وسلم نهى عن المتعة

یعنی فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق تو ایک مرد عیاش ہے پس تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کر دیا متعہ کو

فایدہ دیکھیے کہ جناب مرتضوی حضرت ابن عباس پر بوجہ متعہ کے حلال کہنے کی کس درجہ زجر و توبیخ فرماتے ہین کہ تم عیاش ہو جو متعہ کو حلال کہتے ہو بیشک رسول خدا نے اوسکو ممنوع کر دیا ہے اور بے شبہہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حرام فرما دیا ہے۔

حدیث ثالثہ حرمت متعہ مین
کتاب تہذیب الاحکام کی

قال حرم رسول الله صلی الله علیه وسلم لحوم الحمر الاهلیة ونکاح المتعة یعنی فرمایا جناب مرتضوی نے کہ حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت خر اہلی کا اور نکاح متعہ کا **فایدہ** دیکھیے کہ ابوجعفر طوسی امام اہل تشیع اپنی کتاب تہذیب الاحکام مین اس حدیث کو کہ جسمین صاف و صریح حضرت مرتضوی بہ توضیح متعہ کے حرام ہونے کو بیان فرماتے ہین نقل کرتے ہین اور اسی حدیث کو بعینہ اپنی کتاب استبصار مین بہی درج کرتے ہین ہمارے حضرت مجیب اپنے رسالہ اثبات المتعہ مین اس حدیث کی نسبت یہہ توجیہہ فرماتے ہین کہ حضرت علی نے متعہ کے حرام ہونے کو ڈر کے مارے کہدیا تہا اس توجیہہ کا جواب اونہین کے قول کے جواب مین دیکہنا چاہیئے **قال المفتری**[له] مخفی نہ ہے **اقول** یہہ ابراز و اظہار مخالف و مباین ہے اوس روایت و حدیث کے جسکو کلینی نے امام ابوعبداللہ جعفر صادق ع سے روایت کیا ہے انکم علی دین من کتمه اعزه الله ومن اذاعه اذله الله ترجمہ تحقیق کہ تم ایک دین پر ہو جو شخص کہ چھپاویگا اوسکو عزیز کریگا اوسکو اللہ اور جو شخص کہ ظاہر اور شایع کرے گا ضایع کریگا اوسکو اللہ **قال المفتری** کہ مولوی عبدالصمد صاحب ساکن سہسوان نے قصبہ اٹاوہ مین شیخ فدا حسین صاحب ساکن اٹاوہ سے وعدہ

[له] چونکہ مجیب عجیب نے اپنے رسالہ مین ہمکو بہ لفظ اشعری کے بجاے سنی کے ہر جگہ مخاطب کیا ہے اور قال الاشعری لکہتا ہے اسواسطے اونکی نسبت صرف لفظ مفتری کہ جسکے ساتہ واقع ہین وہ متصف ہین اکتفا کیا گیا الٰہی بخش رشید بہپوندوی ۱۲

کیا تہا کہ مین حرام ہونا متعہ نساء کا قرآن و حدیث سے ثابت کرونگا **اقول**
قول مفتری خلاف واقع اور مخالف نفس الامر ہے **قال المفتری** آٹہہ
مہینے تک شیخ صاحب موصوف نے انتظار کیا **اقول** انتظار کرنا بغیر تحقیق منتظرله
کی جنون بحت ہے **قال المفتری** لیکن مولویصاحب نے تحریر فرما کر کچہہ
نہ بہیجا **اقول** عدم وجود وعدہ کو استلزام خلف وعدہ غیر ممکن ہے **قال المفتری**
اس عرصہ مین شیخ فدا حسین صاحب نے پہر مولویصاحب سے بالمشافہ کہا **اقول**
فی الواقع خلاف موقع مشافہ پہر استدعا کی جیسا کہ قبل مین کی تہی **قال المفتری**
اوسوقت وہ برہم ہوئے **اقول** صرف قال وقیل کو علت تکدر کی قایم کرنا منافی
عقل اور کذب بحت ہے **قال المفتری** اور حرام ہونا متعہ کا تو وہ کیا ثابت
کرتے لیکن سوائے اوسکے اور خرافات ایک جاہل کے نام سے تحریر کر کے بہیجی
اقول مزخرف ہونا امور مخصوصہ مذہب اہل تشیع کا ہمارے نزدیک مسلم ہے
چشم ما روشن دل ما شاد ادعاء جہالت سید یعقوب علی آپکی زبان سے معلوم
مگر بلادت اور غوایت آپکی اسی تحریر سے ظاہر ہے **قال المفتری** کہ جو مولوی
صاحب کی عدم تحقیق پر دلالت کرتی ہے **اقول** ہفوات لسانیہ قابل التفات
نہین **قال المفتری** اور مولویصاحب کو تو کیا معلوم تہا غالب ہے کہ طعن اللسان
سے استنباط کر کے وہ خرافات لکہی ہین **اقول** دعوی عدم علم بلا ادلہ غیر مقبول
اور طعن کرنا بامر ظنی عند العقلا خلاف معمول اطلاق خرافات اکاذیب شیعہ پر
نفس الامر مین صحیح ہے اور اقرار کرنا آپکا اس امر مین موجب توضیح وتلویح ہے
قال المفتری اور یہہ ندریافت کیا کہ راست ہین یا دروغ اور کسی
نے اسکا جواب بہی لکہا ہوگا یا نہین **اقول** آپکا جواب خود اجوبہ سابقہ کا نمونہ
ہے **قال المفتری** اور ہرچند ہمکو جواب اسکا تحریر کرنا ضرور نہ تہا **اقول**

نفی ضرورت سے جواز باقی ہے اور اوسکے عدم جواز پر حدیث منقولہ کافی کافی ہے **قال المفتری** کہ سوال دیگر جواب دیگر **اقول** یہہ تمہاری سمجھہ کا پھیر ہے **قال المفتری** لیکن اس نظر سے کہ کوئی نادان گمان کرے کہ کسیکو اسکا جواب نہ آیا اسواسطے اونکی خرافات کے جواب مین کچہہ مختصر سا تحریر کرتا ہون **اقول** اطلاق خرافات مزخرفات شیعہ پر مرۃ بعد اولے وکرۃ بعد اخری آپکا حق ہے کیونکہ اہل البیت ادری بما فی البیت قضیہ مسلمہ محقق ہے **قال السید میر فدا حسین صاحب** مہتمم المخمر عصمہ اللہ من الرخس **قال المجتہد** داب شرفا سے بہت بعید ہے کہ کسی شریف کو ایسے القاب قبیحہ سے یاد کرے **اقول** بیشتر کتب شیعہ کو مطالعہ کیجے بعدہ شرافت کی لیجے ہشام ابن سالم مقتداے شیعہ اور اسبق رواۃ حدیث اصول اربعہ اور مصاحب ائمہ ہدیٰ اللہ کو کھوکل ناف تک بتلایا ہے تعالی اللہ عما یقول الظالمون کُلینی نے روایت کیا ہے کہ محمد بن فرح زخجی سے کہ ہشام ابن الحکم کہتا ہے کہ اللہ جسم ہے اور ہشام ابن سالم کہتا ہے کہ اللہ صورت ہے کھوکل ہے ناف تک اور باقی ٹھوس ہے عبارت اوسکی یہہ ہے عن محمد ابن العرج رجحی ان ہشام ابن الحکم یقول ان اللہ جسم و ان ہشام ابن سالم یقول انہ صورۃ اجوف الی السرۃ والباقی صمد شیخ صدوق صاحب عیون اخبار رضا مبدا سلسلۂ انبیا ابوالبشر آدمؑ کو ملقب بہ لقب حاسد کر چکا ہے اور اس روایت کو معاذ اللہ حضرت امام رضا کیطرف نسبت کرتا ہے وحاشا جنابہم عن ذلک چنانچہ عیون اخبار رضا مین لکھا ہے کہ راوی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ جنت مین درخت گندم کا تہا یا انگور یا حسد کا فرمایا سب حق ہی اصل مین گندم اور خوشہ انگور کے سے تہے اور معنی حسد کے یہہ ہین کہ آدم علیہ السلام کو

بہشت مین لے گئے اور ملایکہ نے سجدہ کیا وہ سمجھے کہ میری مثل اب کوئی نہین ندا
آئی کہ اے آدم سر اوٹھا پس آدم نے سر اوٹھایا تو ساق عرش پر لکھا دیکھا
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ابن ابی طالب امیر المؤمنین وزوجتہ
فاطمة لسیدة نساء العالمین والحسن والحسین سید اشباب
اہل الجنة حضرت آدم نے پوچھا یہہ کون ہین ارشاد ہوا کہ یہہ تیری اولاد
سے ہین مگر تجھسے بہتر ہین تو اور تمام خلق بغیر انکی جنت اور دوزخ اور زمین
وآسمان سے نشان نپاتا خبردار چشم حسد سے نہ دیکھنا نہین تو جنت سے نکال دونگا
پس آدم نے چاہا کہ ایمہ کے مراتب اون سے سلب ہوکر مجھکو ملجاتے اور حوا نے
چاہا حضرت سیدہ کا مرتبہ اون سے سلب ہوکر مجھکو ملجاتا پس اللہ نے شیطان
کو مسلط کردیا یہانتک کہ درخت مذکور سے دانے کہائے اور جوار خدا سے خارج کیگئی
حدثنا عبد الواحد بن محمد بن عبدوس النیشاپوری العطار قال
حدثنا علی بن محمد بن قتبة عن حمدان بن سلیمان عن عبد السلام بن
صالح الهروی قال قلت للرضا علیه السلام یا ابن رسول الله اخبرنی
عن الشجرة التی اکل منها ادم وحوا ما کانت فقد اختلف الناس فیها
فمنهم من یروی انها الحنطة ومنهم من یروی انها العنب منهم من
یروی انها شجرة الحسد فقال کل ذلك حق قلت ما معنی هذه
الوجوه علی اختلافها فقال ما ابا الصلت ان شجرة الجنة یحتمل
انواعا فکانت شجرة الحنطة وفیها عنب ولیست کشجرة الدنیا
وان ادم علیه السلام لما اکرمه الله تعالی ذکره باسجاد ملئکته
له وبادخاله الجنة قال فی نفسه هل خلق الله بشرا افضل منی فعلم
الله عز وجل ما وقع فی نفسه فناداه ارفع راسك یا ادم فانظر الی

ساق عرشی فرفع ادم راسه الی ساق العرش فوجد علیه مکتوبا لا اله الا الله محمد رسول الله علی بن ابیطالب امیر المؤمنین وزوجته فاطمة سیدة نساء العالمین والحسن والحسین سید اشباب اهل الجنة فقال ادم یارب من هولاء فقال عزوجل هؤلاء من ذریتك وهم خیر منك ومن جمیع خلقی ولولاهم ما خلقتك وما خلقت الجنة والنار ولا السماء ولا الارض وایاك وان تنظر الیهم بعین الحسد فاخرجك من جواری فنظر الیهم بعین الحسد وتمنی منزلتهم فسلط الله علیه الشیطن حتی اکل من الشجرة التی نهی عنها وتسلط علی حوا بنظرها الی فاطمة بعین الحسد حتی اکلت من الشجرة کما اکل ادم فاخرجهما الله عزوجل من جنته واهبطهما عن جوائره الی الارض انتهی بلفظه معاذ الله حضرت آدم وحوا مین بهی کس درجه رگ حسد جوش مین آئی ہے کہ الله تعالے نے بتشدد تمام منع فرمادے کہ ایمه کی منزلت پر حسد نکرنا یہہ خداداد بات ہے مگر حضرت آدم نے ایک نہ سنا اور فوراً حسد کرنے لگے پس الله نے بهی اوسیوقت شیطان کو آدم وحوا علیہما السلام پر مسلط کرہی دیا اور اپنی جنت سے خارج کردیا بقول شخصے کسی کا کیا گیا اپنا کهویا اور عیاشی منتہاے سلسلہ نبوت خاتم الانبیا رسول الله صلے الله علیہ وسلم پر ظلمت کا اطلاق کرتا ہے بحار مجلسی کو دیکھئے کہ بواسطہ ابو نصیر تحابوس کی اس امر سقیم کو معاذ الله امام صادق سے روایت کرتا ہے قال السواد الذی فی القمر محمد رسول الله یعنی جو سیاہی کہ چاند مین ہے یہی محمد صلے الله علیہ وسلم ہین اوستاد کلینی تفسیر اہلبیت مین جناب امام الایمه کرم الله وجہه کو مچهر ٹهراتا ہے اور رسول الله پر ما فوق

بعوضة کا اطلاق کرتا ہے عن ابی عبد الله علیه السلام ان هذه
المثل ان الله لا یستحیی ان یضرب مثلا ما بعوضة فما فوقها ضربه
الله لامیر المؤمنین فالبعوضة امیر المؤمنین وما فوقها
رسول الله یعنی روایت ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے تحقیق یہہ مثل
یعنی آیت کریمہ مین بیان کی ہے اللہ نے واسطے امیر المومنین کے پس مچھر
امیر المومنین ہین اور ماسوا مچھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور ملا
باقر مجلسی حیات القلوب مین مع ابو جعفر طوسی عم رسول مکرم خیر الناس حضرت
عباس پر ولد الزنا کا اطلاق کرتا ہے عبارت اوسکی یہہ ہے ابو جعفر طوسی
بسند معتبر روایت کردہ کہ از امام صادق علیہ السلام کہ فضیلہ مادر عباس کنیز
مادر زبیر و ابو طالب و عبد اللہ ابناء عبد المطلب بود عبد المطلب با و مقاربت
کردہ کہ عباس ازان بہم رسید زبیر بعبد المطلب دعوی کرد و بہ پرخاش
برآمد کہ این کنیز از مادر ما بما میراث رسیدہ است تو بی رخصت ما با او مقاربت
کردی و این فرزندی کہ بہم رسید یعنی عباس بندۂ ماست اور یہی ملا باقر
حیات القلوب مین رسول خدا کے چچا اور چچازاد بھائی کو اندھا دنیا و آخرت مین بتلاتا
ہے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرمود کہ در حق عبد اللہ ابن عباس و
پدرش این آیت نازل شد من کان فی هذه اعمی فهو فی الآخرة اعمی
یعنی جو دنیا مین اندھا ہے آخرت مین بھی اندھا ہوگا اور طبرسی احتجاج مین
حضرت عقیل اور حضرت عباس کو ذلیل اور خوار کے لقب سے یاد کرتا ہے
اور اس امر مذموم کو جناب مرتضوی کی طرف منسوب کرتا ہے ذهب من کنت
اعتضد بهم علی دین الله من اهل بیتی و بقیت منها حقیرین قریب
العهد بجاهلیة عقیل و عباس یعنے وہ لوگ میرے اہلبیت کے جاتے رہے جنکی

قوت کا مجھے خدا کی دین مین بھروسا تہا اب صرف دو خوار و ذلیل قریب زمانہ جاہلیت کے رہگئے ہین یعنی عقیل اور عباس اب فرمایئے کہ ہشام ابن الحکم مقتدائے شیعہ کی شرافت کو دیکھون کہ جو خدا کو اجوف کے لقب سے ملقب کرتا ہے یا صاحب عیون اخبار رضا کی نجابت دیکھون کہ جو ابوالانبیا کو حاسد کے لقب سے یاد کرتا ہے یا عیاشی اور ابو نصر قابوس کے حسب و نسب کو دیکھون کہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر سیاہی کا اطلاق کرتا ہے یا اوستاد کلینی کی فطانت کو دیکھون کہ جو جناب امام الایمہ کو مجہر اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ماتوق مجہر تبلاتا ہے یا باقر مجلسی اور امام اعظم شیعہ طوسی کی سیادت کو دیکھون کہ عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر الناس حضرت عباس کو ولد الزنا تبلاتا ہے یا پہر ملا صاحب کی نجابت کو دیکھون کہ رسول اللہ کے چچا زاد بہائی کو دنیا و آخرت مین اندہا جتلاتا ہے یا طبرسی کی دیانت کو دیکھون کہ حضرت عقیل اور حضرت عباس پر ذلیل و خوار کا لفظ استعمال کرتا ہے سبحان اللہ آپکے اکابر خدای تعالے کو کہوکل ابوالانبیا کو حاسد خاتم الانبیا کو اسود اور ابوالایمہ کو مجہر خیر الناس حضرت عباس کو ولد الزنا اور ذلیل و خوار اور اندہا اور حضرت ابن عباس کو اندہا اور حضرت عقیل کو ذلیل و خوار ٹہرائین اور آپ صرف اوس شخص کے لقب مہتمم الخمر پر کہ جسکے اہتمام مین شراب کی بہٹیان بہی تہین اسقدر نوحہ فرماوین ذلك تقدیر العزیز العلیم **قولہ** اور اہتمام خمر کا تو اونپر کیا طعن کرتے ہو تمہارے مذہب مین تو نوش جان کرنا خمر کا جایز ہے

اقول لقب مرضیہ عند الملقب کو طعن سمجھنا محض وہم کاسد ہے اور اوسپر بنا کرنا اپنے طعن کاذبہ کو بناء فاسد علی الفاسد ہے نسبت کرنا جواز شرب خمر کا جانب مذہب اہلسنت کے کذب دُزد رہے غالبًا آپ کو بیان شرب خمر سے

نہایت سرور ہے یہہ کیا آپ حالت سکر مین باتین کر رہے ہین جو اسقدر جہک لگا رہے ہین کجا مذہب اہلسنت اور کجا جواز شرب خمر ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا **قولہ** اور پینا اوسکا تمہارے امام اعظم کے نزدیک حلال ہے جبتک کہ کف نہ پیدا کرے اگرچہ نشہ کرے **اقول** اشیاے منشیہ علی الاطلاق حرام ہین پس نسبت کرنا حلت خمر کا عند الامام ناقص وناتمام ہے شاید اس پردہ مین اپنے اکابر کا تستیر عیوب منظور ہے کہ اونکے نزدیک کپڑون آلودہ شراب اور چربی سور کو عین نماز مین پہننا ایمہ علیہم السلام سے ماثور ہے اصول اربعہ کو ملاحظہ کیجیے کتب اربعہ سے **من لا یحضرہ الفقیہ** کو دیکھیے العیاذ باللہ اوسمین دو اماموں سے روایت ہے اور راویونکے کھلے ہوئے ایمہ ہدیٰ پر افترا و تہمت ہے کہ سوال کیے گئے ابو جعفر و عبد اللہ علیہما السلام کہ مول لیتے ہین ہم کپڑے ونکو درانحالیکہ وہ آلودہ ہوتے ہین شراب و چربی خوک سے آیا مانع ہے آلودگی اونکی حالت نماز مین پہننے سے کہا کچھہ قباحت نہین بے کھٹکے پہنون عبارت اوسکی باب ما یصلی فیہ ولا یصلی فیہ من الثیاب مین یہہ ہے سئلا ابو جعفر وابو عبد اللہ علیہما السلام فقیل انا نشتری ثیابا نصیبہ الخمر وودک الخنزیر عند حاکتہ انصلی فیہا قبل ان یغسلہا فقال نعم ولا باس بہ اور ابن بابویہ نے علل الشرایع مین اسی حدیث کو باب علت الرخصۃ فی اثابۃ الخمر وودک الخنزیر مین لکہا ہے اور خلاصہ اوسکا جامع عباسی والے نے باب اول بیان نجاسات مین یون بیان کیا ہے کہ شیخ ابو بابویہ تجویز نماز کردہ در جامہ کہ آلودہ بخمر باشد مولویصاحب آپنے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت یہہ کیا تہمت لگائی مفت اپنے مذہب کی پردہ دری کروائی کما قال المولوی المعنوی چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ؎ میلش اندر طعنۂ پاکان برد ؎ اب کچھہ سنئے

اورادہر متوجہ ہوجیئے : **اشعار**

پڑہون مین شکوہ سے یون راگ سی جیسے باجا — اک ذرا چھیڑیئے پھر دیکھیئے کیا ہوتا ہے
مین جو گستاخ ہون آئین غزلخوانی مین — یہہ بہی تیرا ہی کرم ذوق فزا ہوتا ہی

دیکھیئے آپکے اکابر کے نزدیک گو بہری روٹی دہو کر بے تکلف تناول فرما لینے سے جنتی ہوجانا واجب ہے ابن بابویہ قمی من لایحضرہ الفقیہ مین اوسکو معمول اکابر شیعہ لکھتا ہے اور معاذ اللہ اس حکم کو امام باقر علیہ السلام سے نقل کرتا ہے دخل ابوجعفر الباقر فوجد لقمۃ الخبز فی القذر فاخذھا وغسلھا ودفعھا الی مملوک معہ فقال تکون معک لاکلھا اذا خرجت فلما خرج فقال للمملوک این اللقمۃ قال اکلتھا یا ابن رسول اللہ قال انھا ما استقرت فی جوف احد الا وجبت لہ الجنۃ فاذھب انت حر فانی اکرہ ان استخدم رجلا من اھل الجنۃ یعنی داخل ہوئے امام باقر جنکی کنیت ابوجعفر پائخانہ مین وہان آپنے ایک لقمہ پایا روٹی کا گو مین لتہڑا ہوا پس آپنے اوس لقمہ کو اوٹھالیا اور دہویا اور غلام کو جو ساتہہ تہا حوالہ کیا اور کہا کہ یہہ تیرے پاس رہے مین اسے کہاؤنگا جب پائخانہ سے فراغت پاؤنگا پہر جب آپ پاخانہ سے فراغت پاکر نکلے غلام سے پوچھا کہان ہے وہ لقمہ عرض کیا کہ مین نے کہالیا اے فرزند رسول خدا کے فرمایا وہ لقمہ جسکے پیٹ مین ٹہریگا اوسپر جنت واجب ہے سو تو جا کہ مین نے تجھکو آزاد کیا اسواسطے کہ مجھکو برا لگتا ہے کہ مین جنتی آدمی سے کام لون سبحان اللہ ایمہ طاہرین شیعہ کے زعم مین یہانتک مذہوب الرجس اور مسلوب الدنس ہین کہ باقر مجلسی نے حق الیقین مین احوال نرجس خاتون مین لکھا ہے کہ ایمہ علیہم السلام کا پہلو مین حمل رہتا ہے اور رانون سے پیدا ہوتے ہین بوجہ اسکے کہ حیض و نفاس نہین

پاک ہین عبارت اوسکی یہہ ہے کہ حمل ہا اوصیائے پیغمبران در شکم نمی باشد در پہلو می باشد و از رحم بیرون نمی آیند بلکہ از ران فرود می آیند زیراکہ ما نورہای الٰہی ایم چرک وکسافت نجاست از ما دور گردانیدہ است اگر ایسی گُو بہری روٹی کہائین یا کہلائین اور کہانے والے کو اوپر سے جنتی بتلائین تو ایسی طہارت کے قربان معاذ اللہ کجا آن افراط و کجا این تفریط ۔ گہہ بت شکنی گاہ بمسجدنی آتش از مذہب تو گبر و مسلمان گلہ دارد ملاحظہ کیجئے آپکے امام اعظم کے یہان مُوت اور گو کا ملا ہوا پانی سور کی کہال کے ڈول سے غٹ غٹ نوشجان کرنا جایز ہے ارشاد الاذہان امام اعظم شیخ چلی کو دیکہیئے کہ پانی مستعمل رفع حدیث مین طاہر اور مطہر ہے اور رجنابت مین نجس اور استنجہ مین طاہر اور اگر بوجہ ملنے گو کے وزن زاید ہو جاے تو عمدہ وجہ طہارت ہے عبارت اوسکی یہہ ہے ۔

والماء المستعمل فی رفع حدث طاهر ومطهر وفی رفع جنب نجس کالماء الاستنجاء ولو زاد الوزن فوجهان اوجههما عدم النجاسة من لا یحضره الفقیه کتاب الطہارت مین دیکہیئے کہ جس پانی مین چوپائے موتین اور کتے منہہ ڈالین اور ناپاک نہاوین اگر بقدر کُر کے ہے نجس نہین ہے عبارت اوسکی یہہ ہے ۔ فی الماء الذی تبول فیه الدواب وتلغ فیه الکلاب وتغسل فیه الجنب انه اذا کان قدر کر لم ینجس شی اور اوسی کتاب کی کتاب الطہارت مین خیال کیجئے کہ سور کی کہال کا ڈول بنانا جایز ہے سئل الصادق علیه السلام من جلد الخنزیر یجعل دلوًا فقال لا باس به یعنی کسی شخص نے پوچہا امام صادق علیہ السلام سے کہ سُور کی کہال کا ڈول بنالیا جاوے فرمایا کچہہ قباحت نہین ملاحظہ فرمائیے کہ آپکے مذہب مین وہ پانی کہ ایک موری سے جاری ہووے اور دوسری

پیشاب اور دونون غٹ پٹ ہو گئے ہون طاہر ہے یہانتک کہ اگر کپڑے اوسمین آلودہ ہو جاوین تو کچھہ خوف نہین من لا یحضرہ الفقیہ کتاب الطہارت باب المیاہ مین مطالعہ کیجیے ولو ان میزابین سالا میزاب بول و میزاب ماء فخلطت ثم اصابك ثوبا فيه لم يكن فيه باس خیال فرمائیے کہ آپکے مذہب مین ٹوپی آلودہ منی و پیشاب و خون و گو کو سر پر رکھکر اور عمامہ آلودہ منی اور خون و پیشاب و گو کو سر پر باندھکر اور موزہ آلودہ منی اور خون و پیشاب اور گو کو پیر مین پہنکر بفراغت تمام بہ تسکین خاطر نماز کو ادا فرمالینا جایز ہے من لا یحضرہ الفقیہ فی باب ما ینجس الثوب مین لکھا ہے و من اصاب قلنسوة او عمامه او جوربة منی او بول او دم او غائط فلا باس بصلوة فيه غور فرمائیے کہ آپکے مذہب مین اگر ایک شخص نے وضو کر لیا ہے بعد اوسکے پیشاب اور پاخانہ کے مقام سے خون اور پیپ اور مذی اور ودی جاری ہوئے نہ اوسکو اعادۂ وضو کی ضرورت ہے اور نہ استنجے کی حاجت من لا یحضر الفقیہ باب ما ینقض الوضوء مین دیکھیے کل ما خرج من طرفین من دم و قیح و مذی و ودی و غیر ذلك فلا وضوء فيه ولا استنجا معلوم نہین کہ غیر ذلک سے کون کون چیزین مراد رکھی گئین لحاظ فرمائیے کہ آپکے یہان مصلی کے مذی اور ودی بہنے سے رانون تک نماز فاسد نہین ہوتی چنانچہ علل الشرائع باب العلة التی من اجلها صار المذی والوذی لا ینقض الوضوء مین لکھا ہے عن جریر سالت ابا جعفر علیه السلام عن المذی یسیل حتی یبلغ الفخذ قال لا تقطع صلاته ولا تغسله من الفخذ لانه لم یخرج من مخرج المنی انما هو بمنزلة النخامة روایت ہے جریر سے کہ سوال کیا اوس نے امام ابوجعفر

علیہ السلام کو مذی سے کبھی نماز مین رانون تک فرمایا نہین فاسد ہوگے نماز اور نہ دہو تو اوسکو اسواسطے کہ وہ نہین نکلے مخرج منی سے بلکہ وہ بمنزلہ ناک کے ہے اور کلینی نی باب المذی مین امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا امام نے اگر بہی ذکر تیرے سے مذی اور ودی اگرچہ تو نماز مین ہو بس نہ دہو اوسکو اور نہین فاسد ہوگی نماز عبارت اوسکی یہہ ہے عن علی ابن ابراهیم عن حماد عن جریر عن زرارة عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان سال من ذکرك شئ من مذی او ودی وانت فی الصلوة فلا تغسله لا تقطع صلاته ادہر توجہ کیجئے کہ آپکے امام اعظم کے نزدیک اگر مصلے اپنے ذکر سے کہیلتا جاوے اندر نماز فرض کے تو کچہ قباحت نہین استبصار کو دیکھئے قال سالت اباعبدالله علیه السلام عن الرجل یعبث بذکره فی الصلوة المکتوبة فقال لا باس به واہ کیا وقت کہیلنے کا ذکر کے ساتھ ہے غالبًا بیان بہی یہہ ارشاد ہوگا کہ ہمنے یہہ تھوڑی ہی کہدیا ہی کہ ہر وقت کہیلا کرے جیسا کہ بوسہ فرج مین فرمایا کہ ہمیشہ کیواسطے ہم نے نہین کہا ہے بلکہ کبھی کبھی لے لیا کرے تو مضایقہ نہین اب ارشاد ہو کہ آپکے مذہب مین گوبہری روٹی کے تناول فرمانے کو دیکھون یا گو اور موت کے ملے ہوئے پانی کو سور کی کہال کے ڈول سے نوشجان فرمانیکو خیال کرون یا کپڑون آلودہ شراب اور چربی سور اور موت کے پانی کو حالت نماز مین پہننے کو دیکھون یا خون اور پیپ اور مذی اور ودی سے وضو نہ ٹوٹنے کو لحاظ کرون یا حالت نماز مین مذی اور ودی رانون تک بہنے سے وضو نہ ٹوٹنے اور نماز نہ فاسد ہونیکو غور کرون یا ٹوپی آلودہ منی اور خون اور پیشاب اور گو کو سر پہ اور موزہ آلودہ منی اور خون وپیشاب اور گو کو پیر مین بحالت نماز پہننے کو دیکھون کس کس چیز کو

اور کس کس کیطرف نگاہ کرون جہانتک دیکھتا ہون ایک کو ایک سے زیادہ او ایک کو ایک سے ازید دیکھتا ہون

شعر

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

ہم تمامی مجتہدین اہل تشیع سے اس امر مین فتوی چاہتے ہین کہ بحالت جنابت اوس پانی مین جو بقدر کر کے ہے اور کتون نے اوسمین پیا ہی اور چوپاؤن مثل سور وغیرہ نے موتا ہے اور ناپاک آدمی اوسمین نہاے ہین نہانا جیسا کہ کتب اربعہ سے نقل کیا گیا ہے اور کپڑے آلودہ شراب اور چربی سور اور موت کے پانی کے پہننا جیسا کہ کتب اربعہ سے نقل کیا گیا ہے اور ٹوپی اور عمامہ آلودہ منی اور پیشاب اور خون اور گو کو سر پر رکھنا بحالت نماز جیسا کہ کتب اربعہ سے نقل کیا گیا ہے اور خون اور پیپ مذی اور ودی کے مقام پیشاب اور پایخانہ سے نکلنے مین وضو کا نہ ٹوٹنا اور استنجا نکرنا جیسا کہ کتب اربعہ سے نقل کیا گیا ہے اور مذی اور ودی کی حالت نماز مین رانون تک بہنے سے نماز کا نہ فاسد ہونا جیسا کہ کتب اربعہ سے نقل کیا گیا ہے اور نماز فرض مین ذکر سے کھیلنا جیسا کہ کتب اربعہ سے نقل کیا گیا ہے اور گو بھری روٹی کو دہو کر تناول فرمانا اور اوس سے جنتی ہو جانا جیسا کہ کتب اربعہ سے نقل کیا گیا ہے اور پانی گو موت کا ملا ہوا سور کی کھال کے ڈول سے نوشجان فرمانا جیسا کہ کتب اربعہ سے نقل کیا گیا ہے آپکے نزدیک صحیح ہی یا نہین اور اب ہم مولوی عمار علی صاحب آپ ہی سے بالتخصیص آپکو آپکے اجتہا کی قسم دیکر پوچھتے ہین کہ اب حالت جنابت مین اوس پانی مین جو بقدر کر کے ہو اور کتون نے اوسمین پیا ہو اور چوپاؤن مثل سور وغیرہ نے موتا ہو اور ناپاک آدمی اوسمین نہائے ہون غسل فرما سکتے ہین یا نہین اور آپ اوس پانی سے کہ جس سے استنجا کیا گیا ہے اور گو وغیرہ ملگیا ہے یہانتک کہ وزن نجا

ہو گیا ہے وضو فرما سکتے ہین یا نہین اور آپ اون کپڑون کو جو شراب اور چربی سور سے آلودہ ہین پہنکر اور اوس پگڑی کو کہ جو موت و خون اور پایخانہ سے آلودہ ہو سر پہ باندہکر نماز پڑہ سکتے ہین یا نہین اور آپ حالت نماز مین مذی اور ودی کے بہنے سے رانون تک نماز تمام کر سکتے ہین یا نہین اور آپ عین حالت نماز فرض مین ذکر سے کہیل سکتے ہین یا نہین اور گوبری روٹی کو دہو کر تناول فرما سکتے یا نہین اور آپ پانی موت وغیرہ کا ملا ہوا سور کی کہال کے ڈول سے نوشجان فرما سکتے ہین یا نہین اسکا جواب صاف صاف بغیر پہیر پہار کے تحریر فرمائیے العیاذ باللہ + گر مسلمانی ہمین است کہ شیعہ دارند + آہ گر از پے امروز بود فردائی ٭ **قولہ** فخمر العنب المسکر لیس بحرام ما لم تقذف بالزبد عند ابی حنیفة وان اسکر حاصل یہہ کہ - شراب انگور نشہ لانیوالے کے حرام نہین جبتک کف پیدا نکرے نزدیک ابو حنیفہ کے اگرچہ نشہ کرے **اقول** لعنت اللہ علی الکاذبین اسی لیاقت پر جواب لکہنے کا قصد فرمایا اور جو حوالہ کتاب کا دیا وہ بہی جہوٹا عبارت بنام نہاد ہدایہ بنائی وہ بہی لغو و بیہودہ اہلسنت کی کتابین ایسی نہین ہین کہ جو بلاد و قصبات مین موجود نہون بخلاف کتب شیعہ کہ ہر وقت صنادیق تقیہ مین بند رہتی ہین خصوصاً ہدایہ مطبوع اور غیر مطبوع جابجا موجود ہے اوسمین اس عبارت کا نشان بہی نہین ہے خیر یہہ تو آپکے مہلہ قدمائے بلکہ بہت کنڈے آبائی ہین چنانچہ آپکے امام اعظم شیخ چلی نے منہج الحق مین لکہا ہے کہ شافعی کے نزدیک نماز سفر مین قصر کرنا معصیت ہے حالانکہ یہہ قول نہ امام شافعی کا ہے نہ کتب شافعیہ مین موجود اور یہہ عبارت جو آپنے بنام نہاد ہدایہ کی گڑہی ہے اوسمین اَلمسکر اگر صفت خمر کی واقع ہے تو کلمہ وان اسکر لغو ہے اور اگر صفت عنب کی ہے جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے تو خلاف

واقع ہے لیکن آپکے مذہب مین البتہ شیرۂ انگور قبل غلیان کی حلال ہے اور بعد اوسکے ایک جماعت شیعہ کے نزدیک طاہر ہے شیخ الطائفہ نے کنز العرفان مین لکھا ہے کہ عرق انگور کا قبل غلیان کی حلال ہے اور بعد اوسکے حرام ہے لیکن بعد غلیان کے بہی ایک جماعت شیعہ کے نزدیک طاہر ہے عبارت اوسکی یہہ ہے عصر العنب قبل غلیانه حلال طاهر الی ان قال اما بعد غلیانه وقبل اشتداده حرام اجماعا منا واما النجاسة فعند بعضنا انه نجس ایضا وعند اخرین انه طاهر پس حلت شراب کی نسبت امام اعظم رحمہ اللہ علیہ کیطرف کرنا اور اوسکی استشہاد مین حوالہ ہدایہ کا کرنا محض افترا و بہتان ہے سبحانك هذا بهتان عظيم

اذا كان الغراب دليل قوم   سيهديهم طريق الهالكين

قوله اور بوزہ بہی امام اعظم کے نزدیک حلال ہے چنانچہ کتاب اختلاف الائمہ رحمہ للامہ مین لکھا ہے والفقاع حلال یجوز شربه یعنے اور بوزہ حلال ہے جایز ہے پینا اوسکا **اقول** بلاے جان ہے غالب اونکی ہر بات عبارت کیا اشارت کیا ادا کیا۔ اے جناب آپکو تو کتاب کا نام بہی نہین معلوم ہے بہلا کتاب کے حوالہ دینے کی کیون تکلیف کرتے ہین سنئے اس کتاب کا نام رحمہ للامہ فی اختلاف الائمہ ہے آپنے اپنی لیاقت و قابلیت سے جزو ثانی کو جزو اول قرار دیا اور جزو اول کو ثانی بنایا اور درمیان سے فی کو کہا گئے عجب زمانہ ہے کہ نہ لیاقت تصنیف اور نہ قابلیت تالیف مگر مصنف بنجانیکو مستعد ہو جاتے ہین

زمان قد تفرغ للفضول   يسوّد كل ذي حمق جهول
فان احببتم فيه ارتفاعا   فكونوا جاهلين بلا عقول

سنئے جہالت ہین کہ آپکے مذہب مین افترا و بہتان سے احتراز نہین اور

کذب و زور سے اجتناب نہین جیسا کہ آپکے امام اعظم کی بیباکی ظاہر ہوئی کہ اونہون نے امام شافعی پر یہہ تہمت لگائی کہ اونکے نزدیک سفر مین نماز قصر کرنا ناجایز ہی حالانکہ نہ شافعی کا یہہ قول اور نہ کتب شافعیہ مین موجود ہے اور آپکی یہہ چالاکی معلوم ہوئی کہ حلت شراب مین جہوٹہا حوالہ ہدایہ کا کردیا باوصف اسبات کے کہ ہدایہ جابجا دیار و امصار و قصبات مین مطبوع اور غیر مطبوع موجود ہے حوالہ پھر ایسی کتاب غیر متداول و متعارف کی نسبت کہ جسکا وجود اس قصبہ مین معدوم بلکہ اکثر مواقع پر کمیاب ہے حتی کہ آپ اوسکے نام تک سے ناواقف کیونکر تسلیم کیا جاوے اور یہہ بہی سنا گیا بروایات ثقات کہ یہہ کتاب کسی زمانہ مین کتب خانہ مجتہد لکھنوی مین موجود تہی عجب نہین کہ حضرات کی تحریف نے بوجہ غیر متداول ہونیکے دخل پایا ہو کیونکہ آپکے اکابر کی قدیم سے یہی چال رہی کہ کہین حنفی بنکر دہوکا دیا اور کہین شافعی بنکر فریب مین ڈالا اور کہین حنبلی بنکر جال مکر کا پہیلایا اور کہین مالکی بنکر اپنے دام مین پہنسایا اور کہین تحریف معنوی مین عقل دوڑائی اور کہین تحریف لفظی مین دست درازی فرمائی جمیع امور مذکورہ اپنے مقام پر ثابت ہین اسجگہہ صرف دو روایتون پر اکتفا کرتا ہون کشف الغمہ مین دیکہیے لکہا ہے کہ شیخ ابا عبد اللہ محمد کنجی ہمیشہ فریب دیتا تہا اہلسنت کو شافعی بنکر از راہ تقیہ او رمکر کے عبارت اوسکی یہہ ہے الشیخ ابا عبد اللہ محمد الکنجی کان یتلبس لاہل السنة بصورة الشافعية بالتقية والتزوير اور منہج الکرامة فی تحت الامامة فصل دوسری اخیر چوتہی وجہ مین ملاخطہ فرمائیے لکہا ہے کہ دیکہا مین نے بعض ائمہ حنابلہ کو کہتے تہی کہ ہم مذہب امامیہ رکہتے ہین کہا مین نے کیون درس دیتے ہو مذہب حنابلہ پر کہا نہین ہے مذہب ہمارے مین

غلہ اور مشاہرہ عبارت اوسکی یہہ ہے وقد رائب بعض الایمۃ الحنابلۃ یقولون انا علی مذہب الامامیۃ فقلت لم تدرس علی مذہب الحنابلۃ فقال لیس فی مذہبکم الغلات والمشاہرات حارفہ یہہ ہے کہ جو عبارت آپنے بنام نہاد رحمۃ الامۃ نقل کی ہے اوس سے تو بفرض وتسلیم مطلق جواز شرب پایا گیا نہ نزد امام ابو حنیفہ پس حوالہ آپکا نسبت امام کے محض کذب وافترا ہے **قولہ** اور ہدایہ مین لکہا ہے کہ اوسکا پینے والا حد نہین مارا جاتا نزدیک ابو حنیفہ کے **اقول** حوالہ ہدایہ بے پتہ ونشان عبارت کے غیر مسلم ہے اور وراء اسکے عدم ضرب حد جواز اور عدم تعزیر کو غیر مستلزم ہے **قال السید** بعد بابلیق کے واضح ہو کہ بندہ کا یہہ اسلوب نہین ہے کہ کسیکے مذہب مذہب کے معایب اور مثالت کو بلا کسی چھیڑ چھاڑ کے فاش کری چونکہ آپ نے خواہ مخواہ ہمکو اس امر پر مجبور کیا لہذا ہم بہی بحکم المجبور معذور کے کچھہ لکھتے ہین **قال المجتہد** ہمارے مذہب کے معایب کو آپ کیا فاش کرینگے **اقول** اب بہی کہانتک کہا جاوے اباحت بوسۂ فرج کو آپ اپنے رسالہ مین تسلیم کر چکے ہین اور تحلیل فروج کو بہی اسی رسالہ مین اقبال کر چکے ہین حالت نماز مین عورت سے مساس کرنے کو شرح کلینی مین جان چکے ہین وقف فروج کو رقاع مین معلوم کر چکے ہین اور جامہ آلودہ شراب اور چربی سور کی پہننے کو اور گوبہری روٹی دہو کر تناول فرمانیکو اور سور کی کہال کے ڈول سے گوموت کا پانی پینے کو اور عمامہ گو اور موت سے بہرے ہوئے کے سر پر باندہنے اور موزے گوموت کے بہرے ہوے کو پیر مین پہننے کو حالت نماز مین اور خون اور پیپ مذی اور ودی کے نکلنے سے وضو کے نہ ٹوٹنے کو اور مذی اور ودی کے رانون تک بہنے سی نماز نہ فاسد ہونیکو اور نماز فرض مین ذکر سے کہیلنے کو کتب اربعہ سے دیکھہ د

سمجھ چکے اب بہول وچوک کو جانے دیجئے اور ڈہول کو دفع کیجئے۔

گرہی بہول ہٹنک ہے تو اندہیرا ہوگا
چار جانب سے بہت آپکو گہیرا ہوگا

قوله ہمارے مذہب مین کوئی عیب ہی نہین ہے **اقول** اذا لم تستحي فقل ما شئت **قوله** اپنے مذہب کی خبر لو کہ اوسمین کیسے کیسے عیوب داخل ہین **اقول** ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیب است ٭ گل ست سعدی و در چشم دشمنان خار ست ٭ محمودیت مذہب اہل سنت والجماعت ہم اپنے مونہہ سے کیا بیان کرین آپ صرف جامع الاخبار امام اعظم طوسی شیعی کو ملاحظہ کرین کہ وہ اہل سنت والجماعت کی تعریف کیسے صاف صاف باوجود عناد مذہبی اور غشاوہ بصری کے رسول اللہ کی زبان مبارک سے روایت کرتا ہے لکھا ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے انتقال کیا اوپر حب آل محمد کے انتقال کیا اوپر سنت والجماعت کے عبارت اوسکی یہہ ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی حب ال محمد مات علی السنت والجماعت تصدق اللہ العلی الاعلی جعل کلمتہ الذین کفروا السفلی وکلمہ اللہ ھی العلیا **قوله** چنانچہ معلوم ہوگا **اقول** اس خیال خام اور وہم فاسد کو دل سے نکال دیجئے آپکے اکابر بہت کچھہ خاک اوڑا چکے ہین باوصف اسکے منہہ کی کہا چکے ہین دامن اہل سنت ہمیشہ گرد غبار سے صاف رہا اور فرقہ حقہ قدیم سے موید من اللہ رہا اب اگر دعوی ہو تو تحریر تقریر سے سامنے آئے ٭

ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو ورنہ اپنے ہم مذہبونکو جہوٹی باتین سناکر نہ بہلائیے **قوله** ہم نے چہیڑ چہاڑ کچھہ اب سے نہین کی **اقول** یہہ غلط ہے خود ہی کی **قوله** پہلے آپ ہی نے خود وعدہ کیا تہا شیخ فدا حسین صاحب سے متعہ کے اثبات حرمت کا **اقول** یہہ آپنے خود بخود جو لفظ خود

حمایت مین بیخود ہوکر لکہا ہے سراسر جہوٹ ہے **قولہ** اور وہ آپ سے ظہور مین نہ آیا **اقول** اول وجود وعدہ کو ثابت کیجیے بعدہ ظہور اور عدم ظہور کا نام لیجیے **قولہ** اور شیخ فدا حسین صاحب توبموجب وعدہ آپکے طالب ہوے تہے اونہون نے ابتداءً چہیڑ چہاڑ کی نہین کی **اقول** ہم ایسی لچر بات کیطرف التفات نہین کرتے **قولہ** اور جو کچہہ آپ نے لکہا ہے اوسکا جواب آپکے لیئے موجود ہے **اقول** باوجود اطناب واطالت کلام کی ایک طالب علم کی کسی بات کا جواب ندے سکے بلکہ بعض کو بعینہ تسلیم اور بعض کا بالمعنی اقرار کرچکے سید نے لکہا تہا کہ آپکے یہان بوسہ فروج کا لینا درست ہے آپ اوسکے جواب مین فرماتے ہین ہم نے بوسہ لینے کی تاکید نہین کی اگر حالت لذت مین لیا تو کیا قباحت ہے سید نے لکہا تہا کہ کلینی نے نقل کیا ہے امام معصوم سے کہ عورت کو ننگا کرکے اوسکے پیشاب کے مقام کو دیکہنا اس سے بہتر کوئی لذت نہین ہے آپ جواب مین فرماتے ہین اوسکے ستر کے دیکہنے مین کیا قباحت ہے سید نے لکہا تہا کہ مذہب شیعہ مین تحلیل فروج جایز ہے اب بعد تسلیم کرلینے کے ارشاد فرماتے ہین کہ وہ مثل نکاح کے ہے حالانکہ متقابل ومتغایر ہونا باہمدگر تحلیل اور نکاح کا اعتقاد اب ابن بابویہ وجامع عباسی سے ظاہر ہے سید نے لکہا تہا کہ عاریت دینا فرج کا مذہب شیعہ مین جایز ہے چنانچہ استبصار مین لکہا ہے آپ جواب مین فرماتے ہین کہ اگر استبصار مین یہہ روایت تہی تو آپنے لکہا ہوتا اے جناب اوسوقت بوجہ اختصار کے روایت قلم انداز کیگئی اور صرف نام پر اکتفا کیا گیا جیسا کہ آپ نے اکثر مقام پر صرف کتاب کا نام لیدیا ہے اب لیجیے نہ فقط استبصار بلکہ متعدد کتابون مین کتب اربعہ سے ملاحظہ کیجیے استبصار مین باب حکم ولد الجاریۃ المنحللۃ مین مذکور ہے سألت اباعبد اللہ علیہ السلام

عن عاریة الفرج قال لا باس به یعنی سوال کیا مین ابوعبداللہ علیہ السلام سے نسبت عاریت فرج کے فرمایا کہ کچھ قباحت نہین اور تہذیب الاحکام ذیل ضروب النکاح مین ملاحظہ فرمائیے روی الحسن بن سعد عن فضاله بن ایوب عن ابان بن عثمان عن الحسین قال سالت اباعبدالله علیه السلام عن عاریة الفرج قال لا باس به قلت فان کان فیه ولدٌ قال لصاحب الجاریة الا ان یشترط علیه یعنی روایت کیا حسن ابن سعید نے فضالہ بن ایوب سے اونہون نے ابان بن عثمان سے اونہون نے حسین سے کہا اونہون نے کہ سوال کیا مین نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نسبت عاریۃ فرج کے فرمایا کچھ قباحت نہین مین نے کہا پس اگر لڑکا ہو فرمایا واسطے صاحب جاریہ کے مگر یہہ کہ شرط کر لی جاوے سید نے لکھا تھا کہ آپکے یہان مباح کر دینا ام ولد کا کسی پر منع نہین آپ اسکے جواب مین فرماتے ہین کہ مباح کر دینے سے کیا مراد ہے اے جناب یہہ جواب نہایت نفیس ہے سبحان اللہ فرماوین تو آپکے امام اعظم شیخ حلی ارشاد الاذہان مین اور مراد آپ اہل سنت سے پوچھتے ہین چنانچہ عبارت اوسکی یہہ ہے یجوز ان یبیح الامة وام ولده ومدبره ومملوکه لغیره یعنی جائز ہے کہ اپنی لونڈی یا ام ولد یا مدبر یا مملوکہ کو کسی پر مباح کر دیوے سید نے لکھا تھا کہ متعہ دوریہ آپکے مذہب مین جائز ہے جیسا کہ مصائب النواصب مین لکھا ہے آپ فرماتے ہین کہ متعہ دوری ہمارے نزدیک باطل ہے اور پھر آگے چلکر فرماتے ہین کہ بوڑہی عورت مین ازروے شرع کیا قباحت ہے اے جناب سید نے بوڑہی اور جوان عورت کا ذکر نہین کیا خیر آپ نے متعہ دوریہ کو اول مطلقاً باطل فرمایا پھر اوسکو بوڑہی عورت مین مستثنے فرمایا قطع نظر متناقض ہونے دونون قولونکے آپنے بہی اوسکے جواز کو بوڑہی عورت

مین تسلیم کیا اور یہی سید کا مدعا تہا کہ آپکے مذہب مین متعہ دوریہ جایز ہے سید نے لکہا تہا کہ متعہ کی حرمت مین کتب اربعہ مین حدیث حضرت علی سے موجود ہے حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الحمر الاہلیة ونکاح المتعة یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ حرام کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گوشت گدہونکا اور نکاح متعہ کا آپ فرماتے ہین کہ تقیہ سے کہدیا تہا اس سے اسجگہہ کچہہ تعلق نہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تقیہ سے فرمایا یا حضرت علی نے خوف سے کہدیا سید کا مقصود کہ آپکی کتب اربعہ مین حدیث حرمت متعہ کی موجود ہے آپکے جواب سے بہی ثابت ہوگیا سید کے آپ نے یہہ جواب لکہے ہین کہ جنپر آپکو یہہ جوش وخروش ہے **قال السید** آپ جو ہم سے عدم جواز متعہ کا ثبوت طلب کرتے ہین یہہ عجب بات ہے کیونکہ مانع سے دلیل نہین طلب کیجاتی ہے بلکہ اوسکو احتمال کافی ہے المانع یکفیہ الاحتمال **قال المجتہد** آپ سے عدم جواز متعہ کا طلب کرنا عجب نہین ہے اسواسطے کہ آپ نے اوسکے اثبات عدم جواز کا دعوی کیا تہا **اقول** جہوٹ ہے **قولہ** اور آپ مانع ہرگز نہین ہین **اقول** بے شبہہ ہم جواز متعہ کے مانع ہین **قولہ** بلکہ آپ مدعی عدم جواز کے ہین **اقول** یہہ محض ادعا ہے **قولہ** اور مانع تو آپ اوسوقت ہوسکتے تہے کہ جب شیخ فدا حسین صاحب دعوی کرتے اوسکے اثبات جواز کا **اقول** فدا حسین بیچارے مین دعوی کرنیکی کیا لیاقت ہے مقتداے فدا حسین مدعی جواز متعہ بلکہ قریب بوجوب کے ہین **قولہ** اور دعوی تو آپ نے کیا ہے عدم جواز کا **اقول** لاریب جواز متعہ اہل تسنن کے نزدیک مسلم نہین **قولہ** اور وہ آپ سے ثابت نہو سکا **اقول** باوصف اسکے کہ اہل سنت کا منصب اثبات حرمت کا نہین ہے کیونکہ وہ مانع ہین اور مانع کو ثبوت پیش کرنا ضرور نہین تاہم

کتب اربعہ شیعہ سے کہ جنپر مذہب تشیع کا مدار ہے حرمت متعہ کو ثابت کردیا گیا **قولہ** تو اوس سے گریز کرکے یہہ عذر بیجا نکالا کہ ہم مانع ہین اور مانع کو احتمال کفایت کرتا ہے **اقول** عذر اور معذرت کو اسمین کیا دخل ہے اہل سنت ہمیشہ سے مانع جواز ہین **قال السید** ثبوت آپکے ذمہ ہے کیونکہ آپ مدعی جواز ہین **قال المجتہد** ہر چند ہم مدعی جواز ہین لیکن شیخ فدا حسین صاحب نے وعدہ اوسکے اثبات جواز کا نہین ہے **اقول** اسکی نسبت تعرض ہو چکا کما مر مرارا **قولہ** اور آپنے اثبات عدم جواز کا وعدہ کیا تہا **اقول** ہم مرۃ بعد اولے اور کرۃ بعد اخرے اسکا جھوٹ ہونا لکھہ چکے **قولہ** اسی واسطے اسکا اثبات آپکے ذمہ تہا **اقول** ثبت الجدار ثم انقش **قولہ** اور ہر چند ہم نے وعدہ اثبات جواز کا نہین کیا ہے لیکن تبرکاً و تیمناً کتب اہل سنت سے علی سبیل الاختصار ثابت بہی کردیتے ہین **اقول** ہم بہی آپکے اس ثبوت کو دیکھتے ہین **قولہ** قال اللہ فما استمتعتم بہ منہن فاتوہن اجورہن فریضۃ یعنی پس جو عورت کہ متعہ کیا ہے تم نے ساتہہ اوسکے اون عورتون مین سے پس دو تم اجورہ کہ مقرر کیا ہے **اقول** ہم اس آیت کریمہ کی تفسیر اور اوسکے متعلق شبہات اہل تشیع کی بتصریح کلام اور بہ تشریح تمام بحث متعہ مین لکھہ چکے ہین اور خدشات اہل تشیع کو کلام رب العالمین اور تفاسیر مخالفین سے باطل کر چکے ہین انصاف تو فرمائیے کہ آیت فما استمتعتم کے ترجمہ مین آپ جو لفظ استمتاع کے معنی باوصف مخالف ہونے سیاق اور سباق اور باوجود ترک کرنے معنی حقیقی کے بلا ضرورت اور مراد لینے معنی مجازی کے بغیر قرینہ متعہ متنازعہ فیہا کے لکھتے ہین کیونکر تسلیم کئے جاوین نہ قرآن اسکے موافق نہ اقوال مفسرین متقدمین اسکے مطابق آپکو کیا تکلیف دیجاوے جنابو الاصرف قرآن مجید کو کہولکر پارہ ولو اننا مین آیت

ربنا استمتع بعضنا ببعض و بلغنا اجلنا الذی اجلت لنا قال النار مثوٰکم خالدین فیہا کو ملاحظہ فرماوین (یعنی اے رب ہمارے نفع پکڑا بعض ہمارے نے ساتھہ بعض کے اور پہونچی ہمکو ہماری موت وہ موت جو ہمارے واسطے ٹہرائی تہی فرماویگا آگ ہے گہر تمہارا رہا کرو اوسمین ہمیشہ) اب آپ اس آیت کو ملاحظہ کیجیے اور استمتاع کے معنی حقیقی چہوڑکر معنی مجازی متعہ کے لیجیئے پہر آپ دیکہین کیا لطف آویگا اور کیا گل کہلیگا یعنے اگر آپ اپنی خوش فہمی سے اس آیت مین لفظ استمتاع کے معنی متعہ تنازعہ فیہا کے لیوینگے تو ہم بہی اس حکم النار مثوٰکم خالدین فیہا کو جو متمتعین کے واسطے فرمایا گیا ہے بطیب خاطر آپکو سناوینگے اور اگر آپ بوجہ عذاب دائمی متمتعین کے اس آیت مین عقیدہ مین تبدیل وتحریف کا موافق اپنے قانون مذہب کے کہ جو آیت مخالف تشیع ہے محرف ہے اور جو حدیث مغایر ہے تقیہ ہے پیش کرینگے تو ہم اس آیت کے ماسبق مین جو آیت لا مبدل لکلماتہ واقع ہے یعنی نہین ہے کوئی بدلنے والا اللہ کے کلام کا فوراً آپکو سناوینگے اور اگر آپ اس آیت سے اعراض فرماکر فرار اختیار فرماوینگے تو پہر ہم اوسی آیت فما استمتعتم بہ منہن فاتوہن اجورہن فی بعضہ پر آپکو دامن کشان لاوینگے اور عرض کرینگے کہ حضرت فرار کو قرار پر اور عار کو نار پر اختیار نہ فرمائیے اور صاف ارشاد کیجیے کہ آپ نے اس آیت کے ترجمہ مین لفظ استمتاع کے معنی متعہ کے اور لفظ اجور کے معنی اجورہ کے لئے ہین یہہ صحیح ہین یا آپکے مفسر معتمد ملا فتح اللہ شیعی نے تفسیر منہج الصادقین مین معنی استمتاع کے نفع کے اور اجور کے مہور کے لکہے ہین وہ صحیح ہین کیونکہ ایک کی تصدیق وتکذیب دوسری کے صدق وکذب کو مستلزم ہے ہم عبارت اوسکی قبل مین نقل کرچکے ہین اور پہر آپکے واسطے

تنہا ذکر کرتے ہین فما استمتعتم بہ ہر کہ برخورداری یافتید بہ بدو منہن از زنان فاتوہن پس بدہید ایشانرا اجورہن مہرہاے ایشان اور اگر آپ اسمین بہی کچہہ چون وچرا کرینگے اور اپنی لیاقت مجتہدانہ سے معنی استمتاع کے متعہ متنازعہ فیہا کے ہی لیوینگے تو اسی آپکے رسالہ اثبات المتعہ کے سترہوین صفحہ کو کہولکر رکہہ دیوینگے اور کہین گے کہ دیکہئے آپنے شرایع الاسلام سے جو عبارت عربی نقل کی ہے اور اوسمین جو لفظ استمتاع کا واقع ہے اوسکے معنی آپنے اٹھارہوین سطر مین فایدہ اوٹھانیکے لئے ہین پہر اب فرمائیے کہ آیت مین جو لفظ استمتاع کا واقع ہے اوسمین خلاف ماسبق اور مخالف بالحق اور مغایر استعمال کلام رب العالمین اور مباین تفسیر منہج الصادقین اور مناقض قول نفس خود رئیس المجتہدین متعہ متنازعہ فیہا کو کیون داخل فرماتے ہین قولہ اس آیت سے متعہ کئی وجہ سے ثابت ہے ایک تو یہ کہ اکثر مفسرین اہل سنت نے اتفاق کیا ہے کہ یہی آیت جو بالفعل قرآن مین موجود ہے قطع نظر دوسری قرءت کے متعہ کے مباح ہونے مین نازل ہوئی ہے

اقول جنابوالا نے اس قول مین آیت فما استمتعتم کو واسطے ثبوت متعہ کے نقل کیا اور اوسکے ثبوت کو اوپر دو وجہہ کے قایم کیا وجہ اولے مین یہہ دعوی فرمایا کہ اکثر مفسرین اہلسنت نے اتفاق کیا ہے کہ یہی آیت جو بالفعل قرآن مین موجود ہے قطع نظر دوسری قرءت کے متعہ کے مباح ہونے مین نازل ہوئی ہے اور اس دعوی کی استشہاد مین پانچ تفسیرونکے نام کو لکہہ دیا حالانکہ کسی تفسیر اہلسنت مین اس دعوی کا نشان نہین بہرحال ہمکو ابہی اسمین کلام نہین فقط لفظ بالفعل پر بالفعل کلام ہے جنابوالا کا یہہ ارشاد کہ یہی آیت جو بالفعل قرآن مین موجود ہے سراپا ضلال اور موجب وبال ہے

دیکھئے کہ لفظ بالفعل کسدرجہ قرآن مجید کے تحریف و تبدیل پر دال ہے اور قائل اسکا اہل سنت ایدہم اللہ تعالی کے نزدیک مضل وضال ہے نسبت کرنا اس مقولہ کا کہ یہی آیت جو بالفعل قرآن مین موجود ہے طرف مفسرین اہلسنت کے محض افترا و بہتان ہے حاشا کہ اہلسنت تحریف کلام مجید کے قایل ہون یا تبدیل آیات فرقان حمید کیطرف مائل اونکو تو وعدۂ واثق انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظوا پر اذعان ہے اور حکم ناطق لا مبدل لکلماتہ پر ایقان ہے آپکے اکابر نے تحریف قرآن کی تصریح کی ہے اور نہایت طمطراق سے تشریح کی ہے آپکو زیبا نہین کہ ایسے مقولہ والہ علی التحریف کو اہل سنت کیطرف منسوب کرین اور اپنے عقیدہ مضمرہ کی اس پہلو مین تشریح کرین۔ کتب اربعہ کو لیجئے اور اونمین سے کلینی کو دیکھہ لیجئے یہہ وہ کتاب ہے کہ حضرت صاحب العصر علیہ السلام کی نظر سے گذر چکی ہے اور اقدم اصول اربعہ قرار پاچکی ہے ملاحظہ کیجئے ہشام ابن سالم سے اس روایت کو لیجئے کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو قرآن بتوسط حضرت جبرئیل محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اوس مین سترہ ہزار آیتین تہین عبارت اوسکی یہہ ہے عن هشام ابن سالم عن ابی عبد الله علیه السلام ان القران الذی جاء جبریل الی محمد صلی الله علیه وسلم سبعة عشر الف اية خیال فرمائیے کہ اس حدیث معصوم مرویہ کلینی کے موافق جو قرآن کہ بقول آپکے بالفعل موجود ہے چوتہائی سے کسقدر زیادہ قرآن پاتا ہے اور یہہ بہی یاد رہے کہ یہہ وہی ہشام ابن سالم ہے کہ جو اللہ کو کہوکلا بتلاتا ہے اب اوس چوتہائی قرآن کی کیفیت سنئے اور اوسی کلینی مین حدیث محمد ابن الجہم الہلالی کو مطالعہ کیجئے کہ وہ روایت کرتا ہے امام ابوعبداللہ

علیہ السلام سے کہ امۃ ھی اربی من امۃ نہین ہے آیت کلام اللہ کی بلکہ تحریف کیگئی ہے اصل مین ایمۃ ھی ازکی من ایمتکم ہے عبارت اوسکی یہہ ہے عن محمد ابن الجہم الہلالی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان امۃ اربی من امہ لیس کلام اللہ بل محرف عن موضعہ والمنزل ایمۃ ھی ازکی من ایمتکم حضرت مخاطب خیال فرماوین کہ جو تہائی قرآن جو بالفعل بچا بچایا رہگیا ہے اسمین حدیث معصوم مرویہ محمد ابن الجہم الہلالی کیسے صاف صاف تبدیل وتحریف کو بیان کر رہی ہے کیا لفظ لیس کلام اللہ مندرجہ حدیث امام ابو عبد اللہ نہین تبدیل وتغیر قرآن پر دلالت کرتا ہے اور کیا لفظ بل محرف نسبت امہ ھی اربی من امہ نہین تحریف کلام الٰہی کو ظاہر کر رہا ہے اور پہر اوسے چوتہائی قرآن مین تنقیص کی نسبت اوسی کلینی مین حدیث حکم ابن عتبہ کو ملاحظہ فرمائیے وہ کہتا ہے کہ پڑہا علی ابن الحسین نے آیت وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی مین ولا محدث کو بعد ولا نبی کے اور فرمایا کہ تہے علی ابن ابی طالب محدث یعنی اس آیت مین امام نے لفظ ولا محدث کا پڑہا جو آیت مندرجہ چوتہائی قرآن مین نہین ہے عبارت اوسکی یہہ ہے عن الحکم ابن عتبۃ انہ قال قرء علی ابن الحسین وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث وقال کان علی ابن ابی طالب محدثا اور پہر اوسی قرآن کی تنقیص مین حدیث سالم ابن سلمہ کو اوسکی کلینی مین معائنہ فرمائیے کہا اوس نے کہ پڑہا ایک شخص نے امام ابو عبد اللہ کے سامنے کچہہ کلمونکو قرآن سے کہ نہین پڑہتے ہین اوسکو آدمی فرمایا امام نے سکوت کر ان قرأتون سے اور پڑہ تو جیسا کہ پڑہتے ہین اوسکو آدمی یہانتک کہ قایم ہو قایم یعنے حضرت

امام آخر الزمان بس جسوقت کہ قایم ہونگے قایم پڑہے جا ئینگی کتاب اللہ کی اپنی حد تک عبارت اوسکی یہہ ہے عن ھشام ابن سالم قال قرء رجل علی ابی عبداللہ وانا اسمعہ حروفا من القران لیس ما یقرئہ الناس فقال ابو عبداللہ مہ اکفف عن ھذہ القراۃ واقرء کما یقرءہ الناس حتی یقوم القائم فاذا قام القائم قرء کتاب اللہ علی حدہ یہہ بہی لحاظ رہے کہ لفظ قرءت سے قرءت سبعہ پر کہ جو اہل اسلام مین مروج ومتداول ہین ٹالئے گا کیونکہ اوسمین تقیہ کی ضرورت اور چہپانے کی حاجت نہ تہی انتظار آخر الزمان امام مہدی اور اونکے وقت مین پڑہنا کلام الٰہی کا علی حدہ صاف تبدیل وتنقیص کلام الٰہی کو کہ جو بقول آپکے بالفعل موجود ہے بیان کر رہا ہے بالجملہ قریب چوتہائی کلینی کے چوتہائی کلام اللہ مین تبدیل وتنقیص تحریف وتغیر کو خبر دے رہی ہے اب جناب سامی ملاخطہ فرماوین کہ جس قرآن کی نسبت ایمہ فرماتے ہین کہ اوس سے بارہ ہزار آیات سے زاید نکال ڈالی گئی ہین اور جو بچی بچائی ہین اونمین بہی بعض پر فرمان واجب الایقان یہہ صادر ہوتا ہے کہ لیس من کلام اللہ بل ھو محرف عن موضعہ اوس سے آپ ایک آیت نقل کرکے متعہ کے ثبوت کیواسطے اسقدر کیون کاوش اور جانفشانی فرماتے ہین آیت محرمہ متعہ پر تو اسقدر فرما دینا کہ لیس من کلام اللہ بل ھو محرف الخ کافی ہے اور آیات مجوزہ متعہ کو اثنا عشر الف آیۃ مین شمار کر دینا وافی ہے ایک کہانی ابن شہر آشوب مازندرانی کی بہی مختصراً اور سن لیجیئے وہ لکہتے ہین کتاب المثالب مین کہ بعضے سورتین تمامہا نکال ڈالی گئین مثل سورۃ الولایت اور بعضی سورتین باکثرہا ساقط کر دی گئین مثل سورۃ الاحزاب اور لفظ ویلك قبل ولا

تحزن ان اللہ معنا اور لفظ عن ولایت علی بعد آیت وقفوہم انہم مسئولون سے اور لفظ یملکہ بنوامیہ بعد آیت خیر من الف شہر سے اور لفظ لعلي ابن ابي طالب بعد آیت کفی اللہ المؤمنین القتال سے اور لفظ آل محمد آیت وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون سے اور لفظ علی بعد ولکل قوم ہاد سے نکال ڈالے گئے مگر حضرت شہر آشوب نے جو اسقدر کمی کے ساتھہ سور اور آیات مخرجہ کو بیان کیا شاید حدیث امام معصوم مندرجہ کلینی کے کہ جسمین بارہ ہزار سے زیادہ آیات مخرجہ کا تخمینہ ہوتا ہے نظر نہ پڑی ہوگی یا کسی مصلحت سے تنزل فرمایا ہوگا ملازمان والا ایک ترانہ اپنے قبلہ وکعبہ مجتہد لکھنوی کا اور سن لیجئیگا غالبًا اوسکو سنکر محظوظ و مسرور ہوجئیے گا حضرت مجتہد صاحب عماد الاسلام مین یون فرماتے ہین کہ تحریف قرآن مین بہ تسلیم احادیث واخبار یقینی ہے کسیطرح سے شک نہین ہے لیکن تحریف کیونکر واقع ہوئی اسکے جاننے پر تیقن قطعی نہین ہے اسمین احتمالات ہین ایک احتمال تحریف واقع ہونیکا قرآن مین یہہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حال معلوم ہے کہ آپ کسقدر اپنی قوم سے تقیہ کرتے تھے باوصف اس امر کے کہ حضرت علی کے خلیفہ کرنیکی بدرجۂ اتم رغبت رکھتے تھے پس احتمال ہے کہ حضرت نے صحابہ کے اسلام ظاہری کے حفظ کیواسطے بحکم خدا یہہ طریقہ نکالا ہو کہ اصل قرآن کو کہ جسمین ایمہ کی مدح مین نام بنام آیتین اور منافقین کی مذمت مین نام بنام سورتین مندرج تھین بحکم خدا حضرت علی کو دیدیا ہو کہ صحابہ ایمہ کی تعریف اور اپنا نفاق قرآن مین دیکھکر ظاہر اسلام سے مرتد نہوجاوین اور بقدر مصلحت کے اونکو بھی دیدیا ہو اور چونکہ یہہ لوگ باعث ہوئے تحریف قرآن کے اسواسطے تحریف کی نسبت اونہین کیطرف کیجاتی ہے عبارت اوسکی یہہ ہے ۔

بعد اللتيا والتی مقتضية تلك الاخبار ان التحريف فی الجملة فی هذا القران بين ايدينا بحسب زيادة بعض الحروف ونقصانه بل بحسب بعض الالفاظ وبحسب الترتيب فی بعض المواضع قد وقع بحيث مما لا يستاك فيه مع تسليم تلك الاخبار نعم لا مجال لعقولنا فی هذا الزمان يحصل الجزم باحد الوجوه المحتملة عند العقل لكيفية وقوع تلك التحريفات بعينه فان الاحتمالات فيها كثيرة الی ان قال ومنها انه معلوم من حال النبی كما لا يخفی علی المتفحص الزكی ذی الحدث الصائب مع انه كمال رغبته علی تخليفه عليا كان فی غاية التقية عن قومه ولهذا عندی دليل وامارات لا تسع المقام ذكرها فيحتمل عند العقل ان النبی حفظا لبيضة الاسلام الظاهری اودع القران النازل المشتمل علی نصوص اسماء الائمة واسماء المنافقين مثلا عند محارم اسراره كعلی بامر الله لئلا يرتد القوم باسرهم لما علم من حالهم عدم احتمال ذلك اظهرهم بقدر ما علم المصلحة فی اظهاره ولما كانوا هم الباعثون للنبی علی ذلك كان الاسناد اليهم فی محله

جناب سامی ملاحظہ فرمائیے کہ حضرت مجتہد صاحب لکھنوی نے سب جھگڑا چکا دیا اور کل قصہ کا فیصلہ کر دیا بے تکلف خدا اور رسول اور صحابہ کو محرف کتاب اللہ ٹھہرا دیا خدا کو امر تحریف اور رسول کو مرتکب تحریف اور صحابہ کو باعث تحریف قرار دیدیا بہر حال ارتکاب تحریف قرآنی مین تینونکو اشتراک حاصل۔ گو اپنے مرتبہ کے موافق ہر ایک فاعل اللہ میان تو اسوجہ سے محرف ٹھہرائے گئے کہ اونہون نے رسول اللہ کو تحریف کلام اللہ کا بے کھٹکے حکم دیدیا جیسا کہ لفظ بامر اللہ سے مستنبط ہے

اور رسول یون محرف قرار دئے گئے کہ اونہون نے صحابہ کے اسلام ظاہری بچانے اور مرتد نہو جانے کیواسطے پورا قرآن حضرت علی کے سپرد کردیا جیسا کہ لفظ۔ لبیضۃ الاسلام الظاہری اور لفظ لئلا یرتد القوم باسرھم سے ظاہر ہے اور بقدر مصلحت تہوڑا سا موافق صحابہ کے صحابہ پر بہی ظاہر فرما دیا اور صحابہ اسوجہ سے محرف کتاب خدا بنائی گئی کہ یہہ باعث تحریف ہوئی یعنے نہ باطن مین منافق ہوتے نہ انکی مذمت مین آیتین اوترتین نہ رسول اللہ تقیہ فرماکر اصل قرآن کو چہپاتے واہ سبحان اللہ حضرت مجتہد المتشیعین نے اپنی فہم عالی سے خوب احتمال کیفیت وقوع تحریف قرآنین ایجاد فرمایا کہ جسمین خدا اور رسول وصحابہ کو محرفین مین داخل فرماکر آخر کو صحابہ کو باعث تحریف قرآن ہونا ثابت فرمایا یعنے معاذ اللہ خدا کو بہی صحابہ کا اسلام ظاہری قایم رکہنے کیواسطے اپنے رسول کو حکم تحریف قرآن کا دینا پڑا اور انجام کو اوسیقدر قرآن جتنا کہ مطابق مصلحت وموافق صحابہ کے تہا ظاہر کرنا پڑا کاش اول ہی اس امر کا بندوبست کرتے اور اون آیتونکو نہ نازل کرتے تو کیون یہہ پشیمانی اور جانفشانی اوٹہاتے اور کیون حکم تحریف قرآن شریف کا فرماتے غالبًا پہلے خدا کو نفاق صحابہ کا ظاہر نتہا اور انجام کو اونکے غلبہ ہونے پر وہ ماہر نتہا کیونکہ گاہے گاہے ایسا ہوجاتا ہی کہ خدا تعالے بعض امور کے انجام سے جاہل ہوتا ہے گو بعد کو واقف ہوجاتا ہے چنانچہ ابن بابویہ نے کتاب الاعتقادات مین فرمایا ہے کہ ظاہر ہوجاتا ہے خدا کو ایک امر کہ پہلے وہ معلوم نہین ہوتا ہے عبارت اوسکی یہہ ہے بدء لہ فی الامر ای ظہر لہ ما لم یظہر اولا یعنے ظاہر ہوا اوسکو ایک امر کہ آگے اوس سے ظاہر نتہا اسی کو اہل تشیع بدء کہتے ہین اور بدء مخصوصات مذہب اہل تشیع سے ہے چنانچہ صاحب شافی شارح کلینی کتاب التوحید مین فرماتے ہین

کہ بدء مخصوص اہل تشیع سے ہے مخالفین اوسکو قبول نہین کرتے ہین بلکہ امام رازی اور امثال اونکی اس امر مین تشنیع کرتے ہین عبارت اوسکی یہہ ہے ۔ والقول بالبدء مختص بالشیعة واستبعد مخالفوهم فیه بل شنع امام الرازی وامثاله فی هذا القول اور جناب سامی یہہ بہی لحاظ رکہینگا کہ بدء کو نسخ مین نہ ملا دیجیئے گا جیسا کہ آپکے مجتہد بدء و نسخ کو ایک ہی کہدیا کرتے ہین کیونکہ نسخ مین رجوع ہوتا ہے حق سے طرف حق کے بوجہ حکمت اور مصلحت کے اور بدء مین رجوع ہوتا ہے ایک امر سے کہ وہ کبہی حق نہین ہوتا ہے چنانچہ صاحب شافی شارح کلینی نے لکہا ہے بان النسخ رجوع عن امر الحق الی الآخر منه لمصالح وحکم عند الله تعالی والبدء رجوع عن امر قد یکون لیس بحق سچ ہے اگر اون آیتونکا نازل کرنا جو مخالف صحابہ کے تہین حق ہوتا تو کیون اپنے رسول کو قرآن کے تحریف کرنے کیواسطے حکم فرماتا جناب مجتہد المتشعین کے قول کے مطابق خدا تعالے تو مرتکب فعل عبث کا ہوچکا اور صحابہ کا اسلام ظاہری بچانے کیواسطے حکم بالتحریف دے چکا اور آمر بتحریف القرآن قرار پاچکا اور اگلی کئی پر پشیمانی اوٹہاچکا کیا خوب قدر اللہ تعالے کی حضرات نے فرمائی سچ فرمایا اللہ تعالے نے وما قدروا الله حق قدره مگر جناب ابو الامیری خیال مین نہین آیا کہ جناب رسول اللہ صلعم نے کسواسطے پورے قرآن کو چہپایا اور کیون صحابہ سے مخفی فرمایا جیسا کہ کلمات جناب امام المتشعین سے اودع القران النازل عند محارم اسراره کعلی ظاہر کر رہے ہین اگر سمجہا جاوے کہ یہہ فعل رسول سے صرف بحکم من اللہ صادر ہوا جیسا کہ کلمہ بامر اللہ جناب رئیس المجتہدین کی عبارت مین وارد ہے تو چاہیئے تہا رسول اللہ صلعم کو کہ خدا کے سامنے دست بستہ عرض کرتے کہ عفو

آپ ہی ایسے قرآن کو نازل نفرماتے کہ جسکا آج چھپانا ضرور ہوا بھلا مجھکو کیون کاتمین بینات مین داخل فرماتے ہو اور معاذ اللہ کیون وعید شدید ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدی من بعد ما بیناہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون۔ کا مستحق بتاتے ہو آپ ہی تو کاتمین کے حق مین یون فرماتے ہین اور آپ ہی مجھہ سے حکم فرماکر پورے قرآن کو چھپواتے ہین بہرحال اگر حضور کا مخفی کروانیکا قصد تھا تو کاتمین کے حق مین اس وعید شدید اولئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون فرمانیکی کیا ضرورت تھی اور اگر کاتمین کے واسطے وعید شدید فرمائی گئی تو مجھہ سے فرمان کتمان قرآن کی کیا حاجت تھی معلوم نہین خدا یتعالے اوسوقت رسولخدا صلعم کو کیا جواب دیتا یا اپنے اس فرمان واجب الاذعان پر بھی پشیمان ہوجاتا سب سے زیادہ سہل تو یہہ بات تھی کہ وقت امر بالتحریف کے رسول اللہ صلعم قرآنکو اوٹھا لیتے اور خدا کے حوالہ کردیتے اور فرمادیتے کہ مین کیون یحرفون الکلم مین داخل ہون اور معاذ اللہ خواہ مخواہ اپنی ذات کو متصف بصفت کفرہ کرلون آپکو اختیار ہے آپکی کتاب ہے چاہیئے بنائیے چاہیئے بگاڑیئے مفت مین میرا پیچھا نہ لیجیے اس امر مین نہ زیادہ گفتگو کی ضرورت تھی نہ اعتراض کی حاجت مگر شاید یہہ بھی عذر مقبول نہوتا کیونکہ مقام غدیر مین رسول اللہ صلعم نے حضرت علیؑ کے خلیفہ کرنے سے مکرر سہ کرر استغفار کیا لیکن وہ مقبول نہین ہوا بلکہ اولٹا عتاب ہوا جیسا کہ روایت کتاب روضۂ شیخ مفید سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے بعد حجۃ الوداع کے جب توجہ مدینہ منورہ کیطرف فرمائی راہ مین حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور عرض کیا کہ اے رسول خدا کے اللہ تعالے

بعد سلام کے فرماتا ہے کہ علی کو تم امام کر دیو اور اپنی امت کو اونکی خلافت کی خبر دید و جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اے بھائی جبرئیل اللہ جانتا ہے میرے اصحاب کے بغض کو علی کے ساتھہ مین مین خوف کرتا ہون کہ مین علی کو خلیفہ کرون اور وہ سب جمع ہو کر میری ایذادہی پر مستعد ہو جاوین پس معافی چاہ تو اس حکم مین رب میرے سے پس چڑہ گئے حضرت جبرئیل اوپر اور حضرت کے جواب کو اللہ کے سامنے عرض کیا اللہ نے پھر اولٹے پیرون اوتارا اور وہی حکم فرمایا پھر رسول اللہ صلعم نے وہی معافی چاہئے جو پہلے چاہئے تھی پھر حضرت جبرئیل چڑہ گئے اور رسول اللہ صلعم کے جواب کو عرض کیا پھر اللہ نے حضرت جبرئیل کو ساتھہ عتاب شدید کے رسول اللہ صلعم پر نازل کیا آخر کو رسول اللہ صلعم نے سب صحابہ کو جمع کر کے حضرت علی کو خلیفہ کر دیا عبارت اوسکی یہہ ہے ان اللہ تعالی انزل جبریل علیہ السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد الفراغ من حجۃ الوداع والتوجہ الی المدینۃ فی الطریق فقال یا محمد ان اللہ یقرئک السلام ویقول لک انصب علیا للامامۃ ونبہ امتک علی خلافتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا اخی جبریل ان اللہ یعلم بغض اصحابی لعلی انی اخاف منہم ان یجتمعوا علی اضراری فاستعف بی ربی فصعد جبریل وعرض جوابہ علی اللہ فانزلہ اللہ مرۃ اخری وقال للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل ما قال اولا فاستعفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما فی المرۃ الاولی ثم صعد جبریل فکرر جواب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فامرہ اللہ بتکریر نزولہ معاتبا مشددا علیہ لقولہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس الایۃ فجمع اصحابہ و قال یا ایہا الناس ان علیا امیر المؤمنین وخلیفۃ رسول رب

العالمین لیس لاحد ان یکون خلیفة بعدی سواہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ انتہی بحروفہ اور اگر یہہ گمان کیا جاوے کہ اللہ نے رسول اللہ کو اخفا تو انکا اسوجہہ سے حکم فرمایا کہ صحابہ اوسکو دیکھکر مرتد نہو جاوین جیسا کہ جناب مجتہد المتشیعین عماد الاسلام مین لئلا یرتد القوم باسرھم ارشاد فرماتے ہین تو معاذ اللہ اخفاء قرآن مین ہدایت اور وہ بہی ناقص اور اظہار قرآنمین ضلالت اور وہ بہی کامل قرار پاتی ہے اور صفت قرآنکی ھدی للناس کلیة معطل اور بیکار ہوئی جاتی ہے معاذ اللہ خدا سے بہی کچہہ بن نہ پڑا قرآن کو نازل تو کر بیٹھے لیکن آخر کو یہی کہنا پڑا کہ اب تم اس قرآن کو جھٹ پٹ چھپاؤ ورنہ اسلام ظاہری سے بہی صحابہ کے ہاتھہ اوٹھاؤ والعیاذ باللہ حضرت جبرئیل بہی کہتے ہونگے کہ یہہ عجیب خدا ہے کہ کبھی تو ہمارے ہاتھہ آیت بلغ ما انزل الیک من ربک کو نازل فرماتا ہے اور کبھی لا تبلغ ما انزل الیک بل استرہ فی صحارھم اسرارہ کعلی کا حکم فرماتا ہے اے اہل اسلام جناب رئیس المجتہدین نے تو اس ترانہ مین نہ خدا کی خدائی کو قایم رکھا اور نہ رسول کی رسالت کو باقی رکھا سب کو مغلوب اور عاجز اور محرف قرآن اور مغیر فرقان ٹہرا دیا بہرحال ہمکو ایک قسم سے ممنون بنا لیا کہ صحابہ کو تبدیل وتحریف قرآن سے بری کر دیا گو باعث تحریف قرار دئے گئے مگر اصل تحریف سے بچائے گئے الغرض ناظرین اس ترانہ کو کہانتک سنین گے اور عاقلین اس فسانہ سے کہانتک ہنسین گے ؎ فغان مین آہ مین فریاد مین شیون مین نالہ مین ؛ سناؤن درد دل طاقت اگر ہو سننے والے مین ؛ آمدم بر سر مطلب جناب سامی نے کسقدر ہٹ دہرمی سے اتنا بڑا دعوی کہ اکثر مفسرین اہلسنت

نے اتفاق کیا ہے کہ یہی آیت کہ جو بالفعل قرآن مین موجود ہے قطع نظر دوسری
قرأت کے متعہ کے مباح ہونے مین نازل ہوئی ہے کردیا اور اوسکی تصدیق
مین کسدرجہ بے شرمی سے کبیر و مدارک اور زمخشری اور زاہدی اور درمنثور
کا نام لکھدیا اور کیسی بیباکی سے سب تفسیرونمین کبیر کو مقدم کردیا اور کتنی
بڑی چالاکی سے زمخشری کو اہلسنت مین داخل کردیا اب آپ اپنے اس
دعوی کو بغور ملاحظہ فرماوین اور اوسکے جھوٹے ہونیکو انہین تفسیرونمین
مطالعہ فرماوین **قولہ** چنانچہ امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین عمران بن
حصین سے روایت کی ہے کہ نزلت آیة المتعة فی کتاب اللہ ولم
ینزل بعدھا آیة تنسخھا یعنی نازل ہوئی ہے آیت متعہ کی کتاب
خدا مین اور نہ نازل ہوئی بعد اوسکے ایسی کوئی آیت کہ منسوخ کردے اوسکو

اقول حضرت مخاطب تفسیر کبیر مطبوعہ مصر جلد تیسری مین تحت آیہ کریمہ
فما استمتعتم بہ منھن فاتوھن اجورھن فریضة کی ملاحظہ کرین
اور اپنے دعوی کی تردید کو نہ ایک طرح بلکہ سو طرح سے مطالعہ کرین اگر کچھہ
حیا ہو تو شرم کو کام فرمائین ورنہ اپنی دعوی سے مکدر اور پشیمان ہوجائین
اور آیندہ کو ایسے دعوون سے باز آئین اور تقلید مجمع البحرین اردو کتاب
سے ہاتھہ اوٹھائین خلاصہ آپکے دعوی کا یہہ ہے کہ اکثر مفسرین اہلسنت کا اتفاق
ہے کہ یہہ آیت متعہ مین نازل ہے اور اسکی تصدیق مین صرف پانچ تفسیرون
کا نام لیا ہے اور سب مین تفسیر کبیر کو مقدم کیا ہے اور ایک روایت عمران ابن
حصین کو جہالتہً یا تجاہلاً اوس سے نقل کیا ہے کاش اگر آپ تقلید مجمع البحرین
اردو کتاب سے دست کش ہوتے اور کسی ذیعلم سے اوس مقام کو خود بھی
سمجھہ لیتے تو اسقدر ذلت و رسوائی نہ اوٹھاتے سنئے امام المتکلمین امام فخر الدین

رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر تحت آیت کریمہ مین فرماتے ہین فی هذه الآیة قولان
احدهما وهو قول اکثر العلماء ان قوله ان تبتغوا باموالکم
المراد منه ابتغاء النساء بالاموال علی طریق النکاح فما استمتعتم
به منهن فاتوهن اجورهن ای مهورهن فان استمتع بالدخول
بها اتاها مهرها بالتمام وان استمتع بعقد النکاح اتاها نصف مهر
یعنی اس آیت مین دو قول امت کے ہین اکثر علماء امت کا یہہ قول ہے کہ اللہ تعالے
نے ان تبتغوا باموالکم مین یہہ فرمایا ہے کہ چاہو تم عورتون کو ساتھہ مالونکے
اوپر طریقہ نکاح کے پس جبکہ نفع پاؤ تم ساتھہ اوسی عورت کے اونمین سے پس
دیو تم مہر اونکے پس اگر نفع پکڑے ساتھہ وطی کے ادا کرے تمام مہر کو اور اگر نفع پکڑے
صرف ساتھہ عقد نکاح کے ادا کرے نصف مہر دیکھیے امام المتکلمین اس آیت کریمہ
کی نسبت یون فرماتے ہین کہ امت رسول اللہ کی اس آیت مین دو قول ہین اکثر
علماء امت کا تو یہہ قول ہے کہ یہہ آیت متعلق ہے قول اللہ جل جلالہ وان تبتغوا
باموالکم کے اور مراد اوس سے چاہنا عورتونکا بعوض مال کے اوپر طریقہ نکاح کے
نہ اوپر طریقہ متعہ کے اور اسیواسطے امام نے اجور کی تفسیر مہور کے ساتھہ کی اور اوسکے
بعد ایک مسئلہ شرعی کو بہی متعلق مہر کے لکھدیا کہ اگر مباشرت بعد نکاح کے کرلی تو
کل مہر ادا کرنا واجب ہے اور قبل مباشرت بعد نکاح نصف مہر ادا کرنا لازم ہے
کہان آپکا وہ دعواے مکذبہ کہ اکثر مفسرین اہلسنت کا اتفاق ہے کہ یہہ آیت اباحت
متعہ مین نازل ہوئی ہے اور کہان امام المتکلمین کا یہہ قول مصدقہ کہ اکثر علماء
امت کا اتفاق ہے کہ یہہ آیت نکاح مین فرمائی گئی ہے آپ صرف اہلسنت سے
اکثر مفسرین کو لکہتے ہین کہ اونہون نے نزول آیت کو باب متعہ مین اقرار کیا ہے
اور امام المتکلمین امت رسول اللہ صلعم سے اکثر علماء کو تحریر فرماتے ہین کہ اونہون نے

نزول آیت کو باب متعہ سے انکار کیا ہے بلکہ نکاح مین تسلیم کیا ہے اور ما سبق سے متعلق کرکے اوسی پر متفرع کیا ہے خلاصہ یہہ کہ امام فرماتے ہین کہ صرف اہلسنت ہی منکر نزول آیت کے باب متعہ مین نہین ہین بلکہ اس امت کے اکثر علماء اس امر کے قائل ہین کہ یہہ آیت باب متعہ مین نازل نہین ہوئی ہے امام نے اکثر کا لفظ اسیواسطے وارد فرمایا ہے کہ اوسمین بہتر فرقونکو اس امت سے داخل فرمایا ہے یعنی اونکے نزدیک متعہ حرام ہے اور یہہ آیت متعہ سے تعلق نہین رکہتی البتہ ایک فرقہ اہل تشیع کا متعہ کے اباحت کو روایت کرتا ہے اور اس آیت کو متعہ مین مانتا ہے اور اسیوجہہ سے بہ نسبت کثرت فرق کے بمقابلہ اکثر بعض مین اہل تشیع کو داخل فرمایا ہے چنانچہ اوسی تفسیر کبیر مطبوعہ مصر جلد تیسری صفحہ ۲۸۶ مین فرماتے ہین فالشیعة یروون عنه اباحت المتعة یعنی پس شیعہ روایت کرتے ہین حضرت علی سے متعہ کے مباح ہونیکو باوصف اسکے کہ اسکی بہی تردید اسی صفحہ مین یون فرمائی وروی محمد بن علی المشہور بمحمد ابن الحنفیة ان علیا مرّ بابن عباس وهو یفتی بجواز المتعة فقال امیر المؤمنین انه صلی الله علیه وسلم نهی عنها وعن لحوم الحمر الاهلیة ترجمہ روایت کیا ہے حضرت محمد ابن الحنیفہ لڑکے جناب مرتضوی نے کہ تحقیق جناب مرتضے علی کرم اللہ وجہ گذرے ابن عباس کے پاس ہوکر اوسوقت وہ جواز متعہ کا فتوی دیتے تہے حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ اے ابن عباس رسول اللہ صلعم نے منع کردیا ہے متعہ اور گوشت گدہے اہلی سے اور پہر امام نے اوسی صفحہ مین روایت ثالثہ مین ممنوع ہونے متعہ پر حضرت ابن عباس کے اقرار کو نقل کرکے یون فرمایا ہے انه اقر صارت منسوخة ترجمہ یعنے حضرت ابن عباس نے اقرار کیا کہ متعہ ممنوع ہوگیا اور پہر اوسی صفحہ مین حضرت ابن عباس کی توبہ کو

اسطرح نقل فرمایا ہے انہ قال عند موتہ اللھم انی اتوب الیک من قولی فی المتعۃ ترجمہ فرمایا ابن عباس نے حالت نزع مین کہ یا اللہ تحقیق مین توبہ کرتا ہون طرف تیرے قول اپنے سے بیچ متعہ کے الغرض جناب سامی ایسی جرات نکیا کرین کہ کسی کتاب کا پتے دیکھے دکہائے صرف تقلیداً حوالہ دیدیا کرین اور اپنے اکابر کی لکیر کے فقیر بنجائین اور ذرا بہی دنیا و آخرت کی رسوائی کا خیال نہ لائین اگر آج قلم لیکر کاغذ پر جہوٹا حوالہ دیتے ہو تو روز جزا کے لئے اس حرکت کا کیا جواب رکہتے ہو۔ رباعی

ہنگامۂ حشر جب کہ برپا ہوگا
خاصان خدا پہ کیون یہہ کی تہی تہمت
یون روے سوال سوے اعدا ہوگا
سمجھے نہ یہہ تم کہ ہمپہ کیا کیا ہوگا

اور یہہ بہی لحاظ رہے کہ امام کی عبارت منقولہ مین اکثر العلما سے اکثر علماء اہل سنت نہ سمجھہ لیجیئے گا کیونکہ الف لام العلماء مین دلالت علماء امت پر کرتا ہے نہ علماء اہل سنت پر جیسا کہ صاحب تفسیر نیشاپوری نے ساتھہ لفظ امت کے صراحتاً یون تشریح فرمائی ہے کہ قال اکثر علماء الامت یعنے کہا اکثر علماء الامت نے اور خود امام المتکلمین نے اوسی صفحہ مذکورہ ۱۹ سطر مین اس مفہوم کی یون توضیح فرمائی ہے فذھب السواد الاعظم من الامۃ الی انہا صارت منسوخۃ یعنے گیا گروہ اعظم امت سے طرف اسبات کے کہ ہوگیا وہی متعہ ممنوع اور حرام دیکھیئے کہ مدلول اکثر علماء اور مفہوم سواد اعظم متحد ہے اور مقصود الف لام العلماء کا اور مضمون لفظ من الامت کا واحد ہے اور اگر بالفرض و التسلیم آپ اکثر العلماء سے علماء امت نہ سمجھین تو جانے دیجیئے اسی عبارت فذھب السواد الاعظم من الامۃ منقولہ تفسیر کبیر پر فیصلہ کیجئے دیکھیئے کہ امام نے سواد اعظم کو امت رسول اللہ کا قسم ٹہرایا ہے یا اہلسنت کا مجھکو اسوقت

ایک حدیث نہج البلاغت کی یاد آئی اوسکا عرض کر دینا بہی آپکے سامنے ضروری
ہے مجتہد المتشعین صاحب نہج البلاغت جناب مرتضے علی کرم اللہ وجہ سے
روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت نے الزموا السواد الاعظم فان ید اللہ
علی الجماعة وایاکم والفرقة فان الشاذ من الناس للشیطان ترجمہ
یعنی لازم پکڑو تم گروہ بڑے کو اسواسطے کہ تحقیق ہاتہ اللہ کا اوپر جماعت کے
ہے اور بچو تم اختلاف سے اسواسطے کہ تحقیق جہکا آدمیون سے واسطے شیطان
کے ہے اب آپ قول امام فخر الدین رازی کو جسمین لفظ سواد اعظم کا موجود
ہے اور حدیث مرتضوی مرویہ نہج البلاغت کو کہ جسمین لفظ سواد اعظم اور
جماعت کا مذکور ہے ملائیے اور دیکہیے کہ متعہ شذوذ شیطانی قرار پایا ہے
یا نہین یعنے متعہ حرام ہے نزدیک گروہ اعظم کے اور گروہ اعظم کو تم لازم پکڑو
اسواسطے کہ جو جہک گیا گروہ اعظم سے وہ پہونچ گیا اطاعت شیطان مین
جناب سامی برائے خدا اب بہی حلت متعہ سے باز آئیے ورنہ بقول اپنے
مستشہد امام رازی اور حدیث مرتضوی کے اپنا گہر تحت شیطان مین بنائیے
اور اگر جناب والا اکثر العلماء سے علماء امت نہ لیجئے گا اور عبارت فذہب
السواد الاعظم من الامة کیطرف متوجہ نہوجیئے گا اور عبارت تفسیر نیشاپوری
کیطرف التفات نہ کیجئے گا اور اکثر العلماء سے علماء اہلسنت ہے معہود کیجئے گا
تب بہی اپنے حق مین سم بنا لیجئے گا کیونکہ اسحالت مین اجتماع نقیضین متحقق
ہوجائیگا اور اوسکا محال ہونا ثابت ہوجائیگا اسواسطے کہ آپکا دعوی ہے
کہ اکثر مفسرین اہل سنت مقر ہین حلت متعہ کی اور اس تقدیر پر امام فرماتے
ہین کہ اکثر علماء اہلسنت منکر ہین حلت متعہ کی باقی رہی روایت عمران ابن
حصین کی جو تفسیر کبیر سے نقل کیگئی ہے کیفیت اوسکی یہہ ہے کہ نہ آپنی تفسیر کبیر کو

دیکھا نہ لیاقت اوسکے دیکھنے کی دیکھیے کہ اس روایت کو امام نے اونہین بعض امت کے ماخذ مین نقل کیا ہے کہ جنکو مرجوح اور متروک اور مہجور اور خلاف سواد اعظم امت مین قرار دیا ہے جیسا کہ مقولہ فذهب السواد الاعظم من الامة الی انها صارت منسوخة منقولہ تفسیر کبیر دلالت کرتا ہے پس اس روایت کا نقل کرنا تفسیر کبیر سے کہ جسکو امام نے واسطے تنبیہہ موافقین اور تردید مخالفین کے نقل کیا ہے محض غباوت ہے اور اس روایت پر امام کو مجوزین متعہ مین قرار دینا سخت حماقت ہے تفسیر کبیر مطبوعہ مصر جلد تیسری صفحہ ۲۸۶ مین ملاحظہ کیجیے اما عمران ابن الحصین فانه قال نزلت آیة المتعة فی کتاب الله ولم ینزل بعدها آیة تنسخها الی ان قال فهذا ما یتعلق بالروایات واحتج الجمهور علی حرمة المتعة بوجوه الی آخره

ترجمہ لیکن عمران ابن حصین پس تحقیق اوس نے کہا کہ اوتری آیت متعہ کی بیچ کتاب اللہ کے اور نہ نازل ہوئی بعد اوسکے کوئی آیت کہ منسوخ کر دی اوسکو یہانتک کہ کہا پس یہہ وہ چیز ہے کہ متعلق ہے ساتھہ حکایتون کے اور حجت لائے ہین سواد اعظم اوپر حرام ہونے متعہ کے بہت ساری وجہون کے ساتھہ دیکھیے امام نے معنی آیت کریمہ کے سواد اعظم امت سے وہ نقل کیے جو مطابق مذہب اہل سنت کے ہین اور پہر سواد اعظم امت سے بالتصریح حرمت متعہ کو نقل کیا اور پہر روایت شیعہ کو حدیث محمد ابن الحنیفہ سے رد کیا اور پہر حضرت ابن عباس کے اقرار کو نسبت حرمت متعہ کے بیان کیا اور پہر اونکی توبہ کو قول حلت متعہ سے ظاہر کیا اور پہر اونکے نہ فتوی دینے کو حلال ہونے متعہ مین ثابت کیا اور پہر روایت عمران ابن حصین کو نقل کرکے لکھا کہ یہہ ایسی چیز ہے کہ روایت اور حکایت سے تعلق رکھتی ہے اور پہر سواد اعظم

امت کے براہین ساطعہ اور حجج قاطعہ متعہ کے حرام ہونے پر بیان کیے کہ یہہ سب کچھ
ہم مختصراً لکھہ چکے ہین اور بالتشریح تفسیر کبیر کے دیکھنے پر موقوف ہے پس
ایسی روایت سے کہ جسکی نہ امام نے تصحیح کی بلکہ بالمعنی روایات کثیرہ سے
تردید کی نہ اباحت متعہ کی تشریح بلکہ مخالف اوسکے مذہب سواد اعظم امت
کی حرمت متعہ پر تصریح فرمائی نہ اہل سنت پر الزام عاید ہو سکتا ہے نہ فتوی امام
کا اباحت متعہ پر ٹہر سکتا ہے نہ کوئی شخص امام کو مجوزین متعہ مین داخل کر سکتا
ہے علاوہ برین نقل کرنا امام کا اس روایت کو متعۃ النسا مین باوجود تردید
اور عدم تصحیح کی اور باوصف مذہب آخذین روایت عمران ابن حصین
خلاف سواد اعظم امت ٹہرانیکی مبنی سہوا امام پر ہے کیونکہ یہہ روایت عمران ابن
حصین کے متعۃ الحج مین نقل کیگئی ہے نہ متعۃ النسا مین جیسا کہ صحاح ستہ سے
ظاہر ہے صحیح مسلم شریف مین ہے قال عمران ابن الحصین نزلت ایۃ
المتعۃ فی کتاب اللہ یعنی متعۃ الحج فامرنا بہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الی آخرہ ترجمہ یعنی کہا عمران ابن حصین نے کہ نازل ہوئی آیت
متعہ بیچ کتاب اللہ کے یعنی متعہ حج کی پس حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے اور وہ آیت دوسرے پارہ مین یہہ ہے فمن تمتع بالعمرۃ
الی الحج فما استیسر من الہدی یعنی جو کوئی فایدہ لیوے عمرہ ملاکر حج
کے ساتھہ تو جو میسر ہو قربانی پہونچاوے اور ایسا سہو اکابر سے بمقتضاے بشریت
نقل مذہب غیر مین واقع ہو جاتا ہے جیسا کہ امام اعظم شیعہ شیخ ابو جعفر طوسی
کا تخطیہ بحث عدم جواز مسح باتاب جدید مین شیخ بہاؤ الدین عاملی نے شرح
اربعین مین بڑے زور شور سے کیا ہے اور بعد اوس تخطیہ کے لکھا ہے ۔
وغفلت مثل ذلک الشیخ الجلیل عن ہذا عجیب ولاکن الجواد

قد يكبو والصارم قد ينبو ترجمہ غفلت ایسے شخص عظیم الشان کی تعجب کی بات ہے لیکن سوار کبھی گر پڑتا ہے اور تلوار کبھی مڑجاتی ہے اب جناب مخاطب ارشاد فرماوین کہ دعوی آپکا صحیح ہے یا غلط اور حوالہ دینا تفسیر کبیر کا جھوٹا ہے یا سچا اور امام کو مجوزین متعہ مین داخل کرنا واقعی ہے یا لغو وبیہودہ اب آیندہ کو توبہ فرمائیے اور ایسے حرکات بیہودہ سے باز آئیے **قولہ** اور صاحب مدارک نے تفسیر مدارک مین اور زمخشری نے تفسیر کشاف مین لکھا ہے کہ یہہ آیت متعہ مین نازل ہوئی ہے **اقول** معاذ اللہ کسی مقام پر صاحب مدارک نے تفسیر مدارک مین نہین لکھا کہ یہہ آیت متعہ مین نازل ہوئی بلکہ وہ اس آیت کے معنی اپنی تفسیر مین مطابق مذہب سواد اعظم امت کے اسطرح لکھتے ہین فما استمتعتم به منهن فانکحتموهن فاتوهن اجورهن فريضة مهورهن ترجمہ یعنی پس وہ عورت کہ نکاح کیا ہے تمنے ساتھہ اوسکے اونہین عورتون سے پس دو تم مہر اونکا دیکھیے کہ صاحب تفسیر مدارک استمتعتم کی تفسیر نکحتمو کے ساتھہ اور اجور کی تفسیر مهور کے ساتھہ فرماتے ہین بلکہ اوسی تفسیر مین آیت کریمہ والذين هم لفروجهم حافظون کے تحت مین یون فرماتے ہین وفيه دليل على تحريم المتعة ترجمہ یعنی بیچ اوسکے دلیل ہے اوپر تحریم متعہ کے جناب سامی بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ صاحب مدارک کو کہ جو آیت کی تفسیر موافق اپنے مذہب بلکہ مطابق سواد اعظم امت کے کرتے ہین اور حرمت متعہ کی دوسری آیت کے تحت مین تشریح فرماتے ہین مجوزین متعہ مین داخل کرتے ہین البتہ اوسمین ایک روایت مجہولہ کہ وہ بھی آپکے مذہب کو برباد کیے دیتی ہے بصیغہ مجہول نقل کی ہے کہ جو نہ صاحب تفسیر مدارک کا قول ٹھہر سکتا ہے اور نہ ہمارے نزدیک یہہ مقولہ مجہولہ استند

اور معتمد ہوسکتا ہے عبارت اوسکی یہہ ہے وقیل ان قولہ فما استمتعتم نزلت فی المتعة التی کانت ثلثة ایام حین فتح اللہ مکة علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نسخت ترجمہ یعنی کہی گئی ہے یہہ بات کہ آیت فما استمتعتم نازل ہوئی ہے بیچ متعہ کے کہ جو تہا تین دن فتح مکہ مین پہر منسوخ ہوگیا دیکہئے اس مقولہ مجہولہ مین بہی لفظ ثم نسخت کا موجود ہے جس سے مذہب جواز متعہ بالکل معدوم ومفقود ہے شاید اسی پردہ پوشی کیواسطے اس روایت مجہولہ کو کہ جو نہ صاحب تفسیر مدارک کا قول ہے اور نہ جناب مخاطب کے مذہب کا موئید اور نہ دعواے مذکورہ کا مصدق ہے نقل نہین کیا عقلاء کے نزدیک تو یہہ حرکت نازیبا ہے مگر ہمارے مخاطب کو ہرطرح سے بجا ہے اور زمخشری کو معدود کرنا مفسرین اہلسنت مین اور اوسکی کتاب کو کتب اہلسنت مین شمار کرکے بمقابلہ اہلسنت الزاماً پیش کرنا نہایت درجہ کی بلادت اور غایت مرتبہ کی غباوت ہے اگر اوس نے لکہا بہی ہو تو اہل سنت پر حجت نہین زمخشری معتزلی ہے اور فرقہ معتزلہ مثل فرقہ شیعہ کے فرق باطلہ مین داخل ہے مقتداے شیعہ قاضی نور اللہ شوستری نے بہی مجالس المومنین مین لکہا ہے کہ اہل سنت شیعہ ومعتزلہ را واحد می دانند قولہ اور زاہدی نے تفسیر زاہدی مین لکہا ہے کہ بذکر اجر گفتہ و مہر وصداق نگفت دلیل آنست کہ مراد متعہ است اقول آپ تو نہ دیکہتے ہین نہ سمجہتے ہین صرف سنے سنائے قول لکہدیا کرتے ہین جناب مجتہد صاحب اونکی تفسیر کی ترتیب اسطریقہ پر ہے کہ وہ اولاً آیت کے معنی فارسی مین لکہتے ہین اور پہر اوسکے متعلق اقوال اہل باطل بہی فارسی مین نقل کرتے ہین بعدہ عربی مین تشریح کرتے ہین اور جواب اوسکے عربی مین دیتے ہین یہہ دلیل

منقولہ اونہون نے جانب اہل تشیع سے بمقتضاے مقام عبارت فارسی مین موافق دستور قدیم کے لکہی ہے اور اوسکا جواب عبارت عربی مین اسطرح سے دیا ہے فما استمتعتم بہ منہن ای المجامعة کنی عن الجماع بالاستمتاع قیل اراد نکاح المتعة الی ان قال و قال بعضهم المراد منه النکاح لآیة عطف علی اباحة النکاح وهو قوله واحل لکم ما وراء ذلکم والاجر بمعنی مهر قال الله عز وجل فانکحوهن باذن اهلهن واتوهن اجورهن واراد المهر یعنی تفسیر زاہدی والے کہتے ہین کہ مراد استمتاع سے وطی ہے اور کہی گئی ہے یہہ بات کہ نکاح متعہ مراد ہے. اور کہا بعض نے مراد اوس سے نکاح ہے اور دلیل اسکی یہہ ہے کہ آیت کا عطف اوپر اباحت نکاح کے ہے اور وہ قول اللہ تعالے کا واحل لکم ما وراء ذلکم ہے اور اجر اس آیت مین بیچ معنی مہر کے ہے اسواسطے کہ اللہ تعالے نے آیت فانکحوهن باذن اهلهن واتوهن اجورهن مین لفظ اجور کا فرمایا ہے اور مراد اوس سے مہر کو لیا ہے جنابو الا دیکہین کہ تفسیر زاہدی والے مقولہ مجہولہ نکاح متعہ کو بصیغۂ مجہول نقل کرکے کس دہوم سے باطل کرتے ہین اور اجور کے معنی آیت مذکورہ مین مہر کے لیتے ہین نہ اجرت ممتوعہ کے اور اسپر دوسرے مقام کی آیت کو دلیل لاتے ہین اب بہی اگر آپ نہ سمجہین تو خدا آپکو سمجہے **قولہ** اور جلال الدین سیوطی نے تفسیر در منثور مین روایت کی ہے فما استمتعتم بہ منہن یعنی نکاح المتعة **اقول** جلال الدین سیوطی نے بہی اوسی مقولہ مجہولہ کو کہ جسکو زاہدی والے نے بصیغۂ مجہول لکھکر مجروح اور مردود کیا ہے نقل کیا پس آپکا حوالہ دینا محض بیفایدہ ہے اور جیسا کہ صاحب در منثور نے اس مقولہ مجہولہ کو لکہا ہے ویسا ہی اوسکے واسطے روایات

راده اور معارضه کو حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے عبارت اوسکی یہہ ہے من طریق عطاء عن ابن عباس من قوله فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن فريضة قال نسخها يا ايها النبي اذا طلقتم النسا فطلقوهن یعنے ابن عباس سے مروی ہے کہ یہہ آیت منسوخ ہوگئی آیت یا ایها النبی سے پس جن لوگون کے حق مین مفسرین اہل سنت نے صیغہ تمتع یعنے قبل کو استعمال کیا ہے وہی لوگ اس آیت کے منسوخ ہونیکے بہی قائل ہین آیت یا ایها النبی سے اور سواد اعظم امت کے مذہب پر تو نہ یہہ آیت متعہ مین نازل ہوئی اور نہ بنفسہ منسوخ ہوئی اب جناب سامی ملاحظہ فرماوین کہ اولاً آپنے آیت فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن فريضة کو نقل فرمایا اور اوسکا ترجمہ اسطرح تحریر فرمایا یعنی پس وہ عورت کہ متعہ کیا ہے تمنے ساتہہ اوسکے اون عورتون مین سے پس دو تم اجورہ اونکا کہ مقرر کیا ہے اس ترجمہ مین جنابنے متعدد غلطی فرمائین اول یہہ کہ اتو کے مفعول کے معنی یعنے هن کے صاف اوڑادئے یہہ آپکی قابلیت ہے دوسری یہہ کہ فريضة کے معنی غتربود کرکے یہہ لکہے کہ مقرر کیا ہے حالانکہ فریضہ بمعنی مفروضہ کے ہوکر اجور سے حال واقع ہوا ہے معنی اوسکے یہہ ہوے درانحالیکہ مقرر کئے گئے ہین یہہ آپکی علمیت ہے تیسری یہہ کہ اجور جمع ہے معنی اوسکے اجورہ کے لیکر مفرداً استعمال کیا حالانکہ حقیقی معنی اوسکے حقوق کے ہین یہہ آپکی لیاقت ہے چوتھی یہہ کہ استمتاع کے معنی حقیقی نفع کے ہین معنی اوسکے متعہ متنازع فیها خلاف استعمال کلام اللہ اور تفاسیر شیعہ کے لئے یہہ آپکی دیانت ہے پانچوین یہہ کہ اجور کے معنی مہور کے نہ لئے حالانکہ تفاسیر شیعہ مین بہی مہور کے لکہے ہین یہہ آپکی متانت ہے بعد اوسکے ثبوت متعہ کو اس آیت سے دو وجہون پرموقو

فرمایا وجہ اولے مین یہہ دعوی فرمایا کہ اکثر مفسرین اہلسنت نے اتفاق کیا ہے کہ یہی آیت جو بالفعل قرآن مین موجود ہے قطع نظر دوسری قرءت کے متعہ کے مباح ہونے مین نازل ہوئی ہے اور اس دعوی کی تصدیق کیواسطے پانچ تفسیرونکے نام لکھے اول تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی کو حالانکہ تفسیر کبیر مین اس دعوی کے جزو کا بھی نشان نہین نہ کہ کل دعوی نہ کسی مقام پر امام نے یہہ فرمایا کہ اکثرین مفسرین اہلسنت نے اتفاق کیا ہے کہ یہی آیت کہ جو بالفعل قرآن مین موجود ہے قطع نظر دوسری قرءت کے متعہ کے مباح ہونے مین نازل ہوئی ہے نہ کسی جگہہ لفظ بالفعل کا اس آیت کی نسبت لکھا ہے نہ لفظ قطع نظر کا تحریر فرمایا ہے نہ نزول آیت کا اباحت متعہ مین دعوی فرمایا ہے دوسری تفسیر مدارک اوسمین بھی کسی مقام پر اس دعوی کو یا جزو دعوی کو صاحب مدارک نے نہین تحریر فرمایا نہ کہین لفظ بالفعل کا تذکرہ کیا اور نہ لفظ قطع نظر کا ذکر کیا نہ نزول آیت کو باب متعہ مین اپنا قول یا اپنا مذہب بیان کیا اور علی ہذا القیاس نہ زاہدی مین اور نہ درمنثور مین اور تفسیر زمخشری مین بھی نہین ہے اور اگر تفسیر زمخشری مین ہو بھی تو وہ معتزلی ہے ہمپر حجت نہین دیکھیے کہ آپ نے آیت کا ترجمہ بھی جھوٹا لکھا اور بعد اوسکے دعوی بھی جھوٹا کیا اور حوالہ بھی تفسیرونکا جھوٹا دیا پس ان اکاذیب اور اغالیط سے ثبوت متعہ بھی آیت سے باطل ہوا نہ وہ ثبوت رہا نہ وہ دعوی رہا نہ وہ حوالہ رہا اب ہم دوسری وجہ کو دیکھتے ہین کہ اوسمین آپ کیا لعل اوگلتے ہین اور کیا رنگ بدلتے ہین **قولہ** اور ایک وجہ یہہ ہے کہ یہہ آیت موافق قرأت اکثر اصحاب کے اسطور سے تھی کہ فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی فاتوہن اجورہن فریضۃ **اقول** دعوی کرنا قرءت اکثر اصحاب کا

اور دلیل مین پیش کرنا تفسیر امام رازی اور تفسیر ثعلبی اور تفسیر زمخشری اور مستدرک حاکم اور معالم بغوی کا محض بیہودگی ہے کہ انمین صرف ابی ابن کعب اور ابن عباس کی روایت باوصف تکلم اور شذوذ کے لکہی ہے جناب مخاطب کا یہی قاعدہ ہے کہ ہر مقام پر دعوی فرماتے ہین اور دلیل کو بیگانہ وار تحریر مین لاتے ہین نہ دعوی کو دلیل سے مناسبت نہ دلیل کو دعوی سے مطابقت جیسا وجہ اولے مین طریقہ اختیار فرمایا یعنی وہان بہی اپنے دعوی کی تصدیق مین پانچ تفسیرونکا نام فراٹی کے ساتھہ لیدیا بغیر لحاظ اور خیال اسکے کہ اونمین دعوی کا ذکر بہی ہے یا نہین ویسا ہی اسوجہ مین ارشاد ہوا دیکہیے کہ حضرت دعوی فرماتے ہین کہ یہہ آیت موافق قرءت اکثر اصحاب کے اس طور سے تہی کہ فما استمتعتم بہ منهن الی اجل مسمی فاتوهن اجورهن فریضة اور دلیل مین تفسیر امام رازی اور تفسیر ثعلبی شیعی اور تفسیر زمخشری معتزلی اور مستدرک حاکم اور معالم البغوی سے وہ روایت پیش کرتے ہین کہ جسمین صرف ابی ابن کعب اور ابن عباس کی نسبت اس قرءت کو منسوب کیا ہے دو صحابی پر ہزارہا صحابہ بلکہ لاکہہ مین سے اکثر اصحاب کا اطلاق کرنا حضرت ہی کا کام ہے **قولہ** چنانچہ امام رازی نے تفسیر کبیر مین لکہا ہے کہ ابی ابن کعب نے اور ابن عباس نے اس آیت کو اسیطرح پڑہا ہے **اقول** آپ نے کبہی تفسیر کبیر کو بہی دیکہا ہے یا نام ہے یاد کرلیا ہے جنابوالا امام نے اس روایت کے ثبوت مین بڑے زور شور سے کلام کیا ہے اور پہر اوسکے ثبوت کو فرض کرکے اوسکا بہی جواب دیا ہے برائے خدا آپ تکلیف فرماکر کسی ذیعلم سے اس عبارت کو سمجہہ لیجیئے گا۔

وهذه القرات علی تقدیر ثبوتها لا تدل الا علی ان المتعة

کانت مشروعة ونحن لا تنازع فیه انما الذی لقوله ان نسخ طرء علیه ترجمه یعنی یهه قرءت الی اجل مسمی کی اولاً کسی طرح سے ثابت نہین اور بر تقدیر ثبوت دلالت نہین کرتی مگر اسپر کہ پہلے متعه مشروع تہا اور اوسمین ہمکو نزاع نہین ہم جو کہتے ہین وہ بات یہه ہے کہ بعد اوسکے نسخ آگیا آپ نہ دیکہتے ہین نہ سمجہتے ہین مفت مین حوالہ دے بیٹہتے ہین دیکہئے کہ امام نے حضرت ابن عباس کی قرءت پر کلام کیا اور اوسکے ثبوت کو ہر طرح سے مجروح کیا اور پہر بعد فرض کر لینے ثبوت کے بطریق تنزل اسطرح سے جواب دیا کہ اگر یہه قرءت حضرت ابن عباس کی ثابت بہی ہو تو اسپر دلالت کرتی ہے کہ متعه رسول اللہ صلعم کے سامنے کسی وقت جایز تہا اور ہم اس امر مین کلام نہین کرتے بلکہ یہہ کہتے ہین کہ بعد جواز کے منسوخ اور ممنوع ہو گیا چنانچہ امام نے اونہین حضرت ابن عباس سے بواسطہ عطاء خراسانی کے یہہ بہی نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے تہے کہ یہہ آیت یعنی فما استمتعتم منسوخ ہو گئی اللہ تعالے کے قول یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن بعدتهن سے عبارت اوسکی یہہ ہے روی عطاء الخراسانی عن ابن عباس فی قوله تعالی فما استمتعتم به منهن قال صارت هذه الایة منسوخة بقوله تعالی یا ایها النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن بعدتهن جناب والا خیال فرمائیے کہ امام نے حضرت ابن عباس کی توبہ کو بہی قول حلت متعه سے نقل کیا اور اونکی اقرار کو بہی ممنوعیت متعه کی نسبت روایت کیا اور اسکی قرءت منسوب ہونے مین بہی اونکی نسبت ہر طرح سے کلام کیا اور پہر بالفرض و تسلیم اسی آیت کے منسوخ ہونے کو اونہین حضرت ابن عباس سے روایت عطاء خراسانی کو پیش کیا اب جناب والا اپنے دعوی کو خیال فرمائیے کہ اکثر اصحاب کی یہه

قررت تھی اور تفسیر امام رازی کو ملاحظہ فرمائیے کہ جسمین صرف حضرت ابن عباس و ابی ابن کعب کی قررت کو لکھا ہے اور اوسپر ہزار طرح سے کلام کیا ہے معلوم نہین جناب مخاطب نے چنانچہ کے کیا معنی پڑھے ہین جو ایسی بیباکی سے تفسیر کبیر کے نام لینے پر اڑے ہین **قولہ** اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین حبیب ابن مظاہر سے روایت کی ہے **اقول** ثعلبی کے تشیع کے مجلسی نے جلد اول بحار الانوار مین تصریح کی ہے **قولہ** اور زمخشری نے کشاف مین لکھا ہے کہ ابن عباس نے اس آیت کو اسیطرح پڑھا ہے **اقول** زمخشری معتزلی ہے اقوال معتزلہ سے اہلسنت کو الزام دینا سخت بیوقوفی ہے قطع نظر اسکے تفسیر ثعلبی اور تفسیر کشاف مین حضرت ابن عباس کا رجوع اور توبہ کرنا قول متعہ سے موافق امام فخر الدین رازی کے لکھا ہے عبارت اوسکی یہہ ہے۔

اللھم انی اتوب الیک من قولی بالمتعة وقولی فی الصرف ترجمہ یعنی اے اللہ مین توبہ کرتا ہون اپنے قول سے متعہ اور صرف کے مقدمہ مین علاوہ بریں ان دونون تفسیرونمین اکثر اصحاب کا نہ پتا ہے نہ نشان ہے بس آپکا حوالہ دینا محض افترا و بہتان ہے **قولہ** اور حاکم نے مستدرک مین لکھا ہے کہ ابو سلمان کہتا تھا کہ سنا مین نے ابو بصرہ کو کہ کہتا تھا کہ ابن عباس نے اس آیت کو اسیطرح پڑھا ہے اور کہتے تھے ابن عباس کہ واللہ خدا یتعالے نے اس آیت کو اسیطرح نازل کیا ہے **اقول** ہمارے حضرت مخاطب قسم کھاکر جواب لکھنے کو بیٹھے ہین کہ جہانتک ممکن ہوگا کتب غیر مستندہ اہلسنت سے حوالہ دینگے اور راویان اہل تشیع اور معتزلہ کو بھی ملا دینگے اور جہانتک ہوسکیگا روایات شاذہ غیر صحیحہ مقدوحہ غیر ثابتہ نقل کرکے اہلسنت کو الزام لگائینگے واقعی بیچارہ مجبور ہین اگر یہہ نکرین تو کیا کرین تائید امر باطل کی بے امور باطلہ کے نہین ہوسکتی

جناب والا نہ کتب اہل سنت سے واقف ہین نہ محدثین اہل حق سے ماہر ارے صاحب احادیث مستدرک عموماً ہمارے یہان معتبر و معتمد نہین تا وقتیکہ تعقیبات و تلخیصات ذہبی سے قوت نہ پکڑین رسالہ اصول حدیث بستان المحدثین کو ملاحظہ کیجیے در بسیاری از احادیث مستدرک کہ او حکم بصحت آن نمودہ مثل صحیحین انگاشتہ اجلہ علما او را تخطیہ کردہ اند و بروے انکار نمودہ ولہذا ذہبی گفتہ است کہ حلال نیست کسے را کہ بر تصحیح حاکم غرہ شود تا وقتیکہ تعقیبات و تلخیصات مرا نہ بیند علاوہ اسکے یہہ تو فرمائیے کہ حاکم نے مستدرک مین کہان کہا ہے کہ اکثر اصحاب نے اس آیت کو اسطرح پڑہا ہے اور بغیر ثبوت اس دعوی کے حوالہ دینا مستدرک کا محض بیفایدہ ہے **قولہ** اور بغوی نے تفسیر معالم التنزیل مین اسی روایت کو بیان کیا ہے **اقول** جس حالت مین کہ آپکے مستشہدین مثل امام رازی نے اس روایت کو بطرق متعددہ مسترد کر دیا پہر بغوی کا اس روایت کو بغیر تصحیح کے بیان کرنا آپکے کیا کام آتا ہے آپ کیون دور جاتے ہین اور کیون بے محل بغوی کا حوالہ دیتے ہین اوسی اصل مسئلہ متعہ کو جسکے واسطے یہہ روایتین اور قرئتین بناتے ہین تفسیر معالم التنزیل بغوی مین کیون نہین دیکہتے اونہون نے تو سارا قصہ متعہ کا رفع کر دیا ہے بلکہ جناب فاروق اعظم سے طعن شیعہ کو من جمیع الوجوہ دفع کر دیا ہے روی سالم عن عبد اللہ ابن عمر ان عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ صعد المنبر فحمد اللہ و اثنی علیہ وقال ما حال رجال ینکحون ھذہ المتعۃ وقد نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی روایت کیا ہے سالم نے عبد اللہ ابن عمر سے کہ تحقیق عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالے عنہ وارضاہ تشریف لیگئے منبر پر پس حمد فرمائیے اللہ تعالے کی اور ثنا فرمائیے اور فرمایا کیا حال ہے مردونکا

کہ متعہ کرتے ہین اور تحقیق منع فرمایا رسول اللہ صلعم نے اوس سے اور اوسی معالم التنزیل مین یہہ حدیث شریف بہی موجود ہے ان اباہ حدثہ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یایہا الناس انی کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وان اللہ قد حرم ذلک الی یوم القیمۃ یعنی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اذن دیا تہا مین نے واسطے تمہارے متعہ کا اور تحقیق اللہ نے حرام کر دیا متعہ کو دن قیامت تک جناب مجتہد المتمتعین خیال تو فرمائیے کہ معالم بغوی سے ایک روایت غیر مصحح بلکہ مردودہ مستشہدہ جناب کو نقل کر دینا اور اوسکے ماسبق و ملحق سے احادیث صحیحہ صریحہ حرمت متعہ کو چہوڑ دینا نہایت چالاکی اور غایت درجہ کی بیباکی ہے جناب سامی کی اس وجہ ثانیہ کو بہی ہم نے دیکہا اے جناب کہان آپکا وہ دعوائے معلے اور کہان یہہ دلیل دعوی سے معرا کہان قررت اکثر اصحاب اور کہان روایت ابی ابن کعب اور ابن عباس خیال کیجیے کس درجہ آپنے اسوجہ مین خلط مبحث کیا ہے کہ شیعہ اور معتزلہ کو بہی سنیون مین ملا دیا ہے اب سنئے کہ جناب نے اسوجہ مین یہہ دعوی فرمایا ہے کہ آیت موافق قررت اکثر اصحاب کے اس طور سے تہی فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی فاتوہن اجورہن فریضۃ اور اوسکا ترجمہ یون تحریر فرمایا ہے یعنی جس کسی سے کہ متعہ کیا ہے تم نے ساتہہ اوسکے اون عورتون سے ایک مدت معین تک بس دو تم اونکو اجورہ اونکا کہ فرض ہے جناب مخاطب مجتہد لاثانی نے اس ترجمہ مین تو قہر ڈہا دیا تمامی لغات عرب اور محاورہ ادب کو برباد کر دیا اول یہہ کہ فما کا ترجمہ جس کسی سے کیا جناب والا اس ترجمہ کو قاموس سے استخراج فرمایا یا صراح مین ملاحظہ فرمایا یا کسی اور لغت عرب سے مستنبط

فرمایا غالباً اصل ترجمہ سے یعنی پس وہ عورت جو عدول فرمایا اور فاء تفریع کے
ترجمہ پس کو اوڑا یا اسکی وجہ یہہ ہے کہ آیت ماقبل کی آیات پر متفرع نہ ٹہرے
اور آیات ماسبق سے تعلق نہ پکڑے تاکہ متعہ بخوبی ثابت ہو اور اپنی خواہش نفسانی
کما ینبغی حاصل ہو یہہ نہ سمجھے کہ عموماً ہماری جہالت ثابت ہوگی اور ادنے طلبہ
کے سامنے ذلت ہوگی ہم کیسا ہی رنگ بدلینگے مگر اہل حق ہمارا پیچھا نہ چھوڑینگے
اگر آپ فاء تفریع کا ترجمہ بہی اوڑا دینگے مگر منھن کی ضمیر کو کدہر لیجاوینگے
دوسری یہہ کہ استمتعتم کا ترجمہ متعہ کیا ہے تمنے فرمایا اسمین لفظ بے اپنی
طرف سے گڑھ کر لگایا زیادہ تکلیف نفرمائیے میزان خوانسے صیغہ جمع مذکر حاضر
کے معنی پونچھہ لیجئے تیسرے یہہ کہ الی اجل مسمی کے معنی (ایک مدت معینہ
تک) کے فرمائیے معلوم نہین کہ ایک کس لفظ کے معنی بنائے اجل کے معنی
مدت مسمی کے معنی معینہ الی کے معنی تک یہہ ایک ہی جناب کا ایک ہی ہوا ہے
چوتھی یہہ کہ فریضۃ کے معنی ارشاد ہوئے (کہ فرض ہے) وجہ اولے مین فریضۃ
کے معنی فرمائیے کہ (کہ مقرر کیا ہے) اور یہان یہہ ٹہرا ہے کہ (فرض ہے) حالانکہ
ہم لکھہ چکے ہین کہ فریضۃ بمعنی مفروض کے حال واقع ہوا ہے لفظ اجور
سے جیسا کہ مدارک مین بہی لکھا ہے فریضۃ حال من الاجور۔ اے مفروضۃ
معنی اوسکے اس آیت مین یہہ ہوے درانحالیکہ مقرر کئے گئے ہین جناب سامی
نے نہ وہان صحیح فرمائے نہ یہان صحیح ٹہرا ہے یہہ تو کیفیت جناب کے ترجمہ کی
ہے اب خیال فرمائیے اپنے دعوی کو کہ یہہ آیت موافق قرأت اکثر اصحاب کے
اسطور سے تہی اور لحاظ فرمائیے اپنی دلیل کو چنانچہ امام فخرالدین رازی نے
اپنی تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ ابی ابن کعب اور ابن عباس نے اس آیت کو اسیطرح
پڑہا ہے ایحضرت کجا قرأت اکثر اصحاب اور کجا روایت ابن ابی کعب اور

ابن عباس ہزار ہا صحابہ مین سے ہزار پر نہین پانسو پر نہین سو پر نہین پچاس پر نہین پچیس پر نہین دس پر نہین صرف دو کی قرءت پر اکثر اصحاب کا اطلاق اور وہ بہی متکلم فیہ اور شاذ باتفاق جناب والا براے خدا ارشاد تو فرمائیے کہ کہان امام نے فرمایا ہے کہ یہہ آیت موافق قرءت اکثر اصحاب کے اسطرح پر تہی اور کس جگہہ امام نے لکھا ہے کہ ابی ابن کعب اور ابن عباس نے اس آیت کو اسطرح پڑہا ہے امام تو اس روایت ابن عباس کے ثبوت مین بوجوہ متکثرہ کلام کرتے ہین اور اوسکے ثبوت کو مثل محال کے فرض کرکے بطرق متنوعہ جواب دیتے ہین جیسا کہ امام کی عبارت وھذہ القراءۃ علی تقدیر ثبوتہا لا تدل منقولہ تفسیر کبیر ظاہر کر رہی ہے آپ کیون ناحق امام کو سمیٹتے ہین اور کیون جہوٹا حوالہ دے بیٹہتے ہین پہر ارشاد ہوا کہ ثعلبی نے اپنی تفسیر مین حبیب ابن مظاہر سے روایت کی ہے اب تو ہمارے جناب مخاطب شیعونکو سنی بنا بنا کر اہلسنت کے سامنے پیش کرنے لگے ہم اسپر بہی اونکے ممنون ہین مگر یہہ تو ارشاد ہو کہ وہ کون روایت ہے اور کیا اوسکا مضمون ہے ہمکو تو نہ علم ما کان ہے اور نہ ما یکون ہے اور اگر روایت مخدوشہ امام فخر الدین رازی کی لکہی ہے وہ آپکے مفید مدعا نہین بلکہ رجوع ابن عباس کو قول حلت متعہ سے ثعلبی بہی اپنی تفسیر مین روایت کرتے ہین پہر آپ مفت مین ثعلبی کو کیون سنی بنا کر پیش کرتے ہین ثعلبی نے کس مقام پر اس آیت مین الی اجل مسمی کی نسبت قرءت اکثر اصحاب کو لکہا ہے جو آپنے ثعلبی کو سنی بنا کر اوسکا حوالہ دیا ہے پہر یہہ ارشاد ہوا کہ زمخشری نے کشاف مین لکہا ہے کہ ابن عباس نے اس آیت کو اسیطرح پڑہا ہی مجتہد المتمتعین نے اس مقام پر تو معتزلہ کے قدمونکو پکڑ لیا اور بمقابلہ اہلسنت اوسکو ڈہال بنا کر سامنے کیا سچ ہے الغریق یتعلق لکل حشیش ڈوبنے والا آدمی گہانس کو پکڑتا ہے۔ آپ نہین جانتے کہ اہل حق فرقہ معتزلہ کو فرق باطلہ مین

شمار کرتے ہین بلکہ شیعہ اور معتزلہ کو کنفس واحدۃ جانتے ہین پہر آپ بغایۃ کشاف زمخشری کا کیون حوالہ دیتے ہین علاوہ برین کہان زمخشری نے لکہا ہے کہ اکثر اصحاب نے اس آیت کو اسیطرح پڑہا ہے اگر روایت ابن عباس کو لکہا بہی ہو تو آپکے کیا موئد دعوی ہے وہ تو صاف صاف نسبت حلت متعہ کے توبہ ابن عباس کو نقل کرتا ہے اب دیکہیے کہان قرءت اکثر اصحاب کا دعوی اور کہان بر تقدیر تسلیم روایت ابن عباس کا حوالہ پہر ارشاد ہوا کہ حاکم نے مستدرک مین روایت ابن عباس کو لکہا ہے یہان تو جناب والا نے کتب غیر مستندہ کی پناہ لی مگر اوس سے بہی وہی روایت ابن عباس مجروحہ امام رازی نقل کی جنابعالی ہمارے یہان یہ کتاب عموماً مسلم نہین اور کتب مستندہ معتمدہ پر من جمیع الوجوہ مقدم نہین۔ بالفرض اگر روایت ابن عباس اوسمین لکہی بہی ہو اور حاکم نے اوسکی تصحیح بہی کی ہو اور ذہبی نے اوسپر جرح بہی نہ واقع کے ہو تب بہی کہان آپکا یہہ دعوی کہ اکثر اصحاب نے اس آیت کو اسیطرح پڑہا ہے اور کہان یہہ حاکم کا لکہنا کہ صرف ابن عباس نے اس آیت کو اسیطرح سے کہا ہے اب فرمائیے کہ حاکم نے مستدرک مین کس مقام پر لکہا ہے کہ اکثر اصحاب نے اس آیت کو اسیطرح پڑہا ہے جو آپنے روایت ابن عباس کو بغیر لحاظ قدح اور جرح کے نقل کر دیا اور اپنے دعوی کے موافق سمجھ لیا جبکہ توبہ ابن عباس کی تفاسیر معتمدہ مین باسناد صحیح منقول ہوتی چلی آتی ہے پہر یہہ روایت متکلم فیہا نقل کر دینا کس کام آتی ہے پہر ارشاد ہوا کہ بغوی نے معالم التنزیل مین اسی روایت کو بیان کیا ہے اے حضرت بقول آپکے اسی کو تو امام رازی نے بہی بیان کیا ہے اسی کو ثعلبی نے بہی بیان کیا ہے اسکو تو زمخشری نے بہی بیان کیا ہے اسکو تو حاکم نے بیان کیا ہے اسکو بغوی نے بیان کیا ہے مگر جس حالت مین وہ روایت انہین کتابون سے مقدوح و مردود ہو چکی اور ابن عباس کے

تو بہ حلت متعہ سے منقول ہوچکی پہر اوسکا بیان آپکو کیا فائدہ بخشتا ہے آپ معالم التنزیل بغوی کو تو دیکھیے اور اصل مسئلہ کو جسکے واسطے یہہ روایتین اور قرءتین بنائی جاتی ہین ملاحظہ کیجیے بغوی نے تو سارے قصہ ہی کو رفع کر دیا ہے اور بروایت فاروق اعظم صراحتہً رسول اللہ صلعم سے حدیث حرمت متعہ کو روایت کر دیا ہے اور اہل تشیع کے طعن کو حضرت فاروق اعظم سے بجمیع الوجوہ دفع کر دیا ہے جانے دیجیے یہہ تو فرمائیے کہ بغوی نے کہان لکھا ہے کہ موافق قرءت اکثر اصحاب کے یہہ روایت اسطرح سے تہی اور کہان روایت ابن عباس کو تصحیح او تسلیم کیا ہے آپنے جو بغوی کا حوالہ دیا ہے جسحالت مین کہ آپکے دعوی کا تفسیر بغوی مین نشان نہین پہر حوالہ دینا اوسکا خالی از بہتان نہین اب جناب والا خیال فرمائیے کہ اسوجہ مین بہی نہ دعوی جناب کا صحیح ہے نہ حوالہ کتب مذکورہ کا صحیح نہ روایت ابن عباس صحیح پس ثبوت متعہ کا آیت کریمہ سے جو موقوف اس وجہ پر تہا صحیح نہین ہے چونکہ ہر وجہ آپکے مع اپنے دعوی اور دلیل کے بتمامہا باطل ہے پس ثابت کرنا متعہ کا آیت کریمہ سے جو موقوف انہین وجہون پر تہا حلیۂ انصاف سے عاطل ہے

للہ الحمد عجب ہاتہہ مطالب آئے + اہل حق دشمن اسلام پہ غالب آئے **قولہ** جب اسقدر علماء اہلسنت نے بیان کیا ہو کہ اس آیت مین الی اجل مسمی بہی تہا تو اب سوائے متعہ کے کچہہ نہین ہو سکتا **اقول** جناب مخاطب نے یہان بہ پہر علماء اہلسنت کا ذکر کیا اور اونہین علماء کیطرف جنکو لکہہ چکے ہین اشارہ کرکے فرمایا جب اسقدر علماء اہلسنت نے بیان کیا ہے کہ اس آیت مین الی اجل مسمی بہی تہا تو اب سوائے متعہ کے کچہہ نہین ہو سکتا حضرت نہ سمجہتے ہین نہ سمجہاتے ہین ناحق اٹکل پچو اوڑاتے ہین اے حضرت آپنے اپنے اس دعوی کی تصدیق مین کہ یہہ آیت موافق قرءت اکثر اصحاب کے اسطرح سے تہی پانچ عالمون کے نام لکہدئے ۔

پہلے امام رازی دوسرے ثعلبی تیسرے زمخشری چہوتہے حاکم پانچوین بغوی ایک اونمین سے شیعی دوسرا معتزلی پھر کیونکر ان سب پر اطلاق علماء اہلسنت کا ہوسکتا ہے معہذا کس مقام پر اونہون نے فرمایا ہے کہ یہہ آیت موافق قرأت اکثر اصحاب کے اسطور سے تہی آپ نے تو اون سے ایک روایت ابن عباس کو نقل کیا ہے جسکو امام رازی نے ہر طرح سے باطل کیا ہے اور بفرض ثبوت اوسکا جواب شافی اور کافی دیا اور ثعلبی نے اونہین حضرت ابن عباس کے رجوع کو قول حلت متعہ سے نقل کیا ہے اور زمخشری نے توبہ ابن عباس کو قول حلت متعہ سے ثابت کیا ہے اور حاکم نے روایت ابن عباس کو بغیر تصحیح کے نقل کیا ہے اور بغوی نے صراحۃً حدیث حرمت متعہ کو بتوسط فاروق اعظم رسول اللہ صلعم سے روایت کیا ہے جانے دیجئے یہی فرمائیے کہ ان علماء مذکورین نے کہان لکہا ہے کہ اس آیت مین الی اجل مسمی بہی تہا آپ تو اون سے صرف روایت ابن عباس کو نقل کرتے ہین کہ جسکو اونمین سے کوئی مردود و مجروح ٹہراتا ہے اور کوئی بفرض ثبوت اوسکا جواب دندان شکن دیتا ہے اور کوئی رجوع ابن عباس کو قول حلت متعہ سے نقل کرتا ہے اور کوئی ابن عباس کی توبہ کو نسبت حلت متعہ کے ثابت کرتا ہے اور کوئی روایت مذکورہ کو بغیر تصحیح اور اسناد کے لکہتا ہے اور کوئی حرمت متعہ کو صاف و صریح حدیث رسول اللہ صلعم سے ظاہر کرتا ہے پس آپکا یہہ قول بہی کہ جب اسقدر علماء اہلسنت نے بیان کیا ہو کہ اس آیت مین الی اجل مسمی بہی تہا ہر طرح سے لغو و بیہودہ ہے علاوہ برین ہم نے بشرح و بسط بیان حرمت متعہ مین ثابت کر دیا ہے کہ اگر اس آیت مین الی اجل مسمی بہی تسلیم کر لیا جاوے تب بہی متعہ ثابت نہین ہوسکتا منشاء فلیرجع الیہا

قولہ اور صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ عطا کہتا تہا کہ جابر ابن عبداللہ واسطے بجا لانے

عمرہ کے مکہ معظمہ مین تشریف لائے اور لوگ اون سے مسائل پوچہتے تہے یہانتک کہ متعہ کو بہی پوچہا تو اونہون نے فرمایا کہ استمتعنا علی عہد رسول اللہ وابی بکر و عمر یعنے متعہ کیا ہم نے زمانہ رسولخدا صلعم اور ابو بکرؓ اور عمر مین یعنے جب تک کہ عمر نے منع نہین کیا تہا اور ابوزبیر نے مجہکو خبر دی ہے کہ کہتا تہا۔

سمعت جابر بن عبد اللہ یقول کنا نستمتع بالقبضہ من التمر والدقیق الایام علی عہد رسول اللہ صلعم وابی بکر حتی نہی عمرؓ عمرو بن الحریث یعنی سنا مین نے جابر کو کہتا تہا کہ متعہ کرتے تہے ہم ساتہ ایک مٹہی خرما اور آٹے سے دنون معین تک زمانہ مین رسول خدا صلعم اور ابو بکر کے یہانتک کہ منع کیا عمر نے عمرو بن الحریث کو **اقول** جناب والا یہہ آپ کیا قہر کرتے ہین کہ جو آنکہین بند کرکے ایسی روایتین نقل کر دیتے ہین حضرت نہ آپ روایتون کو دیکہتے ہین نہ اون کے مضمون کو سمجہتے ہین نہ ماضی اور مضارع کے صیغون کو پہچانتے ہین ناحق غلط بحث کرنے کو بیٹہہ گئے ہین ایجناب برائے خدا اگر بہرت پور مین کوئی منشعب خوان ہو تو تکلیف فرماکر میری خاطر سے اوس سے اسقدر پوچہہ لیجیئے گا کہ استمتعنا اور کُنّا ماضی کے صیغہ مین یا مضارع کے اور ماضی زمانہ گذشتہ پر دلالت کرتا ہے یا حال واستقبال پر دیکہیئے کہ حضرت جابر ابن عبد اللہ روایت اوسکے جواز کی زمانہ گذشتہ مین بیان کرتے ہین اور اسمین ہم کب کلام کرتے ہین ہم بہی تو یہی کہتے ہین کہ بعض اوقات مین بوجہ ضرورت داعیہ کے بطریق تعامل جاری ہوا تہا اور بعد اوسکے رسول اللہ صلعم نے حرام فرمایا البتہ بعض صحابہ کو بعض مدت تک اطلاع اوسکی حرمت کی نہین ہوئی پس جابر یا بعض اصحاب دیگر ہزارہا بلکہ ایک لاکہہ کئی ہزار صحابہ پیغمبر صلعم مین سے جو گنتی مین دو تین ہوتے ہین متعہ کرتے تہے حقیقت اوسکی یہہ ہے کہ یہہ فعل اونکا مدت معلومہ تک بوجہ عدم اطلاع کے بعد تحریم متعہ کے تہا لیکن بسبب عدم شہرت حرمت

اطلاع نہ تھی اور ایسا بعض اصحاب کو بعض امور مین واقع ہو گیا ہے کہ بعض امور کی اطلاع نہین ہوئی اور جب مطلع ہوئے تب دست کش ہو گئے جیسا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کو معوذتین کے کلام اللہ شریف مین ہونیکی اطلاع نہ تھی چنانچہ اوستاد کلینی نے تفسیر اہلبیت مین ابی بکر حضرمی سے روایت کی ہے -

قال قلت لابی جعفر ان ابن المسعود کان یمحو المعوذتین من المصحف قال کان ابی یقول انما فعل ذلك ابن مسعود برائه وهما من القران یعنے راوی کہتا ہے کہ مین نے حضرت ابو جعفر سے پوچھا کہ ابن مسعود معوذتین یعنے فلق اور ناس کو قرآن شریف سے مٹاتے تھے فرمایا آپ نے کہ میرا باپ کہتا تھا کہ یہ فعل ابن مسعود کا اپنی رائے سے تھا اسکی اصل نہین معوذتین قرآن مین سے ہے خیال کیجیے کہ جب اتنے بڑے صحابی جلیل القدر کو ایسا امر عظیم نہ معلوم ہو تو اگر جابر یا بعض صحابہ دیگر کو کسی امر کی حرمت وحلت کی اطلاع نہو تو کیا تعجب ہے دور آپ کیون جاتے ہین جناب مرتضوی کے حال کو تو اپنی کتب اربعہ مین ملاحظہ کیجیے کہ حضرت کو باوجود علم ماکان ومایکون اور صحابیت وخلافت اور معصومیت کے بھی بعض مسائل کی حقیقت سے اطلاع نہ تھی اور خلاف مسائل فقہ کے فتوی دیتے تھے اور حکم فرماتے تھے اور اونکی ممنوعیت شرعیہ سے مطلع نہ تھے چنانچہ ابن بابویہ نے من لایحضرہ الفقیہ مین روایت کیا ہے ان علیا کان یامر باقامت حد السرقة علی الصبی قبل ان یحتلم یعنی تحقیق علی حکم کرتے تھے ساتھ حد مارنے کے چوری مین لڑکے پر قبل اس بات کے کہ بلوغ کو پہونچے حالانکہ نابالغ پر شرعاً حد کسیطرح سے جاری کرنا جایز نہین چنانچہ جامع عباسی باب اٹھارہوین بیان حدود مطلب اولمین ملاحظہ کیجیے مطلب اول دربیان اقسام حدود ودران چہاردہ است ودران چند فصل ہست فصل اول دربیان قسم اول از اقسام

حد دزد و آن بریدن دست راست است در مرتبه اولے و پاے چپ در مرتبه ثانیه و حبس مخلد در مرتبه ثالثه و کشتن در مرتبه چهارم و این در دزدی کردنست و شروط آن چهارده است اول آنکه دزد مانع باشد چه اگر طفل دزدی کند اورا تادیب باید کرد و بعضے از مجتہدین گفته اند که در مرتبه اولے دزدی را از طفل عفو باید کرد اب جناب مخاطب لحاظ فرماوین کہ حضرت ابن مسعود سے صحابی جلیل القدر کو سورہ فلق اور سورہ ناس کے کلام اللہ شریف مین داخل ہونے کی اطلاع نہ تہی اور جناب امیر کرم اللہ وجہہ کو باوجود علم ما یکون و ما کان کے اس مسئلہ کی خبر نہ تہی کہ جسمین صدہا بچہ ناقص الاعضا ہوگئے ہون گے اگر حضرت جابر یا بعض صحابہ کو متعہ کے ممنوع ہونے کی اطلاع نہو تو کیا الزام اہلسنت پر عاید ہوتا ہے اور اگر آپ خواہ مخواہ ہمارے عذر کو مسموع نفرماوین تو موافق قول ابن مسعود کے معوذتین کو قرآن سے محو کیجیے اور موافق فتوی اور حکم جناب مرتضوی کے حد کو نابالغ پر جاری کیجیے آپ کیون یہہ روایت صحیح مسلم سے کہ جسمین صرف عدم اطلاع بعض صحابہ کو حرمت متعہ مین لکہا ہے نقل کرتے ہین صراحتاً حدیث کو حرام ہونے متعہ مین اوسی صحیح مسلم مین کیون نہین دیکہتے چنانچہ سبرۂ جہنے سے روایت ہے انه غزی مع النبی یوم فتح مکة قال فاقمنا بها خمسة عشر یوما فاذن لنا رسول الله فی متعة النساء فلم یخرج حتی نهنا عنها یعنے اوس نے جہاد کیا حضرت کے ساتہہ فتح مکہ مین کہا کہ ہم پندرہ دن تک وہان رہے اس عرصہ مین حضرت نے ہمکو پروانگی متعہ کی دی جب وہان سے چلنے لگے تو آپ نے متعہ کو حرام کیا اور تفسیر مظہری مین صحیح مسلم شریف سے یہہ حدیث منقول ہے وروی مسلم عن سلمة ابن الاکوع قال رخص لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم عام اوطاس ثلاثا ثم نهنا عنها یعنی رخصت

دی واسطے ہمارے رسول اللہ صلعم نے عام اوطاس مین تین دن پہر منع کیا ہمکو اوس سے پس آپ ان صریح حدیثون کو چہوڑکر بعض صحابہ کے فعل کو کہ جو عدم اطلاع کیوجہ سے تہا کیون ڈہونڈہتے پہرتے ہو اس سے تو نہ اہلسنت پر الزام آسکتا ہے اور نہ آپکے مفید مدعا ہو سکتا ہے **قولہ** اور عینی شارح صحیح بخاری نے ابو سعید خدری اور جابر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تہے انا تمتعنا الی نصف خلافۃ عمرؓ حتی منع عمر والناس فی شان عمرو ابن الحریث یعنی تحقیق متعہ کیا ہم نے یہانتک کہ منع کیا عمر نے آدمیونکو بیچ شان عمرو ابن الحریث کے **اقول** جناب والا یہہ تو وہی روایت ہے جسکو آپ نے صحیح مسلم کیطرف منسوب کیا ہے گو الفاظ مین کچہہ تہوڑا سا تغیر واقع ہو گیا ہے مگر مضمون دونون کا متحد اور مفہوم دونون کا واحد ہے اونہین حضرت جابر کی روایت ہے تمتعنا صیغہ ماضی اس روایت مین بہی وارد ہے اور ہم اسکی نسبت پہلے عرض کر چکے ہین کہ اوسکے جواز مقید بعض اوقات مین کلام نہین اور بعضے صحابہ بوجہ عدم اطلاع حرمت کے مرتکب اس امر کے بعض مدت تک رہے اور یہہ بات نہ ہمکو مضر ہے اور نہ آپکو مفید ہے کاش اگر آپ حضرت جابر ہی سے فتوے جواز کا نقل فرماتے تب بہی قابل غور تہا کیونکہ صرف روایت اوسکے جواز کے زمانہ گذشتہ مین مستلزم فتوی جواز کو حال و استقبال مین نہین ہے قاعدہ مسلمہ فریقین ہے کہ روایت کرنا راوی کا مستلزم فتواے راوی کو نہین ہوتا بارقۃ ضیغمیہ کو ملاحظہ کیجئے اور اوسمین مجتہد المتشیعین کے کلام کو دیکہئے روایت کردن چیزی مستلزم فتواے راوی بمضمون آن نیست جناب مخاطب شروح صحیح بخاری کو ملاحظہ کیجئے کہ اونمین حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت موجود ہے کہ متعہ بعینہ زنا ہے چنانچہ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری المشہور بقسطلانی مین بروایت بیہقی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہہ حدیث مروی ہے کہ انہ سئل

عن المتعة فقال هي الزنا بعينه یعنی حضرت امام جعفر صادق سے لوگون نے حال متعہ کا پوچھا آپنے فرمایا کہ بعینہ زنا ہے آپ کیون صریح فتاواے ایمہ کو شرح صحیح بخاری مین چھوڑکر اخبار بعض صحابہ کو کہ جنمین نہ ہمکو مضرت اور نہ آپکو منفعت بلکہ ہمارے موید مقصود ہین نقل کرتے ہین **قولہ** اور جلال الدین سیوطی نے تفسیر درمنثور مین اور محمد بن جریر طبری نے اپنی تفسیر مین اور نیشاپوری نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ لولا ان عمر نهى عن المتعة ما زنى الا شقى یعنے اگر یہہ بات نہوتی کہ تحقیق عمر نے منع کیا ہے متعہ کرنے سے تو سواے شقی کے کوئی زنا نکرتا **اقول** جناب والا پھر کتب غیر مستندہ پر آکر گر پڑے اور اون سے بھی روایت شاذہ نقل کرنے لگے۔ اول اس روایت کے شذوذ کو ملاحظہ کیجئے اور اوسکے غیر صحیح ہونے پر اجماع امت کو دیکھئے مولانا عفیف الدین حسینی معاصر امام فخر الدین رازی نے رسالہ متعہ مین اس روایت پر اسطرح تعرض فرمایا ہے۔ فكيف يقاومه رواية محمد ابن جرير الطبري التي اجمعت الامة على شذوذها یعنے کیونکر اعتماد کیا جاوے اوس روایت پر جسکو محمد بن جریر الطبری نے لکھا ہے اسواسطے کہ اجماع کیا امت نے اوسکے شذوذ پر اے جناب جس روایت کے شاذ ہونے کی اہلسنت نے تشریح کردی ہے اور جسکے غیر معتمد اور مستند ہونے کی تصریح کردی ہے اوسکا نقل کرنا کتب غیر مستندۂ اہلسنت سے کیا کام آسکتا ہے اب آپ تفسیر ابن جریر طبری کی نسبت بستان المحدثین رسالہ اصول حدیث مین ملاحظہ کیجئے صاحب بستان المحدثین نے تفسیر ابن جریر کو طبقہ رابعہ مین داخل کیا ہے اور طبقہ رابعہ کی نسبت لکھا ہے طبقہ رابعہ احادیثی کہ نام ونشان آنہا در قرون سابقہ معلوم نبود ومتاخران آنرا روایت کردہ اند پس حال آنہا از دو شق خالی نیست یا سلف تفحص کردند وآنہارا اصلی نیافتند یا یافتند ودران قدحی وعلتی

دیدند کہ باعث شد ہمہ آنہا را بر ترک روایت آنہا و علی کل تقدیر این احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملی بآنہا تمسک کردہ شود۔ اور جب حالت ہین کہ ہم تفسیر در منثور سے روایات صحیحہ حرمت متعہ مین کہ جو مطابق احادیث صحاح ستہ کے ہین اور موافق تفاسیر معتمدہ مثل تفسیر کبیر وغیرہ کے ہین نقل کر چکے ہین تو اب نقل کرنا ایسی روایت کا کہ جسکے شذوذ پر اجماع امت کا واقع ہے اور جسکے راوی طبقہ رابعہ مین داخل ہین اور جسکا مضمون مخالف اور مغایر احادیث ستہ اور مباین اور متناقض احادیث قطعیہ اور روایات یقینیہ جناب مرتضوی کرم اللہ وجہہ کے واقع ہے کیونکر کافی ہو سکتا ہے باقی رہی تفسیر نیشاپوری سو اوسمین سے آپنے اس روایت کو کہ جسکا شذوذ مجمع علیہ ہے نقل کر دیا اور جو کہ صاحب تفسیر نیشاپوری نے اصل مسئلہ متعہ کی نسبت لکھا ہے چھوڑ دیا دیکھیئے کہ صاحب تفسیر نیشاپوری نہ ایک جگہہ بلکہ متعدد جگہہ سواد اعظم امت سے حرمت متعہ کو نقل کرتے ہین چنانچہ اوسی تفسیر نیشاپوری مین لکھتے ہین ثم السواد الاعظم من الامة الی انہا صارت منسوخة یعنی سواد اعظم امت سے طرف اس بات کے گئے ہین کہ متعہ ہو گیا ممنوع اور حرام اور ایک مقام پر فرماتے ہین قال اکثر علماء الامة ان الآیة فی النکاح المؤبدة فرمایا اکثر علماء امت نے تحقیق آیت فما استمتعتم بیچ نکاح موبدہ کے ہے نہ متعہ مین پس روایت شاذہ سے الزام دینا اہلسنت کو لایق مسموع اور قابل قبول نہین افسوس کہ آپ کو اپنی کتابون کی بہی خبر نہین نزہہ اثنا عشریہ کو دیکھیئے صاحب نزہہ لکھتے ہین قولیکہ صاحب تحفہ ذکر کردہ شاذ و متروک است مناط اعتراض بر فرقہ نمی تواند شد۔ پہر تو یہ ہے کہ آپ کو اپنی کتب اربعہ کی بہی تو خبر نہین ہے کہ جنپر مدار مذہب تشیع کا ٹہر چکا ہے اور جنکا صحیح ہونا متفق علیہ طایفہ ہو چکا ہے اونمین سے تہذیب کو دیکھیئے اوسمین امام اعظم شیعہ بعد نقل حدیث جمیل کے

لکھتا ہے فھذا الخبر شاذ مضاد لما قدمناہ من الاخبار کثیرۃ ولا تعرض بما هذا احکمه علی ما تقدم من الاخبار یعنی یہہ خبر شاذ ہے مخالف ہے اخبار کثیرہ کے نہین اعتماد کیا جاویگا اسکے حکم پر پس جبکہ رئیس الطایفہ تہذیب مین کہ جو کتب اربعہ سے ہے خبر شاذ کو نقل کرکے غیر معتمد ٹہراتا ہے تو ہم کیونکر کتب غیر صحاح سے بلکہ اون کتابون سے کہ جو طبقہ رابعہ مین داخل ہین روایت شاذہ کو کہ جسکے شذوذ پر اجماع ہے اور خود اونہین علماء مذکورین کی کتابون کی روایات کثیرہ صحیحہ کے مخالف ہے تسلیم کرسکتے ہین اور اگر ہم تفسیر ابن جریر وغیرہ کے عدم اعتماد کیطرف خیال نکرین اور غیر استناد کیطرف لحاظ نکرین بلکہ اونکو ہم مرتبہ اور ہمپایہ کتب صحاح کا سمجھین تب بہی اونمین موجود ہونا روایت شاذہ کا واجب العمل نہین ہوسکتا جیسا کہ ہم نے تہذیب سے نقل کیا اگر آپکو اوسپر تسکین نہو تو صوارم مصنفہ مجتہد لکھنو مین اس عبارت کو مطالعہ کیجیے و ما نمی گوئیم کہ ہر یک از احادیث کلینی گو روات آن ضعیف و مجروح باشد قطعی الصدور اند پس جبکہ کلینی مین روایات ضعیفہ غیر معمول بہا موجود ہین تو ایسی کتابون مین کہ جو طبقہ رابعہ مین داخل ہین روایت شاذہ کا موجود ہونا لایق لوم اور قابل عمل نہین ہوسکتا جناب والا یہہ تو ارشاد کیجیے کہ آپ نے یہہ روایت شاذہ کو کسے قاعدہ پر اپنے رسالہ مین داخل فرمایئے آیا موافق قواعد مذہب اہلسنت کے یا مطابق قانون مذہب اہل تشیع کے - ہمارے نزدیک تو دونون مذہبون کے قواعد پر غلط ہے کیونکہ اہلسنت کے یہان یہہ روایت شاذ و مجروح اور مقدوح ہے اور روای شاذہ سے الزام لگانا اہل سنت پر موجب جہالت اور باعث غباوت ہے قانون اور مذہب اہل تشیع پر بہی اس روایت سے اعتراض کرنا اہلسنت پر لغو و بیہودہ ہے نزہہ اثنا عشریہ کو دیکھئے صاحب نزہہ لکھتے ہین کہ شاذ و متروک مدار اعتراض کا نہین ہوسکتا کیا بہول گئے آپ کتب اربعہ کو کہ رئیس الطایفہ تہذیب مین احادیث

شاذہ کو نقل کرکے بوجہ مخالفت اخبار کثیرہ کے غیر معتمد ٹھہراتا ہے اور کیا یاد نرہا آپکو مجتہد لکھنوی کا قول صوارم مین کہ بعض احادیث کلینی کو غیر قطعی الصدور بتلاتا ہے پس ایسی روایت کا پیش کرنا کہ جو کتب غیر صحاح ستہ مین اور غیر صحاح سے بھی غیر مستندہ مین اور غیر مستندہ سے بھی روایات غیر مصححہ مین اور روایات غیر مصححہ سے بھی روایات شاذہ مجمع علیہا مین ہے کیا کام آسکتا ہی اور کون عاقل اسکو سن سکتا ہی قولہ اور ابن اثیر نے نہایہ مین لکھا ہی اور ابن عباس سے روایت کی ہے ما کانۃ المتعۃ الا رحمۃ رحم اللہ بہا امۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ وسلم ولولا نہی عنہا ما زنی الا شقی ای قلیل یعنے نہ تہا متعہ مگر رحمت کہ رحم کیا تہا خدا تعالے نے ساتہہ اوسکی امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اور اگر نہ منع کرتا اوس سے عمر تو نہ زنا کرتا مگر شقی یعنے تہوڑے آدمی **اقول** جناب لمخاطب آپ تو کتب لغت کو بگاڑنے لگے اور اونکی پناہ ڈہونڈہنے لگے اور ترجمہ روایت مین اپنی خواہش نفسانی کو ملانے لگے اے حضرت آپ کسی سے پوچہہ لیجیے کہ نہایہ ابن اثیر کا کس فن مین ہے اور کیا اوسمین بیان ہے جناب سامی یہہ نہایہ ابن اثیر کا فن لغت حدیث مین ہے چونکہ اونکو حل کرنا لغات حدیث کا منظور ہے اسواسطے اونکو تنقید اور تصحیح نفس احادیث کا خیال نہین بلکہ صرف حدیث کو نقل کرکے اوسکے لغات کو بیان کرتے ہین عام ہے اس سے کہ صحیح ہو یا مجروح شاذ ہو یا مقدوح جیسا کہ صاحب مجمع البحار اور فتح الباری شرح صحیح بخاری نے فرمایا ہے کہ احادیث اسکی قابل احتجاج نہین جب تک کہ اسناد معتمد اور شاہد معتبر نپایا جاوے اور قطع نظر اسکے یہہ روایت ابن عباس کی ہے اور رجوع اور توبہ ابن عباس کو ہم تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی اور تفسیر درمنثور جلال الدین سیوطی اور تفسیر ثعلبی شیعی اور تفسیر زمخشری معتزلی سے نقل کرچکے ہین پھر تو یہہ ہے کہ آپ اپنے یہان کی کتابونکو بھی تو ملاحظہ نہین کرتے دیکہیے کتاب محاسن مین حضرت امیر المومنین سے

روایت موجود ہے کہ فرمایا حضرت نے ابن عباس سے کہ تم ایک مرد عیاش ہو تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کردیا متعہ سے عبارت اوسکی یہہ ہے ۔ قال لابن عباس انك رجل تائه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن المتعة اسی مباحثہ کے بعد آپنے اقرار ممنوع ہونے متعہ کا فرمایا جیساکہ امام رازی نے کبیر مین لکھا ہے بانه اقر صارت منسوخة اور اسیواسطے زمخشری نے اور امام رازی نے اونکی توبہ کو حالت نزع مین اسطرح سے نقل کیا انه قال عند موته اللهم انی اتوب الیك من قولی فی المتعة اور یہی وجہ ہے کہ حضرت ابن عباس بددعا کرتے تھے اون لوگون پر کہ جو مشہور کرتے تھے حضرت کے فتوی کو عموماً حلت متعہ مین بلکہ فرماتے تھے کہ مین نے تو یہہ کہا تھا کہ وہ حلال ہے واسطے مضطر کے جیسا کہ حلال ہے مردہ اور خون اور گوشت سور کا اوسکو امام فخرالدین رازی نے اس روایت کو اسطرح سے لکھا ہے ان الناس لما ذکروا الاشعار فی فتیا ابن عباس فی المتعة قال ابن عباس قاتلهم الله انی ما افتیت باباحتها علی الاطلاق لاکنی قلت انها تَحُلُ لِلمضطر کما تحل المیتة والدم ولحم الخنزیر له اگر جناب مخاطب حضرت ابن عباس کی توبہ کو نہ تسلیم فرماوین اور اونکے رجوع کا بھی نہ خیال کرین اور خواہ مخواہ اونکے فتوی پر کہ جو قبل توبہ اور رجوع کے دیتے تھے اڑے رہین تو گوشت سور اور مردار اور خون کو بھی حلال فرماوین علاوہ برین اس روایت مین صیغہ نہی کا موجود ہے اور مرجع اوسکا اسم مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکور ہے آپ نے ترجمہ مین کہان سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نام ملا دیا غایت ما فی الباب یہہ کہ حضرت ابن عباس اپنا تاسف ممنوعیت متعہ پر ظاہر فرماتے ہین اور یہہ مقتضاے بشریت ہے ورنہ اجراے احکام اور اونکی منسوخیت مین ہرطرح سے امت

رسول اللہ صلعم پر رحم ہے فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمة جناب والا ان سب باتون کو جانے دیجئے اور نہایہ کا فن لغت مین ہونیکا بہی لحاظ نہ کیجئے او حضرت ابن عباس کے فتوی کا بہی مثل حلت سور کے خیال نہ کیجئے اور اونکے اقرار کرنیکا بہی متعہ کے حرام ہونے پر لحاظ نہ کیجئے اور اونکی توبہ کو بہی قول حلت متعہ سے تسلیم نہ کیجئے اسی روایت ابن اثیر پر فیصلہ کیجئے آنکہین کہولکر دیکہئے کہ یہہ روایت ہمارے مسلک اور دعوی کے مطابق ہے یا آپکے قول کے موافق میان مجتہد صاحب اس روایت مین نہی صیغہ واحد مذکر غایب ماضی کا واقع ہے اور مرجع ضمیر ہوگا محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین نہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پس منسوخ کرنے والے اور حرام فرمانے والے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین نہ حضرت فاروق اعظم آپ اپنی تابایت سے عبارت عربی مین تو تحریف نہ ملینگے مگر ترجمہ اردو مین موافق خواہش نفسانی کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام ملا دیا اور یہی ہمارا مسلک ہے کہ حرم رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وسلم لحوم الحمر الاہلیة والمتعة

قولہ اسطرح کی روایتین اہلسنت کی کتابون مین کثرت سے ہین لیکن واسطے اختصا کے اسیقدر لکہی گئین اقول آپ نے صرف متعہ کی نسبت تین روایتین نقل کین ایک روایت مجہولہ غیر سواد اعظم امت کی جسمین لفظ ثم نسخت کا بہی موجود ہے جو ہمارا مؤید دعوی ہے اور دوسری وہ روایت ہے کہ جسمین بعض صحابہ نے بوجہ عدم اطلاع کے مدت معلومہ تک ارتکاب اس امر کا کیا اور تیسری روایت شاذہ کہ جسکے شذوذ پر موافق قول علامہ عفیف الدین جنہنے معاصر امام فخر الدین رازی کے اجماع امت نے کیا ہے باقی رہی روایت ابن اثیر کی وہ قطعاً ہمارے مفید مدعا ہے جناب سامی کی زبان پر کثرت اور اکثر کا لفظ بہت چڑہا ہوا ہے وجہ اولے مین تین مفسرون پر اکثر مفسرین اہلسنت کا اطلاق فرمایا اور وجہ ثانیہ مین

دو صحابہ پر اکثر اصحاب کا حکم لگایا اور اس مقام پر صدہا بلکہ ہزارہا احادیث سے دو تین حدیثون پر کثرت کا لفظ فرمایا **قولہ** اور ان روایتون سے معلوم ہوا کہ متعہ بحکم خدا مباح تہا لیکن عمرؓ نے اپنی خلافت مین اوسکو اپنی راے سے منسوخ کردیا اور رسولخدا صلعم کے زمانہ مین وہ منسوخ نہوا تہا چنانچہ روایات مذکورہ سے ثابت ہوا **اقول** روایت مجہولہ مین بہی لفظ ثم نسخت کا موجود ہے کہ جو رسول اللہ صلعم کے زمانہ مین متعہ کے حرام ہونے پر دال ہے اور روایت ثانیہ مین عدم اخبار صحابہ مذکور ہے اور روایت ثالثہ مین البتہ ممنوعیت حضرت فاروق اعظم کیطرف منسوب ہے لیکن وہ متکلم فیہ اور شاذ باجماع ہے **قولہ** اور تفسیر کبیر مین اور تفسیر ثعلبی مین عمران ابن حصین سے روایت ہے کہ کہا کہ نزلت اٰیة المتعة فی کتاب اللہ ولم ینزل بعدها اٰیة تنسخها وامرنا بها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتمتعنا متعة ومات ولم ینهی عنها ثم قال رجل برأیه یعنے کہا عمران ابن حصین نے کہ نازل ہوئی آیت متعہ کی کتاب خدا مین اور نہ نازل ہوئی بعد اوسکے کوئی ایسی آیت کہ منسوخ کردے اوسکو اور حکم کیا تہا ہمکو ساتہہ اوسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور متعہ کیا ہم نے ساتہہ اوسکے یعنی زمانہ مین اون حضرت کے اور وفات پائی اوس حضرت نے اور نہ منع کیا اوس متعہ سے پہر کہا ایک مرد نے ساتہہ راے اپنی کے یعنی عمر نے متعہ کو حرام کردیا **اقول** اب تو جناب مخاطب ایک ایک روایت کو دو دو جگہہ لوٹ پوٹ کر لکہنے لگے جناب والا یہہ تو وہی روایت ہے جسکو آپ نے پہلی وجہ مین پہلے ہی قایم کیا ہے اور اسی تفسیر کبیر ہی سے نقل کیا ہے ہم اس روایت کا حال اور اوسکی نسبت آپ کا مقال اور اوسکا رد تمام وکمال تردید وجہ اولے مین لکہہ چکے ہین کہ امام فخر الدین رازی نے خود تفسیر کبیر مین اس روایت کو بے اعتبار اور بے اعتماد

ٹھرایا ہے اور مذہب سواد اعظم امت کا حرمت متعہ پر نقل فرمایا ہے اور اباحت متعہ
کو مذہب اہل تشیع کا ٹھرایا ہے علاوہ برین یہہ بہی ہم لکھہ چکے ہین کہ یہہ روایت عمران
ابن حصین کی متعة الحج کی ہے نہ متعة النساء کی جیسا کہ صحیح بخاری
شریف اور صحیح مسلم مین موجود ہے بس آپکا متعة النساء مین پیش کرنا بمقابلہ
اہلسنت بے سود ہے اور ثعلبی شیعی ہے قول اوسکا ہمپر حجت نہین تاہم روایات
حرمت سے تفسیر اوسکی خالی نہین ہے **قوله** اور عمر نے جو متعہ کو منع کیا ہے تو اونکے
منع کرنیکی روایتین کتب اہلسنت مین کئی طرح کی مرقوم ہین بعضی روایت لکھتا
ہون اور اونکو اونپر قیاس کر لینا چاہیے **اقول** آپنے جو روایت نقل کی ہے اوسمین
لفظ انہی اور احرمہ کا مذکور ہے چونکہ اہل تشیع اپنی خوش فہمی سے ان لفظون سے ممانعت
متعہ کی بالاستقلال نسبت کرتے ہین طرف فاروق اعظم کے اسوجہ سے اپنی اس
روایت کو نقل کیا اور اون روایتون کو اہلسنت کی کہ جنمین حضرت فاروق اعظم
نے صراحةً فرمایا ہے وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم یعنی منع کیا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے جیسا کہ ہم معالم بغوی سے نقل کر چکے ہین
اپنے مدعا کے مخالف سمجھکر چھوڑ دیا **قوله** کتب احادیث صحاح مین اور تفسیر کبیر وغیرہ
مین لکھا ہے کہ روى ان عمر قال على المنبر متعتان كانتا مشروعتين في
عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا انهى عنهما متعة الحج ومتعة
النساء یعنی روایت کیگئی ہے اسطرح کہ تحقیق عمر نے کہا اوپر منبر کے کہ دو متعہ تھی
مشروع یعنی حلال زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین اور مین منع کرتا ہون
اون دونون سے ایک تو متعہ حج ہے دوسرا متعہ زنان **اقول** اس روایت کا
حوالہ کرنا کہ جسمین لفظ مشترعتین کا موجود ہے طرف کتب صحاح کے محض افترا و بہتان
ہے ہرگز روایت صحاح ستہ مین لفظ مشروعین کا نہین ہے اور صاحب تفسیر کبیر نے

نے خود اس امر کی تشریح کردی ہے کہ اوسکے مباح اور مشروعیت مین ایک وقت خاص مین کلام نہین مگر ہم یہہ کہتے ہین کہ بعد کو وہ حرام و ممنوع ہوگیا پس جسحالت مین کہ متعہ آیات قرآنیہ سے حرام ہوچکا اور احادیث رسول اللہ صلعم سے ممنوع ٹھر چکا تو پہر اوسکی ممانعت کی نسبت اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف کی تو کیا قباحت ہوئی اونکی تو شان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے موافق آیات قرآنی کی ٹھری ہوئی ہے جیسا کہ فرماتا ہے کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر یعنی اے محمد صلعم کے یارو تم بہترین امت سے ہو جو لئے گئے ہو آدمیون کے لئے۔ حکم کرتے ہو نیک باتون کا اور روکتے ہو بری باتون سے مجتہد المتشیعین تفسیر مجمع البیان مین اس خطاب کو امت رسول اللہ کے واسطے عموماً اور صحابہ کرام کے واسطے خصوصاً روایت کرتے ہین عبارت اوسکی یہہ ہے واختلف فی المعنی بالخطاب فقیل هم المهاجرون خاصة وقیل هو خطاب للصحابة ولاكنه یعم سائر الامة یعنے بعضون سے روایت ہے کہ مراد اس خطاب سے صرف مہاجرین ہین اور بعضون سے روایت ہے کہ مراد کل صحابہ ہین لیکن تمام امت کو شامل ہے پس جبکہ صحابہ رسول اللہ ناہی عن المنکر اور امر بالمعروف موافق حکم خدا قرار پاچکے پس اگر حضرت عمر فاروق نے کہ وہ مہاجرین مین بہی داخل تہے اور عموماً صحابہ اور تمام امت مین شامل لفظ انہی کا اپنے نسبت فرمایا اور متعہ منکر سے لوگونکو روکا تو کیا قباحت لازم آئی

قولہ اور بعضے روایت مین اہلسنت کی آیا ہے کہ عمر نے کہا انا احرمهما واعاقب علیهما یعنے مین حرام کرتا ہون اون دونون کو اور عذاب کرتا ہون اون دونون پہ

اقول افسوس ہے کہ قول فاروق اعظم کو جسمین لفظ اُحَرِّمُ کا مذکور ہے واسطے اعتراض کرنیکے اور اپنی قابلیت جتانیکے نقل کرنے لگے اور قول

ایمہ کو جسمین لفظ محرمون کا موجود ہے بہول گئے نہ آپ استعمال الفاظ سے واقف ہین نہ محاورۂ عرب سے ماہر صرف سنے سنائے ڈہکوسلے پیش کر دیا کرتے ہو اے جناب مقصود لفظ احرمہما سے اخبر عن حرمتہما ہے یعنی خبر دیتا ہون مین دونون متعون کے حرام ہونے سے یعنی ایک متعۃ النسا سے کہ جسپر آیات قرآنی اور احادیث رسول ربانی نسبت حرمت کے واقع ہین اور دوسرا اوس متعۃ الحج سے کہ طواف کے بعد اگر ہدیہ میسر نہو تو افعال عمرہ کے بجا لا کر حج کو فسخ کر دین کہ اسپر ہی آیت کریمہ اتموا الحج والعمرۃ للہ نازل ہوئی ہے اگر آپ خواہ مخواہ احرم کے معنی اخبر عن حرمتہما نہ لیوین تو جواب دیجیے اس قول ایمہ کا کہ جو مندرج قول کتب اربعہ مین ہے نحن المحللون حلالہ والمحرمون حرامہ یعنے ہم حلال کرتے ہین اوسکے حلال کو اور حرام کرتے ہین اوسکے حرام کو جو قول فاروق اعظم مین احرم مذکور ہے وہی قول ایمہ مین محرمون موجود ہے پس مقصود یہہ ہے کہ ایمہ علیہم السلام فرماتے ہین کہ ہم خبر دیتے ہین اللہ کی حلال کی ہوئی چیزونکی حلت سے اور ہم خبر دیتے ہین اللہ کی حرام کی ہوئی چیزونکی حرمت سے یہی حضرت فاروق اعظم فرماتے ہین کہ مین اون دونون کی حرمت سے خبر دیتا ہون اور اگر خواہ مخواہ اپنی ہٹ دہرمی سے آپ باز نہ آوین تو ملاحظہ کرین حسام مین کہ مجتہد لکہنوی اسی قول ایمہ کے تحت مین لکہتے ہین یعنے در عہدۂ جناب ایمہ است کہ بآن اخبار فرمایند قولہ اس روایت سے معلوم ہوا کہ دونون متعہ رسول خدا صلعم کے زمانہ مین حلال تہی اور منسوخ نہین ہوئی تہی لیکن عمر نے اونکو حرام کر دیا اقول نہ یہہ امر اس روایت سے ثابت ہوتا ہے نہ حضرت فاروق اعظم کا یہہ منصب تہا کہ کسی چیز کو خود حرام کر دین البتہ اہل تشیع کے نزدیک ایمہ کا یہہ مرتبہ تہا کہ جس چیز کو چاہتے تہے حلال کر دیتے تہے اور جسکو چاہتے حرام چنانچہ حسام مین مجتہد لکہنوی نے ایمہ

کی نسبت یون لکہا ہے فہم یحلون ما یشاؤن یعنی ایمہ جس چیز کو چاہتے ہین حلال کر دیتے ہین اور اسکی تفسیر اوسی حسام مین باقر مجلسی سے یون نقل کی ہے ظاہرہ تفویض الاحکام یعنی ظاہر اوسکا سپرد کرنا احکام کا ہے ایمہ کو قوله اور علامہ قوشجی نے شرح تجرید مین اور ملا سعید الدین تفتازانی نے شرح مقاصد مین لکہا ہے کہ ان عمر صعد المنبر وقال ایها الناس ثلث کن علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا انهی عنهن واحرمهن واعاقب علیهن متعة الحج ومتعة النساء وحی علی خیر العمل اقول چونکہ اس روایت کا ترجمہ لفظی آپکے مدعی کے منافی تہا اسوجہ سے اوسکو اوڑا کر صرف اپنے مطلب پر اکتفا کے معلوم نہین کہ یہہ فقرہ کہ جو رسولخدا کے زمانہ مین حلال تہین کس لفظ کا ترجمہ اور مطلب ٹہرایا گیا اگر ثلث کن کا قرار دیا گیا تو اون الفاظ سے صرف وجود ثابت ہوتا ہے اور وجود کسی چیز کا عہد آنحضرت مین نہ استحباب کو لازم ہے اور نہ وصف حلت کو مستلزم اور اگر انهی اور احرمه کو قرینہ اس امر کا قرار دیا تو ہم بتفصیل بیان کر چکے کہ انهی اور احرمه ہرگز اس امر کو مستلزم نہین ہین کہ رسول اللہ صلعم نے مشروع فرمایا تہا اور حضرت عمر نے بنفسہ حرام کر دیا افسوس ہے کہ آپ نے اس روایت کو تو شرح مقاصد سے نقل کیا اور اسکے آگے سے علامہ تفتازانی کے جواب کو چہوڑ دیا اب سمجھہ لیجیے کہ اونہون نے اسکا جواب اسطرح سے دیا ہے والجواب ان هذه المسائل استحادیة وقد ثبت نسخ اباحت متعة النساء بالاثار المشهورة اجماعًا من الصحابة علی ما روی محمد ابن الحنفیة عن علی یعنے یہہ مسائل استحادیہ ہین اور تحقیق ثابت ہو گیا منسوخ ہونا متعہ نسا کا ساتہہ آثار مشہورہ کے از روی اجماع صحابہ کے اوپر اوس چیز کے کہ روایت کیا محمد ابن الحنیفہ نے علی کرم اللہ وجہہ سے

اور قوشجی نے تجرید کی شرح مین باتن کیجانب سے کہ وہ طوسی شیعی ہے اس روایت کو نقل کیا ہے نہ اپنی جانب سے پس قوشجی کا حوالہ دینا محض بیوقوفی ہے اور قطع نظر اسکے جب ہم احرمہ کے مفہوم کو بیان کر چکے اور قول ائمہ کو نقل کر چکے اور اوسکے معنی حسام مین دکھلا چکے تو بنفسہ یہہ روایت قطع نظر جواب علامہ تفتازانی کے ہمکو مضر نہین کیونکہ ہم تو یہی کہتے ہین کہ حضرت فاروق اعظم نے ان چیزون کے حرام ہونیکی تشہیر فرمائی نہ یہہ کہ خود انکو حرام کیا **قولہ** اور جو کچھہ کہ تاویلین عمر کے قول مین کرتے ہین وہ سب پوچ اور واہی ہین اور بدیہی بات کا انکار کرنا ہے اور جواب اسکا مرقوم ہے **اقول** جناب والا آپ ہی اپنے منہہ سے ایسی باتین فرماوین عاقل تو ایسی بات بلا دلیل منہہ سے نہین نکال سکتا ہے نہ آپکا خصم اوسکو قبول کرسکتا ہے اور جواب کی نسبت جو ارشاد ہوا شاید وہ آپکے صنادیق تقیہ مین بند ہوگا جب پیش کیجیے گا جواب لیجیے گا اور جو لکھا اوسکا جواب پایا **قولہ** اور سوا اسکے یہہ بات ہے کہ غیر معصوم کے قول مین تاویل نہین ہو سکتی **اقول** جناب سامی آپکے منہہ سے تو لفظ معصوم زیب نہین دیتا ہے معلوم نہین کہ آپنے معصوم کسکو قرار دیا ہے مبدء سلسلۂ انبیا حضرت آدم کو تو حاسد و نافرمان قرار دیچکے اور منتہاے سلسلہ انبیا حضرت خاتم النبیین پر ظلمت کا اطلاق کر چکے جیسا کہ عیون اخبار اور بحار سے ہم قبل مین عبارت نقل کر چکے ام الائمہ جناب سیدہ کو اہلبیت سے خارج کر دیا جیسا کہ صاحب شافی شارح کلینی نے صاف لکھدیا کہ ممکن ہے کہ جناب سیدہ کو اہلبیت مین داخل کر لیا جاوے بوجہ اسکے کہ ام الائمہ ہین ورنہ بنفسہ داخل نہین ہین عبارت اوسکی یہہ ہے ان اهلبیت کل نبی اوصیائه وعلی هذا یمکن دخول فاطمة فی اهلبیته باعتبار انها وصایة اهل البیت الی ان قال ویمکن ان لا تکون داخلة فی اهل البیت اور رئیس الطایفہ نے

تہذیب مین لکہاہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمایا جناب مرتضے علی کرم اللہ وجہہ نے بلّی قطعاً اہلبیت مین داخل ہے اور عبارت اوسکی یہہ ہی ان علیاً قال انما هی من اهل البیت وائے بر اسلام اون لوگون کے کہ جناب سیدہ کے اہلبیت مین داخل ہونے مین پس وپیش کرین اور بلی کو قطعاً اہلبیت مین داخل فرمادین اور بضعۂ رسول کا کچہہ بہی لحاظ وپاس نکرین اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون امام الائمہ جناب مرتضوی پر خائن اور بہگوڑی اور نامرد کا اطلاق فرماوین جیساکہ بحار اور تراجم بحار سے ظاہر ہے کہ معاذ اللہ حضرت سیدہ نے جناب مرتضوی سے وہ کلمات فرمائے کہ جنکا ترجمہ مترجمین بحار نے بحار الانوار مصنفہ باقر مجلسی سے نقل کرکے ان الفاظ کے ساتہہ کیاہے کہ مانند جنین رحم پردہ نشین شدہ ومثل خائنان درخانہ گریختہ العیاذ باللہ جب امام الائمہ پر ایسے الفاظ کا اطلاق ہو تو آپ فرمائیے کہ لفظ معصومیت کا کسپر اطلاق کیجئے گا اور خاتم الائمہ حضرت امام مہدی تو ابتک صدہا سال سے سرداب سر من رای مین مخفی ہین جان کے خوف سے اب تک نہین نکلتے کار امامت بالکل معطل اور بیکار ہے حالانکہ حلی نے منہج الکرامہ مین لکہاہے الجبان لا یستحق الامامۃ یعنی ڈرپوک امامت کا مستحق نہین ہے الغرض جناب والا تو لفظ معصوم کا زبان سے نہ نکالین اور منہہ کو بندہی رہنے دین **قولہ** ملا علی قاری نے اپنے رسالہ مین لکہاہے **اقول** تصانیف ملا علی قاری بکثرت متداول اور متعارف ہین نام بتاؤ جواب لو اور بغیر اسکے قابل التفات نہین **قولہ** اور جب مریدان عمر نے دیکہا کہ عمر نے متعہ کو حرام کیاہے اور رد کرنا حکم خدا کا کفر ہے تو واسطے اصلاح حال عمر کے اپنی طرف سے طرح طرح کی روایتین بنائین بلکہ متعہ رسول خدا ہی کے زمانہ مین منسوخ ہوگیا تہا **اقول** جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالے نے ہرگز بنفسہ متعہ کو حرام نہین کیا البتہ

رسول اللہ صلعم نے الی یوم القیامۃ متعہ سے ممانعت فرمائی اور حضرت فاروق اعظم نے اوسکی حرمت کی خبر بتاکید تمام ظاہر فرمائی اونکا یہہ منصب نہ تہا کہ حکم خدا کو رد کرتے البتہ عیون اخبار رضا سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام نے فوراً خدا کے حکم کو رد کر دیا اور منزلت ایمہ پر حسد کرنے لگے باوجود ممانعت شدیدہ کے کچھہ بہی خیال دلمین نہ لائے جیسا کہ ہم عبارت عیون کی قبل مین نقل کر چکے ہین اہل حق کے نزدیک کوئی تنفس خدا کے حکم کو رد نہین کرسکتا مگر اب تکلیف فرماکر اپنے اکابر کی کتابون مین جامع الاخبار کو ملاحظہ کیجیے کہ معاذ اللہ رسول اللہ صلعم نے باب خلافت حضرت علی مین نہ ایک مرتبہ بلکہ متعدد مرتبہ حکم خدا کو رد کیا جبکہ اللہ تعالے نے وعدہ کر لیا کہ مین تمکو دشمنون سے محفوظ رکہونگا اور کوئی تمکو ضرر نہ پہونچا سکے گا تب آپ نے اپنی تسکین اور اطمینان فرماکر امتثال امر خدا کو پورا کیا چنانچہ عبارت اوسکی یہہ ہے قال سمعت الصادق علیہ السلام قال لما خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم الی مکة فی حجة الوداع فلما انصرف منها فی حراحر وقد شعبه من کله اثنا عشر الف رجل من الیمن وخمسة الاف رجل من المدینة جاءه جبریل فی الطریق فقال یا رسول اللہ ان اللہ یقرءك السلام وقرء هذه الایة یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یا جبریل ان الناس حدیث عهد بالاسلام واخشی ان یضطربوا ولا یطیعوا فعرج جبریل علیه السلام الی مکانه ونزل علیه فی الیوم الثانی وکان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نازلا بغدیر وقال له یا محمد یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته واللہ یعصمك فقال یا جبریل اخشی من اصحابی من ان یخالفونی

فعرج جبرئیل ونزل علیه فی الیوم الثالث وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم بموضع یقال له غدیر وقال له یا رسول الله بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس فلما سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم هذه المقالته قال للناس انیخوا ناقتی فوالله ما ابرح من هذا المکان حتی ابلغ رسالت ربی

خلاصہ یہہ کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلعم مکہ معظمہ سے لوٹے اوس وقت آپکے ساتھہ بارہ ہزار صحابی مکی اور پانچہزار صحابی مدنی تھے کہ راستہ مین حضرت جبرائیل آن پہونچے اور عرض کیا کہ اے رسول خدا کے اللہ تعالے تمکو سلام کہتا ہے اور اس آیت کو پڑہکر سنایا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یعنے اے رسول خدا کے پہونچا دے تو اوس چیز کو کہ تیری پروردگار کیطرف سے تیرے اوپر نازل ہوئی حضرت نے فرمایا اے جبرئیل مجھے ڈر معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لوگ جو میرے ساتھہ ہین کہین مضطرب ہوکر میری اطاعت نکرین پس چڑہ گئے جبرئیل علیہ السلام اور پہر اوترے دوسرے روز اور اوس روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مارا مار غدیر پہونچ گئے تہے حضرت جبرئیل نے رسول اللہ صلعم سے کہا کہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمک اے رسول پہونچا تو اوس چیز کو جو تیرے اوپر نازل کیگئی اور اگر نکریگا ایسا تو تو اپنی رسالت کو نہین پہونچایا اور اللہ تجھکو محفوظ رکھیگا پہر کہا آپ نے اے جبرئیل مین ڈرتا ہون اپنے اصحاب سے کہین وہ میری مخالفت نکر بیٹھین پہر چڑہ گئے حضرت جبرئیل اور تیسرے روز پہر آنکر رسول اللہ صلعم کو غدیر ہی کے مقام مین لے لیا اور کہا یا رسول الله بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس

یعنے اے رسول خدا کے پہونچا دے تو جو کچھ تیرے اوپر نازل کیا تیرے پروردگار نے اور اگر ایسا نکروگے تو تم نے خدا کی رسالت کو نہ پہونچایا اور اللہ نگہبان ہے تمہارا آدمیون سے پس جبکہ رسول اللہ صلعم نے اس قول کو سن لیا تب کہا آدمیون سے ہٹالو اپنے اونٹون کو مین یہان سے نہین ہٹونگا جب تک کہ اللہ کی رسالت کو نہ پہونچاؤنگا بلکہ روضہ شیخ مفید سے تو ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے متعدد مرتبہ اس حکم سے استغفار فرمایا لیکن وہ معاف نہوا بلکہ آیت حکم کے ساتھہ عتاب شدید کی نازل ہوئی تب آپنے اوس حکم کو پورا کیا عبارت اس کتاب کی ہم قبل مین نقل کر چکے ہین بلکہ تکملہ حیات القلوب مصنفہ باقر مجلسی سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت مین علاوہ وعدہ کے اخیر کو یہہ الفاظ بہی نازل کیئے گیئے تہے۔ فعذ بنك عذابا الیما یعنی تو اگر علی کو خلیفہ نکریگا پس عذاب دردناک مین ڈالدونگا لعنت اللہ علی الکاذبین والعیاذ باللہ من ہذہ المعتقدین جناب سامی مجھکو سخت حیرت تہی کہ جناب مرتضوی کرم اللہ وجہہ نے اس کفر یعنے رد کرنے حکم خدا پر کیونکر سکوت فرمالیا اور کسطرح پر راضی ہوگیئے حالانکہ جناب اسد اللہ الغالب کی کیفیت یہہ تہی کہ اگر جناب فاروق اعظم ادنےٰ حکم پیغمبر کو مٹانا چاہتے تہے تو وہ فوراً قنبر کو پکارتے تہے اوذوالفقار کے قبضہ پر ہاتھہ رکہتے تہے اور قتل کرنے پر حضرت فاروق اعظم کے مستعد ہوجاتے تہے جیسا کہ عماد الاسلام مین مجتہد التفسیر دلدار علی لکھنوی اپنے اکابر سے نقل فرماتے ہین کہ اللہ جل جلالہ نے جناب رسول خدا کو حکم فرمایا کہ سب لوگون کے دروازونکو جانب مسجد سے بند کردو مگر جناب مرتضوی کا دروازہ کہلا رہنے دو بعد چند روز کے ایک روز حضرت عباس نے رسول خدا سے عرض کیا کہ آپ اللہ سے میرے واسطے استدعا کیجیئے کہ میرا دروازہ مسجد کیجانب کہولدیا جاوے حضرت نے فرمایا اے چچا ایسا نہین ہوسکتا تب حضرت

عباس نے عرض کیا کہ ایک پرنالہ ہی کیواسطے دعا فرما دیجیے رسولخدا خاموش ہو رہے اور اللہ نے اس درخواست اخیر کو قبول کر لیا رسولخدا خود اوٹھے اور موافق خواہش حضرت عباس کے اونکے مکان کی چھت پر پرنالہ کو جانب مسجد لگا دیا چنانچہ وہ پرنالہ زمانہ خلافت حضرت عمر فاروق مین تین برس تک قایم رہا ایک روز اوس پرنالہ کا پانی بہہ رہا تہا کہ عمر کے کپڑے اوس سے خراب ہو گئے اونہون نے حکم دیدیا کہ اسکو اوکہاڑ دو وہ اوکہاڑ دیا گیا عمر نے کہا کہ اگر اب کوئی لگائیگا تو مین اوسکی گردن مارونگا حضرت عباس اپنے لڑکون پر تکیہ کر کے شدت مرض مین حضرت امیر کے پاس فریاد لائے اور کہا مین دو آنکھین رکہتا تہا ایک تو جاتی رہی یعنی رسولخدا دوسری باقی ہے یعنی آپ مجھے نہ معلوم تہا کہ تمہاری زندگی مین میرے اوپر ایسی مصیبت پہونچیگی حضرت امیر نے فرمایا چچا تم گہر جاؤ مین دیکہہ لونگا اور آپنے اوسیوقت آواز دی کہ قنبر اونہون نے عرض کیا جی حاضر آپنے فرمایا کہ میری ذوالفقار تو لا اونہون نے کہا جی لایا حضرت علی نے ذوالفقار کو لے لیا اور سب آدمیونکو لیکر مسجد مین آئے اور قنبر سے کہا چڑہ اور لگا پرنالہ قنبر نے فوراً لگا دیا بعد اوسکے حضرت امیر نے فرمایا کہ قسم ہے مجھکو صاحب قبر و منبر کی کہ اگر کسی نے اس پرنالہ کو اوکہیڑا تو اوسکی گردن مار دونگا یہ خبر عمر کو پہونچی وہ مسجد مین آئے اور پرنالہ کو اپنی جگہہ پر دیکھا کہا کہ کوئی شخص پرنالہ کو نہ اوکہیڑے اور ابو الحسن کو غضب مین نہ لاوے صبح کو حضرت امیر نے حضرت عباس سے پوچھا کہو چچا کیا حال ہے حضرت عباس نے کہا کہ جب تک تم زندہ ہو چین سے گذرتی ہے حضرت امیر نے فرمایا کہ قسم ہے خدا کی کہ اگر تمام اہل زمین مجھ سے بخصومت پیش آوین تو مین سبکو قتل کر دون اس روایت کو لکھکر جناب مجتہد صاحب فرماتے ہین کہ اگر عمر کو علی کا خوف نہوتا تو کبھی

پرنالہ کو اپنی جگہہ پر نہ لگانے دیتے ثم نادی یا قنبر علی بذی الفقار فتقلدہ ثم خرج الی المسجد والناس حولہ وقال یا قنبر اصعد ورد المیزاب الی مکانہ فصعد قنبر فردہ الی موضعہ وقال علی وحق صاحب ہذا القبر والمنبر لئن قلعہ قالع لاضربن عنقہ وعنق الامر لہ بذلك ولاصلبنا فی الشمس حتی ینفذو فبلغ ذلك عمر بن الخطاب فنهض ودخل المسجد ونظر الی المیزاب وهو فی موضعه فقال لا یغضب احد ابا الحسن فی ما فعلہ وتکفر عنہ عن الیمین فلما کان من غدات مضی علی بن ابی طالب الی عمہ العباس فقال لہ کیف اصبحت یا عم قال بافضل النعم ما دمت لی یا بن اخی فقال لہ یا عم طب نفسك وقر عینا فواللہ لو خاصمنی اهل الارض فی المیزاب لخصمتهم ثم لقتلتهم بحول اللہ وقوتہ ولا ینالك ضیم ولا غم فقام عباس فقبل بین عینیہ وقال یا بن اخی ما خاب من انت ناصرہ فکان هذا فعل عمرؓ بالعباس عم رسول اللہ وقد قال فی غیر موطن وصیة منہ فی عمہ ان عمی العباس بقیة الابا والاجداد واحفظونی فیہ کل فی کنفی وانا فی کنف عمی العباس فمن اذاہ فقد اذانی ومن اعداہ فقد اعدانی فسلمہ سلمی وحربہ حربی وقد اذاہ عمر فی ثلث مواطن ظاهرہ غیر خفیة منها قصبہ المیزاب ولولا خوفہ من علی علیہ السلام لم یترکہ علی حالہ انتہی ملخصاً

جناب مجتہد صاحب کو مقام طعن حضرت فاروق اعظم مین حضرت عباس کی فضیلت کی حدیثین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عباس چچا میرے بقیہ ہین آبا اور اجداد میرے کے اور انکا ادب کرو جو کوئی انکو ایذا دیگا اوس نے مجھکو ایذا دی اور جسنے اون سے دشمنی رکھی اوس نے مجھہ سے دشمنی رکھی

خوب یاد آگئین اور یہہ نہ خیال رہا کہ امام اہل تشیع باقر مجلسی نے حیات القلوب مین اونکا ولد الزنا ہونا ثابت کیا ہے اور اونکے بیٹے کو اور اونکو دنیا اور آخرت مین اندہا لکہا ہے حیات القلوب کی عبارت ہم اوپر نقل کر چکے ہین اس مقام پر ہمکو اوس سے بحث نہین مقصود یہہ ہے کہ جناب مرتضوی صرف ایک پرنالہ اوکھڑنے پر اسقدر غیظ وغضب مین آگئے کہ حضرت فاروق اعظم کے قتل پر مستعد ہوگئے پس اس کفر یعنے منسوخیت متعہ پر حضرت علی کیونکر ساکت ہوگئے اور کیون تلوار قبر سے منگائی اور کیون نہ مجمع عام مین حضرت فاروق اعظم کو جھٹلایا جناب والا یہہ نہ خیال کیجیئے گا کہ حضرت علی نے پرنالہ کے مقدمہ مین صرف حضرت عباس کے کہنے سے ایسا کیا کیونکہ جناب مرتضوی عموماً مجمع صحابہ مین روبرو فاروق اعظم کے فرماتے تھے کہ اگر تم احکام شرعیہ کو بدلوا ور تایب نہو تو ہم تمہارے سر کو پھوڑ دین جسمین تمہاری دونون آنکھین ہین چنانچہ بحر المناقب مین لکھا ہے کہ ایک روز حضرت عمر فاروق نے خطبہ پڑہا اور کہا اے لوگو اگر مین پھیرون تمکو احکام شرعیہ سے جنکو کہ تم پکڑے ہوے ہو اور پہچانتے ہو تو کیا کرو تم سب چپکے ہوگئے پھر آپنے تین مرتبہ فرمایا پس کھڑے ہوگئے علی اور فرمایا ہم تم سے توبہ طلب کرین پس اگر توبہ کرو قبول کرین ہم اور اگر نکرو تو ہم تمہارے سر کو پھوڑ دین جسمین یہہ تمہاری دونون دیدہ ہین عبارت اوسکی یہہ ہے خطبهم عمر بن الخطاب فقال لو صرفناکم عما یعرفون الی ما ینکرون ما کنتم تصنعون قال فسکتوا قال ذلك ثلثا فقام علی فقال اذا کن تستیتبك فان تبت قال وان لم قال اذا تقرب الذی فیه عیناك لازمان والا جب جناب مرتضوی کی یہہ کیفیت ہو کہ مجمع عظیم مین فاروق اعظم کے مقابلہ پر بے تکلف فرمادین کہ اگر تم احکام شرعیہ سے ہمکو پھیرو اور توبہ نکرو تو ہم تمہارے سر کو پھوڑ دین

تو پہر د متعہ پر کہ بقول آپکے کفر تہا کیونکر سلوک فرمالیا اور اے جناب سکوت کیا بلکہ اس کفر سے رضامند ہوکر وہی کہنے لگے جو فاروق اعظم نسبت متعہ کے کہتے تہے یعنی اوسکی حرمت پر اصرار کرنے لگے اور علی الاعلان حضرت ابن عباس کو مباحثہ مین عیاش فرمانے لگے یہانتک کہ نہ خود متعہ کیا اور نہ کبہی اپنی خلافت مین جاری کیا حتے کہ امامین علیہما السلام نے بہی متعہ سے کنارہ کیا بلکہ کل ایمہ نے احتراز کیا باوجود اس امر کے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام بکثرت عورتون کے ساتہہ نکاح کرتے تہے اور طلاق دیتے تہے مگر کبہی متعہ نکرتے تہے اکثر حضرت امیر المومنین فرمایا کرتے تہے کہ کوئی شخص اپنی لڑکیون کو نکاح مین حسن کے ندو کہ یہہ مرد کثرت سے طلاق دیتا ہے چنانچہ کلینی مین لکہا ہی عن ابی عبد اللہ علی السلام قال ان علیا قال وہو علی المنبر لا تزوجوا الحسن فانہ رجل مطلاق اور جسقدر کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اصرار حرمت مین کرتے تہے اوسیقدر حضرت ابن عباس متعہ کے مباح ہونے مین کوشش کرتے تہے اور اوسکے اجرا مین کاوش فرماتے تہے باوصف اس امر کے کہ حضرت امیر اونکو قائل کرتے تہے اور عیاش بہی فرماتے تہے مگر وہ بقول آپکے باز نہ آتے تہے لیکن بعد مدت مدید کے یہہ عقدہ حل ہوا کہ حضرت امیر نے خیال فرمایا ہوگا کہ گو آپنے سر پر رضاے کفر کا بار رہیگا مگر اسکے انسداد مین عمدہ مطلب حاصل ہوگا یعنی اگر متعہ جاری رہیگا تو ادنے شخص امت مین سے تین مرتبہ متعہ کرکے ہماری برابری کا دعوی کریگا اور چوتہی مرتبہ تو ہم سے بہی بڑہکر خاتم الانبیا کے مرتبہ سے ٹکر لیگا جیسا کہ تفسیر منہج الصادقین مین اس حدیث کو لکہا ہے من تمتع مرة درجتہ كدرجة الحسين ومن تمتع مرتين درجتہ كدرجة الحسن ومن تمتع ثلث مرات درجتہ كدرجة العلی ومن تمتع اربعة مرات درجتہ كدرجتی اور حضرت ابن عباس نے

یہ سمجھا ہو گا کہ یہہ لوگ میری باپ کو لونڈی بچہ تو ٹھرا چکے ہین اور اونکی کنیزک زادگی
کا نامہ مہری اور دستخطی اپنے پاس رکھہ چکے ہین جیسا کہ مجلسی نے حیات القلوب مین
لکھا ہے واین نامہ نزد ایمہ علیہم السلام بود پس مین بہی اس فعل کے اجرا مین
کوشش کرون تاکہ ادنے شخص امت سے تین مرتبہ عورت سے بطریق متعہ
مباشرت کرکے انکے مرتبہ پر پہونچ جائے اور انکو بمقابلہ میرے اپنے مرتبہ پر غرّا
تہونی پاے اور کبہی میرے باپ کی کنیزک زادگی کا خیال نہ آئے العیاذ باللہ
اس فرقہ کو نہ رسول کی رسالت کا لحاظ ہے نہ صحابہ کی صحابیت کا خیال ہے نہ ایمہ
کا ادب ہے نہ عترت کا پاس ہے انا للہ وانا الیہ راجعون اور نسبت کرنا طرف
محدثین اہلسنت کے روایت بنانیکے جہوٹا ٹہرانا اپنے اکابر کو ہی مجتہد المتشیعین
صاحب گوہر مراد لکھتے ہین کہ اہل انصاف در فرقہ سنیان محدثین ایشانند کہ
ہرچہ از پیغمبر صلعم باینہا رسیدہ بے کم وکاست روایت می نمایند انتہی ملخصًا

قولہ اور منسوخ ہونا صحیح جو نہین ہے تو کبہی تو کہتے ہین کہ تین روز کے واسطے
مباح ہوا تہا اور کبہی کہتے ہین کہ خیبر مین متعہ اور گوشت خر اہلی حرام ہوا اور
اوطاس مین پہر مباح ہوا اور پہر حرام ہوا اور فتح مکہ اور حجۃ الوداع مین مباح ہوا

اقول جناب مخاطب کی زبان پر لفظ کبہی کبہی خوب جاری ہے اے جناب کبہی کبہی
اور تبہی تبہی کیا معنی بیشک اہل سنت کہتے ہین کہ ایک دو مرتبہ مقام جہاد و حالت
سفر مین بوجہ شدت تکلیف صحابہ کے بمقتضاے مقام متعہ جاری کیا گیا تہا لیکن
معًا اوسی مقام پر ممانعت فرما دیگئی جیسا کہ صحاح ستہ سے ہم نقل کر چکے ہین کہ فتح
مکہ مین تین روز تک جاری رہا بعد کو تا قیام قیامت حرام فرمایا گیا ہمارے جناب
مخاطب لفظ منسوخ اور ممنوع کے معنی بہی تو نہین جانتے ارے میان یہی معنی ہین
منسوخ کے کہ قبل نسخ کے ایک امر جاری تہا بعد کو منع کیا گیا اسی کو فرماتے ہین امام

رازی ان النسخ طرء علیه تحقیق نسخ اوسپر طاری ہوگیا اور اسیکو سواد اعظم امت سے نقل کیا ہے فذهبت السواد الاعظم من الامة الی انها صارت منسوخة پس گیا ہے گروہ بڑا امت سے طرف اس بات کے تحقیق ہوگیا وہی متعہ نسوخ ملازمان والا براے خدا اس روایت کو کہ اوطاس مین پھر مباح ہوا اور پھر حرام ہوا اور فتح مکہ اور حجتہ الوداع مین مباح ہوا کسی کتاب مستند اہلسنت سے پیش کیجئے ورنہ ایسے جھوٹے دعوون اور غلط روایتون کے لکھنے سے باز آئیے اباحت اور حرمت متعہ کیواسطے اوطاس اور فتح مکہ اور حجتہ الوداع ایک ہی مقام اور موقع ہے نہ متعدد اور عدم صحت نسخ کیواسطے ان دو ایک روایتون کو جو دو ایک مقام پر واقع ہوئی ہین دلیل قرار دینا نہایت حماقت ہے نفس الامر مین کسی قسم کا اختلاف نہین ہے البتہ وہ اختلاف قابل غور ہے کہ جوابات هل اتی کی نازل ہونی شان جناب مرتضوی اور حضرت سیدہ اور سیدا شباب اہل الجنہ اور فضہ کنیز مین واقع ہوا ہے تفسیر اہلبیت اور تفسیر قرات ابن ابراہیم اور تفسیر مجمع البیان اور تفسیر صافی اور تفسیر علوی اور تفسیر صابری اور تفسیر عالی اور تفسیر کاشانی اور تفسیر جرجانی اور تفسیر رازی اور تالیفات مغربی اور امالی شیخ کو ملاحظہ کیجئے کہ ان آیات کے نزول مین کیسی روایات مختلفہ متناقضہ واقع ہوئی ہین کہ جنکے دیکھنے سے اصل قصہ محض دروغ معلوم ہوتا ہے اون اختلافات مین سے چند اختلاف اس مقام پر واسطے سرور ناظرین کے لکھتا ہون اور باقی کو قیاس عاقلین پر چھوڑتا ہون یعنے جسوقت کہ حضرت حسنین بیمار ہوگئے اور حضرت امیر اور جناب سیدہ اور کنیز مذکور نے تین روزون کی نذر بتمناے حصول شفا اپنے اوپر واجب کی تو کبھی تو کہتے ہین کہ یہ نذر بتعلم وتلقین صحابہ کبار مثل صدیق و فاروق رضی اللہ تعالے عنہما کی تھی کہ ہمراہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے

عبادت کرکے آئی تھی جیسا کہ مجمع البیان سے ظاہر ہے اور کبھی کہتے ہین کہ صرف جناب فاروق اعظم کی تلقین سے جیسا کہ تفسیر فرات ابن ابراہیم سے ظاہر ہے اور کبھی کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے تعلیم فرمایا جیسا کہ تفسیر جرجانی سے معلوم ہوتا ہے اور کبھی کہتے ہین کہ جناب مرتضوی کو الہام اس نذر کیواسطے ہوا تھا جیسا کہ تالیفات فضل ابن شاذان سے معلوم ہوتا ہے پھر اسمین اختلاف ہے کبھی تو کہتے ہین کہ حسنین بھی شریک اس نذر مین تھے جیسا کہ شیخ نے امالی مجلس چوالیس ۴۴ مین لکھا ہے اور کبھی کہتے ہین کہ شریک نہ تھے جیسا کہ بقیہ کتب سے ظاہر ہے پھر اسمین اختلاف ہے کبھی تو کہتے ہین کہ تین صاع یہودی سے قرض لئے تھے اور کبھی کہتے ہین کہ جناب امیر نے یہودی کی مزدوری پانی سینچنے کی کی تھی اوسمین یہہ تین صاع ملے تھے جو مسکین اور یتیم اور اسیر کو بقدر حصہ ہر ایک کو دئے تھے اور کبھی کہتے ہین کہ صرف بنانیکی مزدوری اپنی کی تھی اور کبھی کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے عطا کئے تھے جیسا کہ بحار مجلسی سے ظاہر ہے پھر اسمین اختلاف ہے کبھی تو کہتے ہین کہ جناب سیدہ بھی اس مزدوری مین شریک تھین اور کبھی کہتے ہین کہ شریک نہین تھین جیسا کہ امالی وغیرہ سے ظاہر ہے پھر اسمین اختلاف ہے کہ مساکین کو جو وقت افطار کے دیا گیا کیا غذا تھی کبھی تو کہتے ہین کہ تینون روزون مین تین ٹکی پکا کر دیگئی تھین اور کبھی کہتے ہین کہ حریرہ تھا جیسا کہ بحار وغیرہ سے ظاہر ہے پھر اسمین اختلاف ہے کہ اول مرتبہ مسکین جو دروازہ پر آیا اور اپنی گرسنگی کو ظاہر کیا تو کہتے ہین کہ جناب امیر نے سفارش اوسکی سامنے جناب سیدہ کے نثر مین کی اور کبھی کہتے ہین کہ اشعار مین نظم کرکے سفارش کی جیسا کہ تفسیر جرجانی اور صحیفۃ المتقین وغیرہما سے ظاہر ہے پھر اسمین اختلاف ہے کبھی تو کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم بھی شریک صحبت اس سخاوت کے وقت تھے اور

کبھی کہتے ہین کہ آپ شریک نہین تہے جیساکہ قرأت ابن ابراہیم وغیرہ سے ظاہر ہے پہراسمین اختلاف ہے کبھی تو کہتے ہین کہ تین روز برابر مسکین اور یتیم اور اسیر کو کہانا کہلایا اور کبھی کہتے ہین کہ ایک وقت جیساکہ حدیث جعفری تفسیر اہلبیت مین ظاہر کر رہی ہے پہراسمین اختلاف ہے کہ تہائی جو سے حریرہ بنایا گیا اور وہ مسکین کو بخشا گیا اور تہائی سے طعام اور وہ یتیم کو دیا گیا اور تہائی سے تیسری قسم کا کہانا پکایا گیا کہ وہ اسیر کو دیا گیا اور وہ اہل شرک سے تہا جیسا کہ تفسیر کاشانی سے ظاہر ہے اور اس روایت کے متناقض روایت قبل مین مذکور ہوچکی پہراسمین اختلاف ہے کبھی تو کہتے ہین کہ اللہ جل جلالہ حضرت جبریل کو ہر روز لباس مسکین اور یتیم اور اسیر مین بہیجتا تہا اور کبھی کہتے ہین کہ فرشتہ دوسرا آتا تہا جیساکہ کتاب معزی سے معلوم ہوتا ہے بہرحال اسیر کا مشرک ہونا تفسیر کاشانی سے اور معاذاللہ حضرت جبریل یا دوسرے فرشتہ کا لباس اسیر مین حاضر ہونا معزی سے ظاہر ہے پھراسمین اختلاف ہے کبھی تو کہتے ہین کہ آیات ہل اتی بعد کہانے مائدۃ منزل من السماء کے اوترین اور کبھی کہتے ہین کہ قبل اوسکے پھراسمین اختلاف ہے کبھی تو کہتے ہین بعد کہانیکے بلامہلت اوترین اور کبھی کہتے ہین کہ بعد اس واقعے کے کہ حضرت امام حسین کیوجہ سے وہ نعمت عظمی اور عطیہ کبریٰ زایل ہوچکی تہی چنانچہ صافی اور صحیفۃ المتقین مین لکھاہے کہ جسوقت آنحضرت صلعم نے حسنین کو بسبب گرسنگی کے متغیر پایا تو سخت ملول ہوئے اوسیوقت حضرت جبریل ایک قاب مرصع یاقوت سے پر خریدے سے بطریق تحفہ کے لے پہونچے سب بزرگوارون نے خوب کہایا اور ایک لقمہ بہی اوس سے کم نہوا حضرت امام حسین علیہ السلام تہوڑا سا اپنے ہاتھ مین لیکر باہر آئے ایک عورت یہودیہ کی ناکمین جو خوشبو پہونچی تو بیقرار ہوکر وہ لقمہ اوسنی حضرت سے مانگ لیا آپنے اوسکو دیدیا جسوقت وہ قریب منہہ کے

لیگئی حضرت جبریل نے بسرعت تمام دوڑکر اوسکو اوسکے منہہ سے چھین لیا اور
فوراً آفتاب کو آسمان پر اوٹھا لیگئے سب دیکھتے کے دیکھتے ہی رہگئے رسول اللہ صلعم
نے فرمایا کہ اگر امام حسین اس حرکت کو نکرتے تو یہہ نعمت امت سے قیامت تک زایل
نہوتی بعد ان خرابیون بسیار کے یہہ آیات کریمہ نازل ہوئین یوفون بالنذر
ویخافون یوما کان شرہ مستطیرا ویطعمون الطعام علی حبہ
مسکینا ویتیما واسیرا مین کہانتک ہر امر مین آپکے یہان کے اختلاف
بیان کرونگا اور کس حد تک لکھونگا اسکے واسطے تو دفاتر رنگنا پڑینگے اور دستہا تم
لکھنا پڑینگے لہذا جمیع کتابون مین سے کتب اربعہ کو منتخب کرتا ہون اور اونمین سے
تہذیب اور استبصار کے اختلافات کو لکھتا ہون باوصف اس امر کے کہ ان
دونون کتابون کا ایک ہی شخص مصنف ہے اسپر پانچ ہزار حدیث سے زیادہ
باہم مختلف ہے صاحب فواید مدنیہ جنکو ملا باقر مجلسی بحار الانوار راس رئیس امامیہ
قرار دیتے ہین اور اونکی کتاب کو معتمد علیہا طائفۃ بتلاتے ہین وہ اپنی
کتاب فواید مدنیہ مین امام اعظم طوسی سے یون نقل فرماتے ہین کہ امام اعظم
کہتے ہین کہ میری کتاب تہذیب اور استبصار مین پانچ ہزار حدیث سے زیادہ
باہم مختلف ہین عبارت اوسکی یہہ ہے وقد ذکرت ما ورد منہم علیہم السلام
من حدیث المختلفۃ التی تختص فی الفقہ فی کتابی المعروف
بالاستبصار وفی کتاب تہذیب الاحکام ما یزید علی خمسۃ الاف اب
جناب مخاطب خیال کرین کہ کتب اربعہ مین سے دو کتابونکی یہہ کیفیت ہو کہ
پانچ ہزار حدیث سے زیادہ اونمین مختلف ہو اور طرفہ یہہ کہ ان دونونکا مصنف
بہی ایک ہی ہو اور لطف یہہ کہ وہ خود ہی بیان بہی کرتا ہو تو پہر قیاس کیجیے
غیر کتب اربعہ پر کہ اونکی کیا کیفیت اور کیا حالت ہوگی ملازمان والا کی طبیعت

اگر گران نہ معلوم ہو تو ایک امر اور عرض کرنے کے قابل ہے وہ یہ کہ آپکے امام اعظم بیچارہ کا بھی کچھ قصور نہین اور اوسپر کیا موقوف ہم سب مصنفین اہل تشیع کیجانب سے معذرت کرتے ہین کہ وہ بیچارہ معذور ہین وہ تو بزبان حال یہہ کہتے ہین کہ ہم سے تو میان حوالیقی اور حضرت صاحب الطاق اور جناب میثمی اور مخدوم ہشام ابن الحکم اور مکرمی ہشام ابن سالم اور معظمی حضرت زرارہ اور مفخمی ابو بصیر اور معلے القاب جناب ابو الجارود وغیرہم نے جو فرما دیا ویسا ٹانک دیا اور فی الواقع سچ ہے یہہ عذر کیونکہ یہہ حضرات فایض البرکات بذاتہم ایمہ علیہم السلام سے ملاقات فرماتی تھی اور اونکے ساتھہ مصاحبت رکھتے تھے حوارین ایمہ یہی تھے انہین ذوات مقدسہ مین سے نجبا اللہ تھے اور انہین نفوس قدسیہ مین سے امنا اللہ تھے انہین نے نبوت کو روشن کر دیا اور انہین نے رسالت کو چمکا دیا یہی لوگ ہین کہ اگر عدم سے وجود مین نہ آتے تو نبوت منقطع ہو جاتی یہی صاحب ہین کہ اگر انکا وجود باجود نہوتا تو رسالت معدوم ہو جاتی جیسا کہ مجلسی نے روضۃ المتقین مین بحث رجال مین ایمہ علیہم السلام سے نقل کیا ہے بشر المحبتین بالجنة یزید ابن معاویة العجلی وابو بصیر لیث ابن البختری ومحمد ابن مسلم وزرارة اربعة نجبا امنا اللہ علی حلالہ وحرامہ لولا ہؤلاء لاتقطعت اثار النبوت اندرست کیا حاجت ہے ہمکو ان حضرات کی تعریف نقل کرنیکی اور کیا ضرورت ہے انکی توصیف بیان کرنیکی انہین کے نور سے تمام اہل تشیع منور ہین اور انہین کی صورت کے جمیع اہل تشیع مصور ہین کم کوئی حدیث مذہب تشیع مین ہو گی جو ان سے اور انکے اخوات سے خالی ہو اور کم کوئی خبر کتب اربعہ مین ہو گی جو انکی روایت سے عاری ہو یہی لوگ ہین کہ انکی نظرین خدا پر پڑی ہوئی ہین یہی لوگ ہین کہ انکی عقلین خدا کی حقیقت

پائے ہوئے ہین یہی لوگ ہین کہ انہون نے خدا کو ٹہوک بجا کر کہوکل معلوم کرلیا یہی لوگ ہین کہ انہون نے خدا کو ٹٹولکر ٹہوس پالیا اب دیکہئے میان جوالیقی اور حضرت صاحب الطاق اور جناب ہیثمی کے حال کو اور ذرا تکلیف فرماکر سنئے اونکے مقال کو کلینی کو ملاحظہ فرمائیے اور خدا کے لئے ان بزرگون پر نظر نہ لگائے شعر نظر لگے نہ کہین ٹہونک ٹہانک کر اونکے * یہہ لوگ کیون میری حرف سطر کو دیکہتے ہین * عن ابن الحراز وابن الحسین ان ہیثمی بقول انہ اجوف الی السرۃ والباقی صمد کما بقوله الجوالیقی وصاحب الطاق یعنے ہیثمی کہتا ہے کہ اللہ کہوکل ہے ناف تک اور باقی ٹہوس ہے اسی کو جوالیقی اور صاحب الطاق کہتے ہین سبحان اللہ کیا فہم وذکا تہی اور کیا عقل رسا زمین کی ناف کو ابتک کسی نے نہین پایا مگر انکی راے ثلثہ نے زمین کیا خدا کی ناف کو پایا اب مخدومی ہشام ابن الحکم اور مکرمی ہشام ابن سالم کی کیفیت کو اور سنئے اور ذرا عنایت فرماکر ادہر کو متوجہ ہوجئے صرف کلینی ہی کو دیکہئے اور کسی کتاب کی تکلیف نہ کیجئے عن محمد ابن الفرح زخجی ان ہشام ابن الحک یقول ان اللہ جسم وان ہشام ابن سالم یقول انہ صورت اجوف الی السرۃ والباقی صمد یعنے محمد ابن الفرح زخجی سے روایت ہے کہ تحقیق ہشام ابن الحکم کہتا ہے کہ اللہ جسم ہے اور ہشام ابن سالم کہتا ہے تحقیق وہ صورت ہے کہوکل ہے ناف تک باقی ٹہوس ہے سچ ہے یہی مصاحبین ائمہ ہدیٰ تہے اور یہی مقتداے حضرات شیعہ تہے آپ نے ان حواس خمسہ کے احوال مقدسہ کو ملاحظہ فرمالیا اور انکے عقائد مطہرہ کو مطالعہ کرلیا اور انکے اقوال مسعودہ کو سن لیا اور انکے عقول محمودہ کو سمجھ لیا یہی لوگ اسبق رواۃ حضرات شیعہ ہین اور یہی لوگ اقدم ثقات حضرات امامیہ ہین ملازمان والاکین انکے عقاید کی

تعریف نہ کیجئے گا اور انکے اقوال کی توصیف نفرمائیگا کیونکہ ایمہ کے نزدیک انکے عقاید موجب خسران وخذلان ہین اور یہہ خود ظالم اور مردود اور شیطان ہین ایمہ علیہم السلام انکو گمراہ جانتے تہے اور اہل بدعت مین قرار دیتے تہے اور ہاتہہ اوٹھا اوٹھا کر دعا بد کرتے تہے کلینی کو ملاحظہ فرمائیے اور کہین کا ہیکو جائیے روایت کیا ہے کلینی نے حسن ابن عبد الرحمن حمانی سے کہا اونہون نے کہ عرض کیا مین نے کاظم علیہ السلام سے تحقیق ہشام ابن الحکم زعم کرتا ہے اس بات کا کہ اللہ جسم ہے فرمایا امام نے قتل کرے اوسکو اللہ عبارت اوسکی یہہ ہے عن الحسن ابن عبد الرحمن الحمانی قال قلت لابی الحسن الکاظم ان هشام ابن الحکم یزعم ان الله جسم قال قاتله الله اور پہر کلینی کو دیکھہ لیجئے اور اوسی سے اپنی تسکین کر لیجئے روایت کیا کلینی نے کتاب التوحید مین محمد ابن الفرح رخجی سے کہ اونہون نے امام ابو الحسن سے بواسطہ تحریر کے سوال کیا اس امر مین کہ ہشام ابن الحکم اللہ کا جسم ٹہراتا ہے اور ہشام ابن سالم صورت فرمایا امام نے پناہ مانگ تو ساتہہ اللہ کے شیطان سے اور قول دونون ہشامون کا لغو وبیہودہ ہے عبارت اوسکی یہہ ہے عن محمد ابن الفرح الزنجی قال کتبت الی ابی الحسن سئله عما قال هشام ابن الحکم فی الجسم وهشام ابن سالم فی صورت فکتب دع عنک حیرة الحیران واستعذ بالله من الشیطان لیس قول ما قال الهشمان اور پہر اوسی کلینی کو ملاحظہ فرمائیے اور اپنے قلب کا اطمینان اوسی سے کر لیجیے روایت کیا کلینی نے محمد ابن الحراز اور محمد ابن الحسین سے کہ کہا اونہون نے کہ داخل ہوئے ہم امام ابو الحسن رضا علیہ السلام کے پاس اور عرض کیا ہم نے کہ ہشام ابن سالم اور صاحب الطاق اور میثمی کہتے ہین کہ اللہ تعالے خالی ہے ناف تک

اور باقی ٹھوس ہے پس امام نے سجدہ کیا اور فرمایا کیسی تابعداری کی اونہون نے نفسون اپنے کی اور بعد اوسکے دعا مانگی کہ اے اللہ مت حشر کر تو میرا ساتھ قوم ظالمین کے عن ابراهيم ابن محمد ابن الحراز ومحمد ابن الحسين قالا دخلنا على ابی الحسن الرضا قلنا ان هشام ابن سالم وصاحب الطاق والهشمی يقولون انه تعالى اجوف الى السرة والباقی صمد فخر لله ساجدا ثم قال كيف طاوعتهم انفسهم ان شبهوك لغيرك اللهم لا اصفك الا بما وصفت به نفسك ولا اشبهك بخلقك انت اهل لكل خير فلا تجعلنی مع القوم الظالمین جناب والا دیکھیے کہ ان بزرگ وار ونیز ایمہ علیہم السلام کیسی بد دعا فرماتے ہین اور کیسا انکو نفس پرست تبلاتے ہین اور کسطرح انکو فرقہ مشبہ مین داخل کرتے ہین اور کیسا حکم پناہ مانگنے کا شیطان سے فرماتے ہین اور کیسا اپنے حشر کو قوم ظالمین سے بچاتے ہین ملازمان جناب بوجہ جودت طبیعت اور بتقلید صاحب تنزہہ کہین یہہ نفرما دیجیے گا کہ یہہ حضرات جامع الکمالات اپنے اقوال سے بوجہہ مصاحبت امام جعفر علیہ السلام منحرف ہوگئے تھے اور اپنے عقاید سے بسبب فیض جعفری کے تایب ہوگئے تھے اپنے مذہب سابق سے رجوع کرلیا تھا اور دوسرے مذہب مین قرار پکڑ لیا تھا قہر ہو جائیگا امام معصوم کا جاہل ہونا پایا جائیگا حدیث امام جھوٹی ٹھہر جائیگی سب اگلے پچھلے تار و پود تہ و بالا ہوجاینگے کیونکہ حدیث مذکور امام رضا علیہ السلام کی ہے جسمین آپنے آیت — فلا تجعلنی مع القوم الظالمین بطریق دعا فرماکر اون حضرات ممدوح عالمین کے سوء خاتمہ کی خبر دی ہے حضرت امام رضا بعد امام کاظم علیہ السلام کے ہوئے ہین اور یہہ حضرات حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی وفات کے بعد انتقال فرماگئے ہین جیسا کہ کتب رجال ابوعمر کشی وغیرہ سے ظاہر ہے اور

اگر ملازمان والا حضرت امام رضا علیہ السلام کے حدیث کا خیال نفرماوین اور اپنے ایمہ حقیقتیین کی خواہ نخواہ توبہ کو تایب فرماوین گوکہ حضرت امام رضا جاہل ٹھہر جاوین مگر ایمہ شیعہ عقاید مذکورہ سے ثابت قرار پاجاوین تو امام اہل تشیع حضرت ملا باقر مجلسی کے بحار الانوار کو ملاحظہ فرمالیجیے اور اوسمین اس حدیث کو جو علل شیخ المشایخ سے منقول ہے پڑہوا کر سن لیجیے عن ابن عامر عن معلی بن محمد عن محمد ابن جمہور العمی باسنادہ رفعہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اللہ لصاحب بالتوبة قیل یا رسول اللہ وکیف ذالک قال انہ قد اشرب قلبہ حبہا یعنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا اللہ نے صاحب بدعت کی توبہ قبول کرنے سے کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے اسکی فرمایا اہل بدعت کے دلمین محبت بدعت کی بیٹھہ جاتی ہے بعد اوسکے ملا صاحب نے نہ قبول کرنے توبہ اہل بدعت کی نسبت یہہ توجیہہ فرمائی المراد انہ لا یوفق للتوبة کما یظہر من التعلیل او لا یقبل توبة قبولا کاملا یعنے اہل بدعت کو توفیق ہی توبہ کی نہین دیجاتی یا توبہ اونکی مقبول تام نہین ہوتی اب ارشاد فرمایئے کیونکر توبہ اون ذوات مقدسہ کی کہ جنہون نے خدا کو کہوکل ٹھہرایا ہے مقبول ہو سکتی ہے جب اہل بدعت مین قرار پاگیے تو بقول ملا صاحب کے کیونکر تائب ہو گیے اب آپ ان حواس خمسہ کو انہین کے حال پر چھوڑیے اور انکے تائب ہوجانے سے منہہ کو موڑیے اس خیال باطل کو طبیعت نازک سے نکال دیجیے اور ان حضرات کی توبہ اور رجوع کرنے کا مطلقاً دلمین گمان نہ کیجیے آگے چلیے عظمت مآب حضرت زرارہ کے حال کو دیکھیے کتب اسماء الرجال اہل تشیع کو ملاحظہ فرمائیے اونمین سے کتاب کشی کو نکلوائیے ابو عمر ایمہ سے نقل کرتے ہین کہ ایمہ علیہم السلام حضرت زرارہ پر لعنت فرماتے ہین

اور صرف لعنت پر قصر نہین کرتے ہین بلکہ حضرت زرارہ کو یہود اور نصاری سے زیادہ بد جانتے ہین اور حضرت زرارہ کی عیادت کیواسطے لوگون کو منع کرتے ہین اور جنازہ پر حاضر ہونے سے روکتے ہین عبارت اوسکی ایک مقام کی یہ لعنت الله علی زرارة وهو شر من اليهود والنصارى اور دوسرے مقام کی عبارت یہ ہے حدثنا محمد ابن احمد عن محمد ابن عیسی عن علی ابن الحکم عن بعض حاله عن ابی عبد الله قال دخلت علیه فقال متی عهدك بزرارة قال قلت ما رأیته منه ایام قال لا تبال وان مرض فلا تعده وان مات فلا تشهد جنازته قال قلت زرارة متعجبا مما قال قال نعم زرارة شر من اليهود والنصارى ومن قال ان مع الله ثالث یعنے علی ابن حکم کے بعض شیوخ کہتے ہین کہ امام صادق نے مجھہ سے پوچھا کہ زرارہ سے ملاقات ہوتے ہی مین نے عرض کیا کہ چند روز ہوئے کہ مین نے اوسکو نہین دیکھا فرمایا اوسکی پرواہ نکر اگر وہ بیمار ہو اوسکی عیادت کو نجاؤ اگر مرے اوسکے جنازہ پر حاضر نہو مین نے متعجبانہ عرض کیا کہ آیا زرارہ کے حق مین یہہ ارشاد ہوتا ہے فرمایا ہان وہ بدتر ہے یہود اور نصاریٰ سے اور اون لوگون سے جنہون نے کہا کہ اللہ کے ساتھہ تیسرا ہے کیا خوب یہہ وہی معظمی حضرت زرارہ ہین کہ جو لولا هؤلاء مین داخل ہین اور رسالت کے روشن کرنیوالے اور نبوت کے چمکانے والے تھے مگر حضرت زرارہ بھی ایمہ علیہم السلام سے کچھہ خوف نہین کرتے تھے بلکہ جواب ترکی بترکی ایمہ کو دیتے تھے اگر ایمہ علیہم السلام حضرت کی نسبت شر کا لفظ فرماتے تھے تو حضرت زرارہ ایمہ کی نسبت معاذ اللہ لعنت کا لفظ منہہ سے نکالتے تھے اگر ایمہ حضرت پر اللہ کی لعنت برساتے تھے تو حضرت زرارہ ایمہ پر معاذ اللہ اپنی لعنت فرماتے تھے اوسی کتاب مختار ابو عمر کشی مین اسکو

ہی ملاحظہ کیجئے وحدثنا محمد ابن مسعود قال حدثنا جبریل ابن احمد الفارانی قال حدثنا العبید ابن محمد ابن عیسی عن یونس عن عبد الرحمن عن ابن مسکان قال سمعت زرارة یقول رحم اللہ اباجعفر واما جعفر فان فی قلبی علیہ لفتة وقال قلت لہ وما حمل زرارة علی ھذا قال ان اباعبد اللہ اخرج محاربہ یعنے ابن مسکان کہتا ہے مین نے سنا کہ زرارہ کہتا تہا خدا رحمت کرے ابوجعفر کو پر جعفر بس تحقیق میرے دلمین اعتقاد ہے کہ اوسپر لعنت خدا ہے راوی کہتا ہے کہ زرارہ کی اس عداوت کا کیا سبب کہا اسواسطے امام جعفر اوسکے قبایح اور شنایع بیان فرماتے تہے واہ حضرت زرارہ ایمہ علیہم السلام پر لعنت کے بہی قائل تہے جب ہی سجیة رضیہ شر من الیہود والنصاری کے قابل تہے حضرت زرارہ کے حال مبارک سے ہے قطع نظر کیجئے جانے دیجئے کچہہ طبیعت پر میل نہ لائیے گذشت انچہ گذشت جناب معلے القاب ابوالجارود کے صفات مقدسہ کو ملاحظہ فرمائیے حضرت ایشان کیسے کیسے صفات سے موصوف تہے اور کیسے کیسے القاب سے معروف تہے تبصرة العوام اور تذکرہ الایمہ اور منہج المقال اور خلاصة الاقوال کو دیکہیئے فاضل استرآبادی کی کتاب مختار کشی سے نقل فرماتے ہین کہ حضرت ابوالجارود کو اعمی سرحوب بہی کہتے ہین اور یہہ نام بعض شیاطین کا بہی ہے جو دریا مین رہتے ہین الاعمی السرخوب بالسین المہملة المضمومة والواء والحاء مہملتین والباء منقطة تحتہا نقطة واحدہ بعد الواو مذموم لاشبہة فی ذمہ سمی سرحوبا باسم الشیطان الاعمی یسکن البحر ماشاء اللہ جناب معلے القاب میان ابوالجارود چشم بد دور اندہے تہے چونکہ دریا مین بعضے شیاطین اندہے رہتے ہین اسواسطے اونکے نام پر حضرت کا نام بہی رکہا گیا تہا کتاب کشی سے یہہ بہی

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی ایک تفسیر بہی ہے المسمی تفسیر باقری اور وہی فاضل استرآبادی ابوبصر سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے کثیر النوا سالم ابن حفصہ اور ابو انجارود کذاب اور مکذب اور کفار ہین لعنت اللہ کی اوپر اونکے عبارت اوسکی یہہ ہے قال ابو عبد اللہ علیہ السلام کثر النوا وسالم ابن ابی حفصہ ابو الجارود کذابون مکذبون کفار علیہم لعنة اللہ ان اندہے میان ابوبصر کو نگاہ مین رکہئیگا یہہ وہی ہین جو ہولا مین مندرج ہین یہہ میان اندہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو طماع اور دنیا پرست جانتے تہے اور اسی کی شامت سے کتے نے آپکے منہہ پر موت دیا تہا ابو عمر کشی نے کتاب مختار مین لکہا ہے کہ حدثنی محمد ابن عیسی عن یونس عن حماد قال جلس ابو نصر علی باب ابی عبد اللہ علیہ السلام لیطلب الاذن فلم یوذن له فقال لو کان معنا طبق لاذن فجاء کلب فشغر فی وجهه ابی بصیر قال اف اف معهذا قال جلسه هذا کلب شغر فی وجهك یعنی جناب کشی فرماتے ہین کہ محمد بن مسعود نے کہا کہ مجہہ سے محمد بن عیسی نے فرمایا اونسے یونس نے اونسے حماد نے کہا حماد نے کہ بیٹہا تہا ابو بصیر اوپر دروازہ حضرت امام صادق کے تاکہ پروانگی حاضر ہونیکی پاوے بس اونکو اذن ندیا امام نے ابو بصیر کہنے لگا کہ اگر میرے ساتہہ طبق ہوتا تو اذن ملتا اتنے مین ایک کتا آیا اور اوسکے منہہ مین موت دیا ابو بصیر کہنے لگا اُف اُف یہہ کیا تہا اونکے ہمنشین نے کہا کتا دوڑا تیرے منہہ مین موت گیا واہ میان ابو بصیر ہی عجیب چیز تہی یہی تہی کہ نبوت کو روشن کرتے تہے یہی تہی کہ رسالت کو چمکاتے تہے ملازمان والا غور کرین کہ جب حضرات اہل تشیع کے ایمہ حقیقین ایمہ علیہم السلام مردود و مطرود و ظالم اور کاذب ملعون و کافر کذاب و مکذب فرما دین تو بہی

حضرات جو کچھہ کہین وہ بجا ہے اور جو کچھہ بیان کرین وہ زیبا ہے مگر ایک سخت مشکل ہے وہ بھی التماس کے قابل ہے کہ یہہ حضرات مذکورین ثمانیہ اور انکے اخوات مردودین زانیہ بزبان حال بآواز بلند پکار پکار کر کہتے ہین کہ محدثین اور مصنفین شیعہ ہماری گردن کیون پکڑتے ہین اور ہمارا دامن کیون کہینچتے ہین ہمتو درمیانی ہین صرف پیغام پہونچانے والے ہین بقول شخصے ایلچی کو سوال سے کیا مطلب اور جواب سے کیا غرض ایمہ علیہم السلام ہی کی کیون نہین احوال دیکھتے اور اونہین کے کیون نہین اقوال سمجھتے ہمارا کیون دامن پکڑتے ہین اونہین سے کیون نہین پوچھتے اپنی کتابونکو دیکھین اور اونکی احادیث کو سمجھین وہ تو بے تکلف فرماتے ہین کہ ہم ہی زیادتی اور نقصان کے ساتھہ جواب دیتے ہین وہ تو کھلکر ارشاد کرتے ہین کہ ہم ایک بات مین ستر پہلو رکھتے ہین پھر آپ ہم سے کیون پرخاش کرتے ہین اور ہمارے کیون دست بگریبان ہوتے ہین اور اگر خواہ مخواہ ہمارا پیچھا لیتے ہین تو ہم بھی صاف صاف کہتے ہین کہ یہہ کشتی خضر ہی کی ڈوبائی ہوئی ہے اور یہہ جماعت اونہین کی خاکمین ملائی ہوئی ہے جناب سامی خیال کرین اب ہم آپسے کیا عرض کرین اور کسطرح آپکی خدمت مین التماس کرین گویم مشکل وگرنگویم مشکل بظاہر ہم کلینی اور بحار کو دیکھتے ہین تو یہہ بیچارہ بھی بیقصور معلوم ہوتے ہین آپ کلینی کو تو کھولئے اور اوسمین حدیث جعفری کو تو ملاحظہ کیجیئے فی الواقع اونکا تو صاف ارشاد ہے کہ یہہ زیادتی اور نقصان ہمارا ایجاد ہے کلینی نے باب اختلاف الحدیث مین منصور ابن حازم سے روایت کیا ہے کہ کہا مین نے امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کیا وجہ ہے کہ اگر مین مسئلہ کو پوچھتا ہون تو آپ کچھہ جواب دیتے ہین اور اگر دوسرا شخص اوسی مسئلہ کو پوچھتا ہے تواب مغایر جواب اول کے جواب دیتے ہین فرمایا آپنے ہم

جواب دیتے ہین ساتھہ زیادتی اور نقصان کے عبارت اوسکی یہہ ہے قلت لابی عبد الله علیه السلام ما اسئلك من المسئلة فتجیئ فیها بالجواب ثم یجیئك غیری فتجیب بجواب آخر قال انا نجیب الناس علی الزیادة والنقصان اور اگر آپ بحار الانوار مجلسی مین حدیث جعفری کو ملاحظہ فرماوینگے اور اوسمین محمد ابن بشیر اور عزیر کے سوال کو اور حضرت امام علیہ السلام کے جواب کو مطالعہ کرینگے تو مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جناب والا ان حضرات ثمانیہ اور اونکے اخوات زمانیہ کو صاف بری کر دینگے اور اس جرم اختلاف سے بالکل رہا کر دینگے مجلسی نے اپنے باپ سے اونہون نے سعد سے انہون نے محمد ابن ولید اور سندی سے اونہون نے ابان ابن عثمان سے انہون نے محمد بن بشیر اور عزیر سے انہون نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ کہا عزیر نے حضرت امام علیہ السلام سے نہین ہے کوئی شے زیادہ سخت اوپر ہمارے اختلاف اصحاب ہمارے سے فرمایا امام نے کہ یہہ اختلاف میری طرف سے ہے عبارت اوسکی یہہ ہے عن ابی عن سعد عن محمد ابن الولید والسندی عن ابان بن عثمان عن محمد بن بشیر و عزیر عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت لہ انه لیس شیئ اشد علی من اختلاف اصحابنا قال ذلك من قبلی اور اگر ایکی مرتبہ کہین آپ بحار الانوار مجلسی کو دیکھہ لیوینگے تو ان درمیانیون کے مقولہ کو کلیۃً سچا سمجھہ لیوینگے چنانچہ روایت ہے زرارہ سے کہ اوس نے امام باقر علیہ السلام سے ایک مسئلہ پوچھا حضرت امام نے اوسکو کچھہ جواب دیا اسکے بعد ایک دوسرا شخص آیا اور اوس نے بہی وہی مسئلہ پوچھا اوسکو برخلاف پہلے جواب کے جواب دیا کہ پہر تیسرا شخص آیا اوسکو دونون جوابون کے خلاف جواب دیا جب وہ دونون آدمی چلے گئے تب مین نے کہا اے ابن رسول الله

اسکا کیا سبب ہے کہ دو آدمی اہل عراق سے آئے اور وہ دونون آپکے شیعون مین سے تھے اور آپنے دونون کو جواب ایک دوسرے کے خلاف دیا امام نے فرمایا کہ یہی ہمارے حق مین بہتر ہے اور اسی مین ہماری تمہاری خیریت ہے اگر اوسمین تم سب مختلف نہو اور ایک بات پر متفق ہو جاؤ تو لوگ تمکو نچھوڑین اور ہم تم زندہ نرہنے پاوین اور پھر زرارہ کہتا ہے کہ جب امام صادق علیہ السلام سے اس امر کو مین نے پوچھا تو اونہون نے بھی اپنے پدر بزرگوار کے موافق جواب دیا عبارت اوسکی یہ ہے عن زرارہ عن ابی جعفر قال قال سئلته عن مسئلة فاجابنی قال ثم جاء رجل فسئله عنها فاجابه بخلاف ما اجابنی واجاب صاحبتی فلما خرج الرجلان قلت یا بن رسول الله رجلان من اهل العراق من شیعتك قدمایسئلان فاجبت كل واحد منهما بغیر ما اجبت بالاخر فقال یا زرارة ان هذا خیر لنا وابقی لنا ولكم لو اجتمعتم علی امر واحد لقصدكم الناس ولكان اقل بقائنا وبقائكم فقلت لابی عبد الله الی ان قال فاجابنی بمثل جواب ابیه

اور اوسی بحار الانوار مین حضرت امام جعفر صادق کی اس حدیث کو بھی دیکھہ لیجیے گا کہ امام فرماتے ہین کہ مین ایک بات مین ستر پہلو رکھتا ہون جس سے چاہون نکل جاؤن عبارت اوسکی یہ ہے عن ابی عبد الله قال انی لاتکلم علی سبعین وجهاً لی فی کلها المخرج جناب والا ایک چھوٹی سی میری بھی سن لیجئیگا کہ کہین آپ ان احادیث ائمہ کو دیکھکر اس اختلاف کو عمدہ نہ سمجھہ لیجیے گا اور اوسپر توجیہات رکیکہ نہ پیش کیجیے گا علل الشرایع کو دیکھیے کہ عبد المومن انصاری نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک قوم روایت کرتی ہے کہ حضرت پیغمبر صلے الله علیہ وسلم نے اختلاف امت کو رحمت فرمایا ہے امام نے ارشاد

فرمایا کہ سچ کہتے ہین راوی نے عرضکیا کہ جب اختلاف امت کا رحمت ہو تو اتفاق اونکا عذاب ہوگا امام نے فرمایا کہ نہین یہہ بات نہین ہے اختلاف کسی صورت مین باعث رحمت نہین ہو سکتا اسواطیکہ خدا کا دین ایک ہے بلکہ مراد اختلاف سے سفر کرنا ہے بلاد مختلفہ سے واسطے تحصیل علم کے نزدیک آنحضرت صلعم کی اور تعلیم کرنا ہے قوم اپنی کو بعد مراجعت کے جیسا کہ حق تعالے نے کلام مجید مین حکم کیا ہے اور اختلاف دینے موجب ضلالت وگمراہی ہے نمصداق رافت ورحمت الٰہی ہے عبارت اوسکی یہہ ہے عن عبد المؤمن الانصاری قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ان قوما یروون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اختلاف امتی رحمته فقال صدقوا فقلت ان کان اختلا رحمة فالقاقهم عذاب قال لیس حیث تدری انما اراد اللہ فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیفقه فی الدین لینظروا قومهم اذا رجعوا اللهم فامرهم ان تنفروا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و یختلفوا الیه ویتعلموا ثم رجعوا الی قوم فیعلمونهم انما اراد اختلا من البلدان لا اختلافا فی دین اللہ انما الدین واحد انما الدین واحد

اب ذرا غور کر لیجیے کہ حدیث کلینی سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمہ علیہم السلام فرماتے ہین کہ ہم زیادتی اور نقصان کے ساتھہ جواب دیتے ہین اور علل الشرایع کی حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایمہ علیہم السلام ارشاد کرتے ہین کہ اختلاف دین مین موجب گمراہی ہے پس اس شکل اول سے کہ ہم موجب اختلاف ہین اور اختلاف موجب گمراہی ہے صاف یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایمہ علیہم السلام خود اپنے نفوس مقدسہ کو معاذ اللہ موجب ضلالت اور گمراہی قرار دیتے جناب والا یہہ تو قہر ہوا جاتا ہے سارا جہیرا اختلاف کا ایمہ علیہم السلام کے سر پر رکھا جاتا ہے درمیانی تو صاف

بچے جاتے ہین اور معاذ اللہ ایمہ علیہم السلام پہنسے جاتے ہین مگر نہین اللہ کی عنایت سے ایمہ علیہم السلام ان لغویات سے مبرا ہین اور ان مزخرفات سے معرا ہین وہ تو بزبان حال یہہ فرماتے اور بصدق مقال یہہ ارشاد کرتے ہین کہ ایحضرات شیعہ ہم معدن رسالت ہین ہم کان نبوت ہین ہم جزو نبی ہین ہم عضو وصی ہین ہم واصلین الی اللہ ہین ہم اولاد رسول اللہ ہین ہم بیت نبوت ہین ہم عترت رسالت ہین ہم اقربائے نبی ہین ہم اعزاے ولی ہین ہم مجمع خلافت ہین ہم منبع ولایت ہین ہم موجب ہدایت ہین ہم باعث رحمت ہین ہم جامع کمالات ہین ہم فایض البرکات ہین ہم مجمع حسنات ہین ہم منبع فتوحات ہین ہم لحم نبی کے ٹکڑے ہین ہم خون وصی کے قطرے ہین ہم داعی الی اللہ ہین ہم راعی امت رسول اللہ ہین ہمارے ہی یہان سے ہدایت ہے ہمارے ہی یہان سے ولایت ہے ہم ہدایت کو جاری کرنے والے ہین ہم ضلالت کو دفع کرنیوالے ہین ہم روشنی کو پہیلانے والے ہین ہم تاریکی کو دور کرنیوالے ہین ہم اختلاف دین کو اوٹہانیوالے ہین ہم اتفاق مذہب کو بٹہانے والے ہین ہم اللہ کے کلمہ کو بلند کرنیوالے ہین ہم کافرون کے کفر کو پست کرنیوالے ہین ہم صدق وتصدیق کے ساتہہ کلام کرنیوالے ہین ہم نفاق وتقیہ سے اجتناب کرنیولے ہین ہم خدا کی راہ مین جان دینے والے ہین ہم رسول کے طریقہ مین سر کٹانے والے ہین ہم ہی ہین کہ یزید پلید کی فوج سے اپنے سر کٹواے ہم ہی ہین کہ مامون رشید کے زہر کے پیالون سے اپنے جگر کے ٹکڑے کروالئے ہمارا یہہ کام نہین کہ تم مین اختلاف ڈالین ہمارا یہہ طریقہ نہین کہ تم مین ضلالت کو پہیلا دین یہہ آفت تو تمہارے درمیان مین اونہین متوسطین کذابین نے پہیلائی یہہ ضلالت تو تمکو اونہین کفار اور مکذبین نے بتلائی ہے اے مصنفین شیعہ کیا

ہمارا کلام تمنے ابو یعقوب کلینی اور ابو عمر کشی سے نہین سنا کہ یہہ مردود دین ثمانیہ اور
انکے اخوات زمانیہ مردود و مطرود ظالم اور کاذب ہین کیا ہماری حدیث کو کلینی
اور کتاب مختار اور خلاصۃ الاقوال مین نہین دیکہا کہ یہہ لوگ ملعون شیطان مرجوم
اور مکذب ہین کیا تم نے ان ملاعنہ کے حال کو کتاب کشی سے نہین دیکہا کہ یہہ ہمارے
اوپر لعنت کرتے تہے اور کیا تم نے ان ملاحدہ کے قال کو ابو عمر سے نہین سنا کہ
یہہ ہمکو طماع اور دنیا پرست جانتے تہے کیا تمہین کلینی مین نہین معلوم ہوا کہ یہہ
لوگ جہوٹی باتین بنا کر ہماری طرف سے روایت کیا کرتے تہے کیا ہمارے حکم کو
علل الشرایع مین نہین دیکہا تہا کہ اختلاف دین ضلالت ہے کیا تم نے ابو عمر سے نہین
سنا کہ ہم انکو یہود اور نصاری سے بدتر جانتے ہے کیا تمہین کتاب کشی سے نہین
معلوم ہوا کہ ہم انکے جنازہ پر جانے اور عیادت کرنے سے منع کرتے تہے جب سب کچہہ
یہہ تم نے کلینی اور کتاب مختار اور تذکرۃ الایمہ اور تبصرۃ العوام اور علل الشرایع
اور خلاصۃ الاقوال ہین دیکہا اور معلوم کیا پہر کیونکر تم نے انکے اقوال کو تسلیم کر لیا
اور کسطرح اس مذہب کو ہماری طرف سے سمجہہ لیا کیون نہ انکی روایات کو موافق
ہماری حدیث کے مردود و مطرود جانا اور کیون نہ اونکو مطابق ہمارے حکم کے
کافر و ملعون پہچانا اسمین تو صریح تمہارا قصور ہے معتقد علیہ تمہارا مجبور و معذور
ہے معلوم نہین حضرات شیعہ اب ایمہ علیہم السلام کو کیا جواب دینگے یا کف افسوس
ملکر اونکی جناب مین یہہ عرض کرینگے کہ آپ یہہ ارشاد فرماتے ہین وہ ہم سے اور
ہی کچہہ راگ گاتے ہین آپ اوپر لعنت کا مینہہ برساتے ہین وہ آپ پر معاذ اللہ
فوارہ لعنت جاری کرتے ہین آپکی اونکی تلاعن اور تکاذب مین ہم مصیبت مین
پہنس گئے اور ناحق مفت مین پس گئے آپ دونون صاحبونکا کچہہ نہ گیا ہمارا
دین و مذہب بگڑ گیا۔ آنکہین کہین کہ دل ہی نے ہمکو کیا خراب + اور دل کہے کہ

آنکھون نے ہمکو ڈوبا دیا + بگڑا کسیکا کچھہ نہین ابلہ رد مفت مین + دونون کی ضد نے خاکمین ہمکو ملا دیا + اب جناب مخاطب خیال فرماوین کہ صرف دو آیتون سورۂ دہر کی شان نزول مین مفسرین و محدثین شیعہ کے بارہ۱۲ اختلاف اور اٹھائیس۲۸ کبھی کبھی واقع ہون اور منجملہ کتب اربعہ دو کتابون استبصار و تہذیب مین پانچ ہزار حدیث سے زیادہ مختلف و متناقض لکھی ہون اور پھر ماہین روات اور ائمہ کے تناقض اور تخالف دایر ہوا اور پھر احادیث ائمہ مین باہم گر تخالف و تناقض سایر ہو تو آپکو دو ایک روایتون اہلسنت پر جو دو ایک مقام مین واقع ہوئی ہین اور نفس الامر مین کسیطرح کا اختلاف نہین ہے لفظ کبھی کبھی کا لانا زیبا نہین ہے آیندہ آپ مختار ہین خواہ کبھی کبھی کہئے یا تبھی تبھی فرمائیے **قولہ** غرض یہہ ہے کہ صحیح ایک قول بھی نہین ہے **اقول** یہہ تو آپ فرماوین ہمتو اپنی زبان سے کسطرح سے کہین کہ قول جناب مرتضےٰ علی کرم اللہ وجہہ کا بمقابلہ حضرت عباس انک رجل تائہ وقد نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المتعۃ یعنی تو ایک مرد عیاش ہے تحقیق منع کردیا رسول اللہ صلعم نے متعہ سے مندرجہ کتاب محاسن جھوٹا ہے **قولہ** طرح طرح سے ایجاد کرکے کہتے ہین **اقول** لفظ طرح طرح آپکی زبان مبارک پر بے طرح جاری ہے اول کوئی طرح ارشاد کیجیے پھر اوسکا جواب لیجیے **قولہ** اور خیبر مین اوسکے حرام ہونیکا قول اگر تسلیم کیا جائے تو اوس سے فایدہ اہلسنت کو نہین ہے اسواسطے کہ فتح مکہ اور حجۃ الوداع کہ یہہ خیبر کے بعد ہین ان دونون روزون مین مباح ہونیکی روایتین موجود ہین چنانچہ تفسیر کبیر مین لکھا ہے **اقول** اوسی تفسیر کبیر مین یہہ بھی لکھا ہے کہ بعد فتح مکہ کے تا قیام قیامت حرام کیا گیا اور اوسکی تحریم پر سواد اعظم امت نے اتفاق کیا **کما مر** اور صحیح مسلم شریف سے ہم نقل کرچکے ہین کہ فتح مکہ

مین تین دن تک جاری رہا اور بعد تین روز کے حرام ہوگیا کما نقل اور کتاب محاسن مین قول جناب ابو الحسن انک رجل تائہ فقد نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المتعۃ بمقابلہ ابن عباس حرمت متعہ الی یوم القیامہ کو صاف بیان کرتا ہے پس یہہ کہنا کہ بعد خیبر کے اباحت کی روایتین موجود ہین نہ حرمت کی نہایت حماقت ہے **قولہ** اب دیکھو کہ ہم نے متعہ کے مباح ہونیکو اہل سنت کی کتابونکی روایتون سے ثابت کر دیا ہے **اقول** جناب سامی ایسا جھوٹا دعوی نکر بیٹھا کرین کچھہ تو خدا اور رسول سے شرم کیا کرین ایک جھوٹ ہو تو بیان کرین کہانتک آپ سے عرض کرین اول حلت خمر مین حوالہ ہدایہ کا جھوٹ نکلا دوسری آیت فما استمتعتم کے معنی جھوٹ بیان کئے تیسرے وجہ اولے مین جو دعوی کیا جھوٹا کیا چوتھے اوس دعوی کے استشہاد مین پانچ تفسیرونکا حوالہ دیا جھوٹا دیا پانچوین وجہ ثانیہ مین جو دعوی فرمایا جھوٹ فرمایا چھٹے اوس دعوی کے ثبوت مین پانچ کتابونکا ذکر کیا جھوٹ کیا یہانتک مین نے آپکے جھوٹ کے کلیہ لکھدئے اور ہر کلیہ کی تحت مین متعدد جھوٹے جزیہ مندرج ہین ساتوین صحیح مسلم اور عینی سے جو حدیث واسطے حرمت متعہ کے نقل کی جھوٹ کی آٹھوین نہایہ ابن اثیر سے جو حدیث حرمت مین پیش کی جھوٹ کی یہہ کذوبات ثمانیہ ذکر کئے گئے ورنہ اگر لکھا جاوے تو ایک رسالہ صرف آپکے جھوٹون کے شمار مین طیار ہوا اور جسقدر کہ ہم نے اس مقام پر آپکے جھوٹ لکھے ہین وہ سب اپنے موقع پر بتشریح تمام بیان ہوچکے ہین منشاء فلینظر ثمہ کوئی روایت تو کسی مفسر معتمد یا محدث مستند اہل حق کی بیان فرمائیے کہ جس سے اباحت متعہ الی یوم القیامت ثابت ہوا ور بغیر اسکے تو آپکا بیان محض فضول ہے اذا قلت العقول کثرت الفضول **قولہ** اگر کچھہ عزت ہے تو ہم شیعونکی کتابونسے

اوسکا عدم جواز ثابت کرو اقول جناب سامی کی بیحیائی کو ہم سو طرح سے ثابت کر چکے اور ملا زمان والا کی بے غیرتی کو جا بجا ظاہر کر چکے پھر تو یہہ ہے کہ جناب والا ہر جملہ پر بے شرمی کو کام مین لاتے ہین سنئے آیات اربعہ سے حرمت متعہ کو ثابت کر چکے تہذیب مصنفہ امام اعظم شیعہ کی حدیث حرام ہونے متعہ مین لکھہ چکے ۔ استبصار کی حدیث مندرجہ کتب اربعہ مصنفہ رئیس الطایفہ تحریم متعہ مین پیش کر چکے قول جناب مرتضوی کو کتاب المحاسن سے ممانعت متعہ مین نقل کر چکے حدیث امام رضا کو فقہ الرضا سے بیان کر چکے تاہم ہم مانع ہین والمانع یکفیہ الاحتمال واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال آپ اوسکے جواز مین کوئی آیت اور حدیث پیش کرین ہم سے جواب لین اسپر بہی آپ نہ سمجہیں تو اپنا سر کہاوین قولہ اور تمہاری روایتین جو کچہہ اسکے عدم اباحت پر دلالت کرتی ہین وہ سب موضوع اور دروغ ہین کہ حضرت عمر کی رعایت کیواسطے بنائی گئی ہین اقول جہوٹی روایتین کرنا اور اپنے مذہب کی رعایت کیواسطے احادیث مین تراش خراش جاری کرنا کام محدثین اہلسنت کا نہین مقتداے شیعہ کو بہی اس امر کا اقرار ہے خدا جانے آپکو خلاف اپنے اکابر کے اس امر پر کیون اصرار ہے مجتہد المتشیعین عبد الرزاق لاہجی گوہر مراد مین لکھتے ہین کہ فرقہ محدثین اہل سنت مین اہل انصاف ہین جو کچہہ پیغمبر سے انکو پہونچا بلا تغیر و تبدل روایت کیا عبارت اوسکی ہم قبل ہین بیان کر چکے ہین البتہ راویان اہل تشیع کی کیفیت اور اونکی روایتون کا حال قابل تماشا ہے کیسی روایتین جہوٹہین ائمہ علیہم السلام سے بیان کرتے تہے جیسا کہ روایت کیا ہے کلینی نے ابو حمزہ سے کہ کہا مین نے امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ ہشام ابن الحکم آپ سے روایت کرتا ہے کہ اللہ جسم ہے امام نے فرمایا کہ پاک ہے وہ پروردگار پہچانا اوس نے اوسکی ذات کو وہ نہ جسم ہے نہ صورت

ہے عبارت اوسکی یہہ ہے حدثنا احمد ابن ادریس قال حدثنا محمد ابن عبد الجبار عن صفوان بن یحیی عن علی بن ابی حمزة قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام سمعت هشام ابن الحکم یروی عنکم ان اللہ عز وجل جسم الی ان قال فقال علیہ السلام سبحان من لا یعلم کیف هو الا هو لیس کمثلہ شیئ وهو السمیع البصیر لا یحد ولا یحس ولا یمس ولا تدرکہ الحواس ولا یحیط بہ شیئ لا جسم ولا صورت لا تخطیط ولا تحدید اور تراش وخراش محدثین شیعہ کو کہانتک آپ سے عرض کیا جاوے آپ ملا باقر مجلسی کی بحار الانوار کو ملاحظہ کیجیے او اوسمین سے رئیس المحدثین شیعہ کے حال کو معائنہ فرمائیے یعنے ملا باقر لکھتے ہین یہہ خبر کافی سے لیگئی ہے اور اوسمین عجیب تغیر وتبدل کیا گیا ہے جس سے صدوق کی نسبت بدظنی ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اونہون نے اوس حدیث مین تغیر اور تبدل اسلیے کیا ہے کہ اہل عدل کے مذہب کے موافق ہوجاوے اور الفاظ حدیث کافی کے اسطرح سے ہین عبارت اوسکی یہہ ہے هذا الخبر ماخوذ من الکافی وفیہ تغیر عجیب تورث سوء الظن بصدوق وانما هو انما مثل ذلک لتوافق مذهب اهل العدل وفی الکافی کذا پس معلوم ہوا کہ ہمیشہ آپکے یہان کے راوی ایمہ پر افترا وتہمت باندہتے رہے اور محدثین شیعہ بوجہ رعایت مذہب کے تراش وخراش کرتے رہے

قولہ شیعون کے مقابلہ مین اون روایتون کا ذکر کرنا بڑی حماقت کی بات ہے

اقول میان تمہاری توعقل جاتی رہی ہے سر سے پیر تک آپ حماقت مین مبتلا ہین ہم نے تمہارے مقابلہ مین کب اپنی کتابونکی روایت بیان کی تہی جو ایسی حماقت کی باتین کر رہے ہو بلکہ کتب اربعہ کی حدیث پیش کی تہی اور یہہ تو ظاہر ہے

کہ یہود و نصاریٰ کے مقابلہ مین قرآن کی آیت کیونکر پیش ہو سکتی ہے اور اہل تشیع کے مقابلہ مین احادیث رسول اللہ مندرجہ کتب اہلسنت ایدھم اللہ کسطرح کام آسکتی ہین جیسا کہ اہل تثلیث کو انجیل سے قایل کیا جاتا ہے اوسیطرح اہل تشیع کو اونہین کی کتابون سے معقول کیا جاتا ہے **قال السید** نے بلکہ اب کے اکابر متعہ کے قریب بوجوب ہونیکے مقر ہین جیسا کہ خلاصۃ المنہج مین لکھا ہے کہ ممتوعہ کے بوسہ لینے مین حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے اور ہر شہوت کے بدلے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جو بغیر متعہ کے مرگیا قیامت کے روز بدشکل اوٹھیگا اور ناک اوسکی کٹی ہوگی **قال المجتہد** واجب اور قریب بوجوب تو ہمارے نزدیک متعہ نہین ہے بلکہ مستحب ہے **اقول** ترک مستحب پر وعید شدید شرع شریف مین وارد نہین ہے پس اطلاق کرنا مستحب کا متعہ پر کہ جسکی تارک پر عذاب روز قیامت کو بدہیئت اور بدشکل ہوجانیکا مقرر ہے محض لغو ہے **قولہ** اور جو اعمال کہ سنت ہوتے ہین اونکے بجالانے مین ایسا ہی بیحد و حساب ثواب ہوتا ہے **اقول** اونکا تارک نکٹا اور کنکٹا قیامت کے روز نہین اوٹھتا ہے ہر فعل پر ثواب محدود ہوتا ہے محدود پر اطلاق غیر محدود کا ممتنع ہے اس قول سے تو آپ نے تمامی فرایض و واجبات پر متعہ کو بڑہا دیا کہ اوسپر ثواب بیحد و حساب مقرر کردیا **قولہ** اور واسطے ترغیب کے نہایت مبالغہ اونکے ثواب مین ہوتا ہے **اقول** عقیدہ رکھنا صرف مبالغہ کا واسطے ترغیب کے بغیر اوسکے ثواب کے جانب شارع علیہ السلام سے آپ ہی کا کام ہے یہہ شرع شریف ہے شاید آپکے نزدیک شعر و شاعری اسیکا نام ہے **قولہ** اور اسمین کچھہ خصوصیت شیعونکی نہین ہے **اقول** ترک مستحب پر معذب ہونا بقول تمہارے البتہ مخصوص اہل تشیع کے ساتھہ ہے **قولہ** بلکہ اہلسنت کی کتابون مین ایسا بلکہ اس سے زیادہ موجود ہے کہ فعل قلیل پر ثواب کثیر ملتا ہے۔

اقول مذہب اہل سنت مین ہرگز حکم اس امر کا نہین ہے کہ جو شخص ایک مستحب کو ترک کریگا تو قیامت کو بدہیئت اور بدشکل اوٹھیگا اور بعض افعال مسنونہ پر ثواب کثیر کا ملنا جایز بلکہ واقع ہے لیکن اونکے تارک پر عذاب شدید کا وارد ہونا مخالف شرع ہے **قولہ** لیکن اس مبالغہ کرنے سے وہ فعل واجب نہین ہوجاتا ہے **اقول** یہہ تمہاری فہم کی غلطی ہے صرف ثواب کثیر کے ملنے سے متعہ کے قریب بوجوب ہونیکو تائب نہین کیا جاتا ہے بلکہ اس امر سے قریب بواجب ہونا قرار پاتا ہے کہ جو بغیر متعہ کے مرگیا قیامت کے روز بدشکل اوٹھیگا اور ناک اوسکی کٹی ہوگی جیسا کہ تفسیر خلاصۃ المنہج مین لکھا ہے **قولہ** اپنے گھر کی تو خبر نہین دوسرون پر اعتراض کرتے ہین **اقول** ہم اعتراض نہین کرتے بلکہ آپکے مذہب مین متعہ کے قریب بوجوب ہونیکو بوجہ ورود وعید شدید کے اوسکے تارک پر بیان کرتے ہین ورنہ استحباب کو ہم کب مانتے ہین بلکہ اوسکے اباحت سے انکار رکھتے ہین **قولہ** دیکھو پیر دستگیر اہلسنت کی کتاب غنیۃ الطالبین مین لکھتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے روز اپنی زوجہ سے مجامعت کرے اور نہا کر نماز جمعہ کو جائے تو اوسکو ہر قدم پر ثواب سال بھر کے روزہ کا اور تمام سال کے قیام کا ہوگا **اقول** دیکھیے کہان مباشرت کرکے منکوحہ سے نماز جمعہ کو جامع مسجد کو جانا اور کہان ممتوعہ عورت کے صرف ایک بوسہ لینے مین حج اور عمرہ کا ثواب ملنا کہان زوجہ سے صحبت کرکے اور غسل کرکے نماز جمعہ کو جامع مسجد مین پڑہنا اور کہان عورت ممتوعہ اور مرد کے فقط بوس وکنار مین تمام عمر کے گناہ ساقط ہوجانا کہان مباشرت کرکے منکوحہ سے اور نہا کر جامع مسجد مین جمعہ کے روز اللہ کی عبادت ادا کرنا اور کہان عورت ممتوعہ و مرد کو ہر لذت و شہوت کے بدلے مین پہاڑونکے برابر نیکیان ملنا فاین ہذا من ذالک واین السمک من السماک عبارت تفسیر خلاصۃ المنہج ملا فتح اللہ کاشانی کی ملاحظہ فرمایے اور ذرا

انصاف کرکے دلمین شرمائیے کہ اگر باہم سخن کنند سخن ایشان ذکر تسبیح باشد وچون دست یکدیگر را بدست گیرند ہر گناہے کہ کردہ باشند از سر انگشتان ایشان ساقط شود وچون یکدیگر را بوسہ دہند حق تعالے بہر بوسہ حجی وعمرہ برایشان بنویسد و چون خلوت کنند بہر لذتے وشہوتے حسناتے بنویسد برائے ایشان مانند کوہاے برافراشتہ **قولہ** اور اوسی کتاب مین لکھا ہے کہ جو شخص ماہ رجب مین نو روزے رکہے تو وہ جسوقت قبر سے نکلے گا تو نور اوسکے منہہ کا تمام اہل محشر کو روشن کردیگا اہل محشر کہین گے کہ یہہ پیغمبر برگزیدہ ہے **اقول** اللہ کی عبادت ادا کرنے سے اگر کسی شخص کا منہہ روشن ہو جاوے اور اہل محشر اوسکی روشنی کو دیکھکر بادی النظر مین ایسا گمان کرنے لگین تو چندان قباحت نہین البتہ قباحت تو یہہ ہے کہ سید الاولین والآخرین کی زبان مبارک سے خبر ناطق اور حکم واثق متعہ کرنیوالے کیواسطے جو محض مستی نکالنے کیواسطے ہوتا ہے روایت کیا جاوے کہ جو ایکبار متعہ کرے درجہ اوسکا مثل درجہ حسین کے ہو اور جو دو بار متعہ کرے درجہ اوسکا مثل درجہ حسن کے ہو اور جو تین بار متعہ کرے درجہ اوسکا مثل درجہ علی کے ہو اور جو چار بار متعہ کرے درجہ اوسکا مثل مری درجہ اور مرتبہ کے ہو چنانچہ تفسیر خلاصۃ المنہج مین ملا فتح اللہ کاشانی شیعی نے آیت کریمہ فما استمتعتم کے تحت مین لکھا ہے ونیز آن حضرت فرمود کہ ہر کہ یکبار متعہ کند درجہ او چون درجہ حسین باشد وہر کہ دو بار متعہ کند درجہ او چون درجہ حسن باشد وہر کہ سہ بار متعہ کند درجہ او چون درجہ علی باشد وہر کہ چہار بار متعہ کند درجہ او چون درجہ من باشد اور تفسیر منہج الصادقین سے ایک حدیث اسی مضمون شریف کی قبل مین ہم نقل کرچکے ہین **قولہ** اب انصاف کرنا چاہیئے کہ بعضے فساق بہی رجب مین روزہ رکہتے ہین کیا مثل پیغمبر برگزیدہ کے ہو جاتے ہین **اقول** درجہ نبی

پر غیر نبی اہلسنت کے نزدیک کسیطرح پر نہین پہونچ سکتا ہے البتہ جو لوگ اس عبادت کو ادا کرینگے وہ اگر مقبول ہوگئی اور فسق فجور اونکا اوس عبادت کی برکت سے معاف ہوگیا اور محشر مین روشنی کے ساتھہ اوٹھائے گئے تو اہل محشر اپنے نزدیک اونکی صرف روشنی کو بادی النظر مین دیکھکر ایسا گمان کرینگے نہ یہہ کہ وہ نفس الامر مین پیغمبر برگزیدہ کے مثل ہوجاوینگے انصاف تو اس امر مین فرمائیے کہ صدہا اوباش اور عیاش کہ جو نماز روزہ تک سے واقف نہین ہین اور اونہون نے صرف متعہ کرلیا ہے کیا ائمہ علیہم السلام کی کہ جو افضل تمام انبیا سے تھے نہین بلکہ انبیا نے اونکے مرتبہ پر حسد کیا تھا اور اس حسد ہی کی وجہہ سے صدہا قسم کی بلاؤ ونمین مبتلا ہوگئے تھے بلکہ جو از خدا سے خارج کی گئی تھی مراتب پر بلکہ سید المرسلین کے مرتبہ پر پہونچ جاتی ہین **قولہ** اور ایسے ہی مبالغہ سے کیا یہہ عمل قریب بوجوب ہوگیا **اقول** میان مجتہد صاحب یہہ کیا آپ فرماتے ہین اور کیسا اوپر اوپر اوڑاتے ہین ثواب سے واجب نہین ہوتا بلکہ اوسکے ترک پر ورود وعید شدید سے واجبات مین شمار کیا جاتا ہے **قولہ** یہہ ثواب مین متعہ سے بھی بہت بڑھکر ہے **اقول** اجی جناب توبہ کیجیے اپنے اکابر کی احادیث مرویہ سے منہہ نہ پھیریے کہان عبادت خدا ادا کرنے سے اہل محشر کا اپنے نزدیک صرف روشنی دیکھکر ایسا گمان کرلینا اور کہان محض شہوت رانی پر رسول اللہ کی زبان مبارک سے حکم قطعی کل جنتی کا روایت کرنا **قولہ** اور مشکوۃ مین انس سے روایت ہے کہ جو شخص چاہے کہ خدا سے ملاقات کرے پاک اور پاکیزہ ہوکر گناہون سے تو حرایر سے یعنے آزاد عورتون سے نکاح کرے اب دیکھو ثواب تزویج حرایر کا کہ محض حظ نفس اور شہوت رانی ہے کہان سے کہانتک پہونچا کہ گناہون سے بالکل پاک ہوگا **اقول** معاذ اللہ جناب والا نے نکاح پر کیونکر محض حظ نفس اور شہوت رانی کا اطلاق کردیا اور احادیث ائمہ کو جو انکی فضیلت

مین وارد ہین ہولادیا جامع عباسی کو ملاحظہ کیجیے اور اوسمین باب گیارہوین مقدمہ فضیلت نکاح کو مطالعہ کیجیے۔ بدآن کہ احادیث در فضیلت نکاح کردن بسیار وارد شدہ وچون این مختصر گنجایش ذکر جمع آنہا نداشت لہذا بر سہ حدیث اختصار رفت از آن جملہ در حدیث ائمہ معصومین آمدہ کہ بہتر فایدہ کہ مسلمانان را بعد از اسلام حاصل شد بہتر از زن صالحہ نیست کہ ہرگاہ او را بیند خوشحال شود و ہرگاہ از و غائب شود حفظ ناموس و مال او کند و ہم در حدیث آمدہ کہ دو رکعت نماز یکہ صاحب زن بگذارد بہتر است از ہفتاد رکعت نماز یکہ عزب بگذارد و ہم در حدیث آمدہ کہ بدترین مردہای مسلمانان آن کسانند کہ عزب مردہ باشند اب بقول آپکے لازم آتا ہے کہ جو شخص نفس پرست ہو اوسکی دو رکعت نماز بہتر ہو ستر رکعت نفس کش سے اور یہی لازم آتا ہے کہ جو شخص شہوت پرستی اور نفس پرستی کو ترک کردے اور مر جاوے تو وہ بدترین مردون مسلمانون سے گنا جاوے جناب والا نکاح کو خصوصاً تزویج حرایر کو متعہ سے کیا نسبت کہ اسمین صدہا قسم کے فواید شارع علیہ السلام نے بیان فرمائے ہین شاید آپنے اسپر محض حظ نفس اور شہوت رانی کو اسواسطے اطلاق فرمایا تاکہ متعہ اور نکاح دونون برابر ہو جاوین **قولہ** اور متعہ مین یہہ بات کہان **اقول** ممتوعہ سے صرف مساس کرنے پر گناہون سے پاک ہو جاتا ہے اور جماع کرنے پر اللہ تعالے فرشتہ کو گواہ کرکے مرد اور عورت کو بخشدیتا ہے جیسا کہ خلاصۃ المنہج مین لکھا ہے۔ گواہ تو ید بران کہ من آمرزیدم الیشان را اور کہان تزویج حرایر کہ جسپر ثواب محدود اور کہان متعہ کہ بقول آپکے کہ اوسپر ثواب غیر محدود اور غیر متناہی اور بیحساب **قولہ** اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی حج کو جاوے اور میری زیارت اوسنے نہ کی تو مجھپر جفا اوسنے کی سو روضہ کے زیارت نکرنے سے آدمی کافر نہین ہو جاتا ہے اور جفا کرنی اون حضرت پر کفر ہے اور جب کافر ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ قیامت کے روز بدبختکا

اور نکٹا ہو کر اوٹھے سو حضرت نے یہہ مبالغةً فرمایا ہے **اقول** جناب مجتہد صاحب اسمقام پر تو آپنے اجتہاد کو بالکل ختم کردیا تارک زیارت بسبب عدم موانع کی لایق ملامت ہے اور زیارت کرنا رسول اللہ صلعم کی اہلحق کے نزدیک افضل مستحبات سے ہے گو بعضے علماء واجب اور قریب بواجب کے مقر ہین معلوم نہین آپنے حدیث کو کس وجہ سے نقل کیا آیا طعناً کہ اہلسنت کی کتابونمین اس قسم کی حدیثین موجود ہین تو یہہ طعن بالکل لغو وبیہودہ ہے جامع الاخبار باب دوم فصل ہفتم مین لکہا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جو شخص آیا مکہ مین اور نہ زیارت کی اوسنے میری مدینہ مین پس تحقیق جفا کی اوسنے میرے اوپر اور جس شخص نے کہ جفا کی میرے اوپر پس تحقیق جفا کرونگا مین اوسپر دن قیامت کے عبارت اوسکی یہہ ہے قال النبی من اتی مکة حاجا ولم یزرنی بالمدینة فقد جفانی ومن جفانی فقد جفوته یوم القیامة دیکھیے آپکے بیان کی حدیث سے تو رسول اللہ صلعم بہی جافئین مین قرار پاگئے اور اگر اسوجہہ سے لکہا کہ جفا کرنیوالا کافر ہے اور ممکن ہے کہ کافر نکٹا اور بدشکل اوٹھے تو یہہ دونون امر ممنوع ہین اول یہہ کہ ہر فرد جفا کا کفر نہین ہوسکتا جیسا کہ اللہ جل جلالہ ان الذین یحاربون اللہ ورسولہ - مین قطاع الطریق کا بیان فرماتا ہے کہ جو لوگ کہ لڑتے ہین اللہ سے اور اوسکے رسول سے حالانکہ قطاع الطریق سے فریقین مین کوئی شخص کافر نہین ہے اور دوسرے یہہ کہ نقل مین عقل کو دخل نہین ہے یعنے صاف صاف تشریح کرنا چاہیے کہ فلان امر پر فلان عذاب مقرر کیا جائیگا امکان کو اس سے کیا علاقہ تا وقتیکہ کوئی فعل مستحب اس قسم کا نلائیگا کہ جسکا تارک قیامت کے روز بدشکل اوٹھیگا اوسوقت تک تمثیل صحیح نہین ہوسکتی نہ قیاس آپکا پورا ہوسکتا ہے اہلحق سے جو لوگ رسول اللہ صلعم کی زیارت کے وجوب کے قائل ہین وہ اس حدیث کو بہی پیش کرتے ہین اور جو لوگ افضل

مستحباب ہونیکے مقر ہین وہ ایسی احادیث مین تاویلین کرتے ہین **قوله** اور ایسے ہی متعہ مین مبالغہ ہے واسطے ترغیب کے **اقول** معاذاللہ کہان زیارت نبوی اور کہان شہوت پرستی **قوله** اور حقیقت مین تارک متعہ بدشکل ورنکٹا ہو کر نہ اوٹھیگا **اقول** جناب مخاطب حقیقت اور مجاز کی اپنی طرف سے بہرتیور مین بیٹھے ہوئے بہرتی کر رہے ہین نہ حدیث مین مجاز کی گنجایش ہے نہ عبارت مفسرین مین اوسکی تشریح ہے **قوله** اور سوائے اسکے یہہ ہے کہ مراد اس سے یہہ ہے کہ یہہ واسطے اوس شخص کے فرمایا ہے کہ جو کوئی منکر متعہ کا ہو وہ قیامت کے دن ایسا اوٹھیگا نہ اوسکا مباح جانیوالا **اقول** جناب والا نہ حدیث کی عربی عبارت کو دیکھتے ہین نہ اوسکے ترجمہ کو اپنے مفسرین سے عبارت فارسی مین سنتے ہین مفت مین اپنی طرف سے تاویل علیل اور توجیہہ رکیک کرتے ہین دیکھئے تفسیر منہج الصادقین مین۔ من خرج من الدنیا ولم یتمتع جاء یوم القیامة وهواخترم یعنی جو شخص کہ نکلا دنیا سے اور نہ متعہ کیا اوٹھیگا دن قیامت کے مثلہ یعنے ناک اور کان کٹا ہوا حدیث مین لم یتمتع ہے انکر اباحة المتعة نہین ہے خلاصة المنہج مین ملاحظہ کیجئے اور وہ یہہ ہے کہ رسول فرمود کہ ہرکہ از دنیا بیرون رود و متعہ نکردہ باشد روز قیامت بدمنظر و بدہیئت باشد مانند کسے کہ بینی او بریدہ باشد اور اسی وجہ سے صاحب خلاصة المنہج اوسکے فضائل اسطرح سے بیان فرماتے ہین کہ جسوقت متعہ کرنیوالا ممتوعہ کے ساتھہ جماع مین مشغول ہوتا ہے حق تعالے فوراً ایک فرشتہ روانہ کرتا ہے کہ میرے ان دونون بندون کی پاسبانی کر چنانچہ لکھا ہے ہرگاہ زن و مرد با متعہ خود بنشیند فرشتہ برایشان نازل شود و ایشانرا پاسبانی کند تا آنکہہ از ان مجلس برخیزند اور پہر وہی صاحب خلاصة المنہج فرماتے ہین کہ جسوقت وہ جماع سے فارغ ہو کر اوٹھتے ہین اور غسل مین شغل فرماتے ہین اوسوقت حق تعالے بہت سے

فرشتون سے پکار کر کہتا ہے کہ اے ملایکہ گواہ رہو تم اسبات پر کہ یہہ دو بندہ میرے
غسل مین مشغول ہین اور اعتقاد رکہتے ہین کہ مین انکا پروردگار ہون مین نے انکو
بخشدیا چنانچہ عبارت اوسکی یہہ ہے دچون بر خیزند و بغسل کردن مشغول شوند حق تعالی
با فرشتگان گوید کہ نظر کنید برین دو بندہ من کہ بغسل کردن مشغول اند و اعتقاد
دارند کہ من پروردگار ایشانم گواہ شوید بر آن کہ من آمرزیدم ایشانرا اور وہی
صاحب خلاصة المنہج مین فرماتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ مرد اور عورت جسوقت
کہ نہاتے ہین علاوہ بخشنے جانیکے ہر بال کے مطابق ایک نیکی انکے واسطے لکہی جاتی ہے
اور ایک برائی محو کیجاتی ہے اور دس درجہ بلند کئے جاتے ہین چنانچہ عبارت اوسکی
یہہ ہے دآب از ہیچ موے بدن نگذرد مگر حق تعالے بہر موے حسنہ بر ایشان بنویسد
و سیئہ محو کند و دہ درجہ رفع نماید پہر وہی صاحب خلاصة المنہج فرماتے ہین کہ جسوقت
رسول اللہ صلعم نے یہہ فضایل بیان فرماے جناب امیر المومنین کہڑے ہوگئے اور
عرض کیا اے رسول خدا کے جو کوئی اس فعل یعنے متعہ کیواسطے سعی فرماوے آپنے فرمایا
کہ اے علی سعی کرنیوالے کو دونون کی خوشی حاصل ہوگی یعنی مژدہ متمتع اور متمتعہ
کا حاصل ہوگا اور پہر مشغول ہوگئے رسول اللہ صلعم متعہ کے فضایل بیان کرنے مین اور
فرمانے لگے اے علی جسوقت کہ یہہ دونون یعنی متعہ کرنیوالا اور متعہ کرنیوالی نہاتے ہین
ہر قطرہ سے اللہ فرشتہ پیدا کرتا ہے اور وہ فرشتہ اللہ کی تسبیح اور تقدیس مین مشغول
ہوتے ہین جسقدر تسبیح اور تقدیس ملایکہ کرتے ہین کل اوس مرد اور عورت کو ملتی ہے عبارت
اوسکی یہہ ہے پس امیر المومنین برخاست وگفت یا رسول اللہ جزاے کسے کہ درین باب
سعی کند۔ فرمود او را باشد مژدہ متمتع و زن متمتعہ دبعد ازان فرمود کہ اے علی چون مرد
متمتع و زن متمتعہ از غسل فارغ شوند بہر قطرۂ آب کہ از بدن آنہا ساقط شود حق تعالی
فرشتہ بیافریند کہ تسبیح و تقدیس او سبحانہ کند و ثواب آن از براے غسل کنندہ باشد

تا روز قیامت سبحان اللہ قربان ایسی سعی اور ساعی کے کہ جسکے ارتکاب مین دین اور دنیا کا لطف حاصل ہو جناب ساعی کیا کہنا ہے اوس مذہب کا اور کیا پوچھنا ہے اوس مشرب کا کہ جسمین متعہ کے یہہ فضایل ہون کہ ایک مرتبہ جماع کرنے پر درجہ حسین پر پہونچے اور دوسرے مین حسن پر اور تیسرے مین امام الایمہ پر اور چوتھے مین خاتم الانبیا پر اگر آپسمین مرد و عورت باتین شہوت اور لذت کی کرین تو وہ بمقام کلمہ سبحان اللہ لکہے جاوین اگر جماع مین مشغول ہون تو فرشتہ پہرے پر کہڑے کیے جاوین اگر نہانے مین مصروف ہون تو ہر بال کے عوض فرشتہ پیدا کر کے تسبیح اور تقدیس پر مامور کیے جاوین اور ثواب اونکے فاعل و مفعول کے نامہ اعمال مین ثبت کیے جاوین اور اللہ میان ملایکہ سے فرماوین کہ دیکھو ان دونون میرے بندونکو یہہ دونون مجھکو پہچانتے ہین تم گواہ رہنا مین نے انکو بخشا اور اگر کوئی سعی کر کے متعہ کروا دے تو دونون کا ثواب بھرپور پاوے وہ دونونکا لطف اوٹھاوے مگر افسوس حضرات نے اسکو بھی اپنے یہان چھپایا قرمساقون کو نہ تبلایا وہ بیچارے مصیبت کے مارے لفظ متعہ کو بمقام دلالی استعمال کیا کرتے ہر شب ایمہ اور انبیا کے مرتبونکو بے تکلیف و تکلف پایا کرتے ادہر خرچی اور دلالی اوڑاتے ادہر درجے اور مرتبہ بڑہاتے ادہر روپیہ حاصل کرتے ادہر ایمہ کے مرتبہ پر ترقی پکڑتے اسقدر بخل کو تو کام نفرمایئے للہ اونکو بھی تبلائیے آپکی سعی بھی بیکار نجائیگی ضرور ایکدن فایدہ کی صورت دکھلائیگی اب ملا زمان والا فرماوین کہ آپکی توجیہہ رکیک کیونکر اس حدیث مین جاری ہو سکتے اور کیونکر تارک متعہ پر منکر متعہ کا اطلاق ہو سکتا ہے اور یون تو ہم بھی کہتے ہین کہ جس فعل پر اسقدر ثواب عظیم اللہ جل جلالہ مقرر فرماوے اور جسپر اسقدر اجر کثیر معین فرماوے اوسکا تارک باوصف رجولیت کے اسی قابل ہے کہ نکٹا اور بدشکل اوٹھایا جاوے پھر آپ اوسکے انکار اور اقرار کی کیون تاویل پیش

کرتے ہین اور مفت مین طلبہ کے سامنے اپنی جہالت ظاہر کرتے ہین علاوہ برین منکر مباح کیواسطے کوئی حکم اسی قسم کا صریح نکالئے ورنہ اپنی کہانیون اور جہوٹے قصون سے باز آئیے **قال السید** خیال فرمائیے کہ آپکے مذہب مین متعہ کی دو قسمین ہین اول متعہ دوریہ دوم متعہ وحدانیہ تعریف متعہ دوریہ کی یہہ ہے کہ ایک عورت سے دس بیس شیعہ ملکر متعہ کرین اور اپنی اپنی باری سے اوسکے ساتھہ جماع کرین جیسا کہ صاحب مصائب النواصب نے لکہا ہے اور قسم ثانی اوسکو کہتے ہین کہ ایک شخص متعہ کرے **قال المجتہد** ہمارے مذہب مین متعہ کی ہرگز دو قسمین نہین ہین **اقول** باوجود موجود ہونے دونون قسمون کے اور تسلیم کر لینے آپکی کتب کلام اہل تشیع مین آپکا انکار ایک قسم سے محض بیکار ہے **قولہ** بلکہ ایک ہی قسم ہے جو ایک شخص کرے **اقول** جناب والا اس قول کو یاد رکہین کہ متعہ کی وہ قسم ہمارے یہان ہے جو ایک شخص کرے اور جو دس بیس شیعہ ملکر ایک عورت سے کرین اور اپنی اپنی باری سے اوس سے جماع کرین وہ نہین ہے گو یہہ انکار بمقابلہ متکلمین شیعہ پایۂ اعتبار سے ساقط ہے لیکن یہہ قول یاد رکہنے کے لایق ہے **قولہ** متعہ دوری ہمارے نزدیک باطل ہے **اقول** ملازمان والا فرماتے ہین متعہ دوری کہ جو دس بیس شیعہ ملکر ایک عورت سے متعہ کرین اور اپنی اپنی باری سے جماع کرین ہمارے نزدیک باطل ہے حالانکہ صورت متعہ دوریہ کتب کلامیہ اور فقہیہ اہل تشیع مین موجود ہے مگر ہمکو ابہی یاد دلانا اس قول کا مقصود ہے **قولہ** اور دیکہو کثرت سے کتابین شیعونکے مذہب کے فقہ کی ہندوستان مین موجود ہین اور مسائل متعہ اونمین موجود ہین لیکن متعہ دوریہ کی صورت کسی کتاب مین نہین اور نہ اس متعہ کا کہین ذکر ہے **اقول** چونکہ ہم نے جواز متعہ دوریہ مین حوالہ کتب کلامیہ اہل تشیع کا دیا تہا تو جناب مخاطب اوس سے فرار اختیار

کرکے فرماتے ہین کہ کتب فقہ اہل تشیع ہندوستان مین موجود ہین مگر اونمین متعہ دوریہ کی صورت یعنی دس بیس شیعہ ملکر ایک عورت سے متعہ کرین اور اپنی اپنی باری سے جماع کرین نہین لکھی اب جناب سامی کتب فقہ مین ارشاد الاذہان شیخ حلی اور نافع کو ملاحظہ فرمائیے کہ اوسمین متعہ دوریہ کا ذکر ہے یا نہین اور جایز لکھا ہے یا ناجایز اے جناب وُہ تو متعہ دوریہ مین نسبت اولاد کے اس طریقہ سے فیصلہ فرماتے ہین **ویقضی فی الولد بالقرعة ویلحق بالخارج سهمه** یعنے اگر اولاد مین جھگڑہ متعہ دوریہ کرنیوالون کے درمیان مین ہوگا تو یون فیصلہ کیا جائیگا کہ قرعہ ڈالا جائیگا جسکے نام پر نکلے گا اوسیکو لڑکا دلایا جاے گا جناب والا جناب علامہ حلی نے تو کل فیصلہ کر دیا اور سب جھگڑہ اوٹھا دیا نسب کو بطریق قرعہ ثابت کر دیا پس آپکا انکار نسبت متعہ دوریہ کے کتب فقہ اہل تشیع سے محض لغو ہے اور آگے چلکر خرخشہ عدت اور سن ایاس کا پیش کرنا سخت بیہودگی ہی علاوہ برین جناب والا قاعدہ عماریہ کو بھول گئے جو بوسہ فروج مین جاری فرمایا ہے کہ اہل سنت کے مذہب مین اگر بوسہ فروج کا حکم نہین ہے تو کسی کتاب مین ممنوع بھی نہین لکھا اور اصل اشیا مین اباحت ہے بس یہان بھی اوسی قاعدہ کو اپنی ہی زبان سے جاری فرمائیے کہ اہل تشیع کے مذہب مین اگر متعہ دوریہ کا حکم نہین ہے تو کسی کتاب مین ممنوع بھی نہین لکھا جیسا کہ آپ فرماتے ہین کہ کسی کتاب فقہ مین اوسکا ذکر نہین اور اصل اشیا مین اباحت ہے بس بقول آپکے متعہ دوریہ مباح ٹھراجائیگا کتب کلامیہ اور فقہ اہل تشیع مین جایز لکھا ہے **قولہ** اور صاحب مصائب النواصب مجتہد نہ تھے البتہ مناظرہ مین اونکو بہت دخل تھا اور یہہ مصائب النواصب بھی مناظرہ ہی کی کتاب ہے ایک ناصبی کے جواب مین فقہ کی کتاب نہین ہے **اقول** جناب مخاطب صاحب مصائب النواصب مجتہد تو نہ تھے لیکن آپکے مجتہدونکے مولی تھے

صوارم اور حسام اور تشبید المبانی مین دیکھئے آپکے مجتہدین لکھنوی اونکو بلفظ [illegible] کے یاد کرتے ہین سخت افسوس ہے کہ جو شخص عمدہ متکلمین شیعہ سے ہو یہانتک کہ جان بہی اپنے مذہب اہل تشیع پر نثار کردی ہو اور حضرات شیعہ مین بلفظ شہید ثالث ملقب کیا جاوے وہ ایک عار وگیر سنیون سے پایہ اجتہاد سے گرا کر غیر معتبر ٹہرادیا جاوے **قولہ** اور مسئلہ فقہ اگر فقہ کی کتاب مین ہو اور لکھا ہو کہ فلانے مجتہد کے نزدیک اسطرح ہے تو اوسکا اعتبار ہوتا ہے **اقول** اگرچہ یہہ قاعدہ ایجاد بندہ آپ کو مفید نہین ہے کیونکہ متعہ دوریہ کتب فقہ اور کلامیہ اہل تشیع مین مذکور ہے تاہم ہمارے مفید ہے آپکے یاد رکھنے کے قابل ہے آگے کام آویگا اور آپکو بہت ذلیل کروائیگا **قولہ** اور مصائب النواصب مین اگر لکھا بہی ہے تو اوس عورت سے لکھا ہے کہ جو بہت بڑے سن کی ہو اور حیض آنا اوس سے اور بچہ جننا ہو تو [illegible] ہو گیا ہو **اقول** جناب والا ہمتو آپکی اس فصاحت پر نثار ہوئے جاتے ہین اور اپنے آپکو اس بلاغت پر قربان کیے دیتے ہین گو ہمارا یہہ قاعدہ نہین کہ آپکی عبارت فصیح اور بلیغہ کی نسبت تعرض کرین مگر مجبور ہین کیا کرین ذرا اس جملہ کو تو ارشاد فرمائیے کہ اگر لکھا بہی ہے تو اوس عورت سے لکھا ہے اے جناب صاحب مصائب النواصب نے متعہ دوریہ کو لکھا ہے تو اگر کیا معنی اور جو اگر ہے تو لکھا ہے کیا معنی آپکو چاہئے تہا کہ یون فرماتے کہ اگر لکھا بہی ہو تو اوس عورت سے لکھا ہو گا تاکہ آپکا ندیکھنا مصائب النواصب کو ثابت ہوتا لفظ اگر دال ہے کہ آپنے نہین دیکہا اور جملہ (تو اوس عورت سے لکھا ہے) ظاہر کرتا ہے کہ آپنے قطعاً مصائب کو دیکہا کیا یہہ اجتماع النقیضین آپ ہی کے حصہ مین آگیا ہے انقطاع حیض وبچہ کا آپ کیون ڈہکوسلہ پیش کرتے ہین آپکے علامہ حلی تو صاف لکھتے ہین **ویقضی فی الولد بالقرعۃ ویلحق بالخارج سہمہ** یعنے اوس بچہ کا یون فیصلہ کیا جاویگا کہ فوراً سب

متعہ کرنیوالون کے نام پر قرعہ ڈالا جائیگا جسکے نام پر نکلے گا اوسکو لڑکا ملیگا دیکھین کس بیچارہ کی تقدیر کھلتی ہے اور کس کے نام پر چٹھی نکلتی ہے **قولہ** سو ایسی عورت مین ازروے شرع کے کیا قباحت ہے **اقول** ہمارے جناب مخاطب کے حافظہ کا یہہ مرتبہ علیا ہے اور اونکی فہم و فراست کا یہہ درجہ کبریٰ ہے ابھی جسکو باطل کرتے چلے آتے ہین جسکے ابطال کیواسطے قاعدہ بنائے جاتے ہین اوسیکا اقرار فرماتے ہین کہ ازروے شرع کے کیا قباحت ہے اے جناب جب شرع سے قبیح نہین تو باطل کسکے نزدیک ہے نہ آپ کو اپنے قول کا کہ ہمارے نزدیک متعہ دوریہ باطل ہے لحاظ ہے اور نہ اپنے قاعدہ جدیدہ کا پاس ہے اس مقام پر اقرار صاف ہے کہ متعہ دوریہ مین ازروے شرع کیا قباحت ہے یا آن شورہ شوری کہ صاحب مصائب النواصب اسکے جواز کیوجہ سے غیر معتبر ٹھرائے گئے یا باین بے تکی کہ خود فرمانے لگے کہ ازروے شرع کے کیا قباحت ہے الغرض جناب والا یاد رکھین کہ متعہ دوریہ جو دس بیس شیعہ ملکر ایک عورت سے کرتے ہین اور اپنی اپنی باری سے اوس سے مباشرت فرماتے ہین وہ ازروے شرع کے آپکے نزدیک قبیح نہین گو آپ بڑے سن کی عورت مین مستثنے فرماتے ہین بہرحال آپکا اقرار جواز متعہ دوریہ کا مذہب اہل تشیع مین ثابت ہوگیا **قولہ** اور احتیاط تو اس امر کی اوسیوقت ہوتی ہے کہ عورت کو حیض آتا ہو اور بچہ جننی ہو کہ نطفہ ایک شخص کا دوسرے شخص کے نطفہ سے مشتبہ نہو جاوے **اقول** جناب والا مشتبہ ہو جانے دین کچھہ پرواہ نہین موافق حکم شیخ حلی کے فوراً قرعہ ڈالین سب جھگڑہ اوٹھہ جائیگا اور سب قصہ رفع ہو جاوے گا آپ خوف نکرین بے کھٹکے اوسمین اشتراک فرماوین **قولہ** اور اسواسطے اوسکے لئے عدت مقرر ہوا ہے ورنہ عدت کی کیا احتیاج تھی **اقول** ہوئی ہوگی جنکے نزدیک ہوئی ہوگی علامہ حلی کے نزدیک تو نہین ہوئی وہ تو بے کھٹکے قرعہ ڈالتے ہین جسکے نام پر نکلے اوسی کی جیت ہے پھر کسیکو کیا بات چیت ہے **قولہ** اور جو ایسی بڑے سن کو پہونچی

ہو کہ حیض اور جننا اوسکا بند ہو گیا ہو تو اوس عورت کو عدت مین بیٹھنے کی احتیاج نہین ہے چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے والائی یئسن من المحیض من نساءکم ان ارتبتم فعدتہن ثلثة اشہر اس سے معلوم ہوا کہ اگر شک ہو کہ حیض عورت کا معلوم نہین کہ سن کے زیادہ ہونے سے بند ہوا ہے یا کسی عارضہ سے تو عدت اسکا تین مہینے ہی اور اگر شک نہو بلکہ سن کے تقاضہ سے حیض کے بند ہونیکا یقین ہو تو اوسپر عدت نہین ہے اور یہی مذہب اکثر علمار کا ہے اور خدا تعالے نے بہی اسیواسطے اوسکی عدت کو بیان نہین کیا ہے **اقول** مجھکو عدت اور غیر عدت سے بحث نہین ہے اور اس آپکی تقریر واہی کو متعہ دوریہ سے تعلق نہین ہے مگر آپکی زبان پر لفظ اکثر بہت چڑہ رہا ہے اپنے مذہب کے علما کے نسبت بہی زبان پر سے نہین اوترتا ہے جناب والا یہہ جو تہا اکثر ہے معلوم نہین اس سے کب نجات ملیگی اور کب برأت حاصل ہوگی علماء اہلحق کو تو بیباکی سے لپیٹ دیتے تہے مگر اپنے علما کو بہی چالاکی سے سمیٹنے لگے جناب والا جامع عباسی کو دیکہیے اپنے کذب کا اقرار یا اوسکے جہوٹ کو تسلیم کیجیے بعضے از مجتہدین گفتہ اند کہ ایشان عدت ندارند آپ اپنے اکثر اور صاحب جامع عباسی کے بعض کو معائنہ فرمائیے اور کسی ذی علم سے دونون کا مقابلہ کروائیے آیا اکثر بعض سے عام ہی یا دونون متساوی الاقدام ہین **قولہ** اور جب عدت اوسکے واسطے نہوا تو پہر باعتبار شرع کے متعہ دوریہ مین بفرض و تسلیم کیا قباحت ہے **اقول** جناب مخاطب نے نسبت متعہ دوریہ کے جو مسئلہ عدت کا پیش فرمایا اور سن ایاس کا جہگڑا لگایا اس سے کیا فایدہ نکالا عدت کو متعہ دوریہ سے جسکی کیفیت آپکے خصم نے بحوالہ مصائب النواصب قاضی شوستری یہہ بیان کی کہ دس بیس شیعہ ملکر ایک عورت سے متعہ کرین اور اپنی اپنی باری سے جماع کرین اور جسکو آپنے اول وہلہ مین باطل فرما دیا اور پہر اوسکو عورت مسئلہ مین مشروع فرمایا کیا مناسبت اور سن ایاس کو اوس سے کیا ملازمت آپ دیکہیے

تعریف متعہ دوریہ کو ملاحظہ کیجیے اوسمین دس بیس شیعہ کے معیت مرہ واحدہ ماخوذ ہی پہر آپکی طبیعت نازک پر عدت اور غیر عدت کا مسئلہ کیون مرکوز ہے سن ایاس کا جہگڑا تو علامہ حلی نے صاف کردیا کہ اولاد کا فیصلہ قرعہ کے ساتہہ فرما دیا اب آپ کیون ڈرتے ہین اور کیون فرض و تسلیم کو داخل کرتے ہین جب آپ شروع فرما چکے تو یہ سب قصّے طے ہوچکے اگر اشتباہ نطفہ کا خطر ہے تو علامہ حلی کا فیصلہ مد نظر ہے **قولہ** لیکن مولوی الفضل صاحب کو اپنے مذہب کی خبر نہین کہ اونکے مذہب مین نکاح دوری جائز ہے اور اسکی بہی قید نہین کہ زیادہ سن کی ہو بلکہ بیس پچیس برس کی ہو تو بہی یہ صورت جائز ہے امام زفر کے نزدیک چنانچہ ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ مین لکہا ہے **اقول** جناب مخاطب ہوش مین آوین حواس کو جمع فرماوین سنبہل کے چلیے سوچ کے کہیے یہ ترانہ تو نیا سنایا جسکا آجتک مذہب اہلحق مین پتا نہ پایا یہ تو وہی مثل ہوئی مارون گھٹنا پہوٹے آنکہہ کجا مذہب اہل حق اور کجا نکاح دوری یہ تو جناب کو بیوقت کی سوجہی آپ ابتک تہمت سے باز نہین آتے ہین باوجودیکہ صدہا منہہ کی کہاتے ہین کچہہ تو شرم فرمائیے ذرا تو حیا کو کام مین لائیے متعہ دوریہ پہ ایسے شرمانے لگے کہ مذہب اہلسنت مین نکاح دوری بتانے لگے اللہ سچ فرمائیے اور صحیح بتائیے شرح وقایہ مین کہان لکہا ہے اور ہدایہ مین کہان مذکور ہے کہ امام زفر کے نزدیک نکاح دوری جائز ہے اور اسمین اسکی بہی قید نہین ہے کہ زیادہ سن کی ہو بلکہ بیس پچیس برس کی ہو تو بہی یہ صورت جائز ہے نہ شرح وقایہ مین اسکا پتا ہے نہ ہدایہ مین اسکا نشان ہے یہ تو صرف جناب کا افترا و بہتان ہے **قولہ** اگر کوئی عورت طاقت رکہتی ہو تو ایک دن مین بیس پچیس مردون سے نکاح کرکے مجامعت کروا سکتی ہے ہر ایک شخص کے وار سے **اقول** مذہب اہل حق مین عورت واحدہ دو مردونسے بہی معاً نکاح نہین کرسکتی چہ جائیکہ بیس پچیس سے البتہ متعہ دوریہ مین مذہب اہل تشیع کے طریق پہ عورت واحدہ بیسیون

مردون سے متعہ کرسکتی ہے اور اپنی اپنی باری سے ہر متمتع اوس سے مباشرت بقدر اپنی اجرت کے مجامعت کرسکتا ہے اور حالت حمل رہجانے اور بچہ جننے مین بموافق حکم علامہ حلی کے ہر شخص قرعہ ڈال سکتا ہے **قولہ** اور صورت اوسکی یہہ ہے کہ زید اپنی زوجہ کو طلاق بائن دیوے اور اوسی عدت مین اوس سے باز نکاح کرے اور مجامعت سے پہلے اوسکو طلاق دیوے تو زفر کے نزدیک اس صورت مین عدت اوس سے ساقط ہے اور اوسوقت جایز ہے اوس عورت کو کہ عمر سے نکاح کرلیوے اور اگر عمر بہی اوس سے مجامعت کرکے طلاق بائن اوسکو دیوے اور عدت مین بعد ایک گہڑی کے اوس سے نکاح کرلیوے اور قبل مجامعت کے پہر اوسے طلاق دیوے تو جایز ہے اوس عورت کو کہ موافق مذہب زفر کے عدت مین نہ بیٹھے اور پہر اسیوقت پہر زید سے یا بکر سے نکاح کرلیوے اور جب بکر سے نکاح کرے تو بکر بہی اگر اوس سے مجامعت کرکے طلاق بائن دیوے اور بعد ایک گہڑی کے عدت مین پہر نکاح کرکے مجامعت سے پہلے طلاق دیوے تو وہ عورت موافق مذہب امام زفر کے عدت مین نہ بیٹھے اور اوسیوقت زید سے یا عمر یا خالد سے نکاح کرلیوے اور مجامعت کرواے اسیطرح جسقدر اوس عورت مین طاقت ہے یا تو اونہین شخصون سے ایک کے بعد دوسرے سے یا ہر ایک مرد جدید سے جماع کرواتی جائے اور طلاق لیتی جائے اگر ان چار پانچ ہی مردونسے باری باری نکاح کریگی تو صورت دور کی ہوگی اور اگر ہر ایک مرد جدید سے نکاح کریگی تو بعید نہین کہ ایک روز مین بیس مردون سے بلکہ زیادہ سے مجامعت کرانیکی نوبت پہونچے چنانچہ شرح وقایہ مین لکہا ہے ولو نکح معتدته من بائن وطلق قبل الوطی فعلیه مهر تام وعلیها عدة مستقلة هذا عند ابی حنیفة وابی یوسف لان اثر الوطی فی النکاح باق وهو العدة فصار کان الوطی حاصل فی هذا النکاح وعند محمد یجب علیه نصف المهر وعلیها اتمام

العدة الاولی فقط ولا عدة للطلاق الثانی لان الزوج طلقها قبل الوطی فیه وعند زفر لا عدة عنها اصلا لان العدة الاولی سقطت بالتزوج ولم یجب بالنکاح الثانی بدلیل محمد یعنی اگر نکاح کرے کوئی عدة باین پانیوالیکے اپنے سے اور طلاق دیوے پہلے وطی کی تو بس اوس مرد پر مہر ہے تمام اور اوس عورت پر عدت مستقلہ ہے یعنی تمام عدت پورا یہہ نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے ہے اسواسطے کہ اثر وطی کا نکاح مین باقی ہے اور وہ عدت ہے پس ہوگیا گویا وطی حاصل ہے اس نکاح مین اور نزدیک محمد کے واجب ہے اوس مرد پر نصف مہر اور اوس عورت پر تمام کرنا عدت پہلی کا فقط اور نہین ہے عدت واسطے طلاق ثانی کے اسواسطے کہ شوہر نے طلاق دی ہے اوس عورت کو پہلے وطی کی اوسمین اور نزدیک زفر کے نہین عدت اوس عورت پر ہرگز اسواسطے کہ عدت بہلا گر گیا ساتھہ نکاح کرنیکے اور نہ واجب ہوا ساتھہ نکاح دوسرے کے ساتھہ دلیل محمد کے انتہا۔ اور جب عدت بالکل واجب نہوا تو عورت اگر چاہے تو اور کسی سے نکاح کرے اور جب اس سے بھی یہی معاملہ پیش آئے تو تیسرے مرد سے نکاح کرلے وعلی ھذا القیاس جہانتک چاہے

اقول ملازمان والا یہہ تو فرمائیے کہ یہہ صورت نکاح دوری کس کتاب مین دیکھی کتب اہلسنت مین نہ یہہ صورت ہے اور نہ نکاح دوری شرح وقایہ سے جو عبارت نقل فرمائی اوسکا تو صریح مطلب یہہ ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق باین دی اور پھر اوسی شخص نے اندر عدت کے اوس عورت سے نکاح کرلیا اور پھر اوسی شخص نے قبل وطی کے طلاق دی امام اعظم اور ابو یوسف کے نزدیک شوہر پر کل مہر ادا کرنا واجب ہے اور اوس عورت پر پوری عدت ادا کرنا لازم ہے اور امام محمد کے نزدیک نصف مہر شوہر پر اور کل عدة عورت پر واجب ہے اور زفر کے نزدیک عدة اوس عورت پر نہین ہے بوجہ اسکے کہ قبل وطی کے طلاق دی اسیقدر شرح وقایہ مین مذکور ہے

اور یہی ہدایہ مین مسطور اسمین تو نہ نکاح دوری کا مذکور ہے اور نہ یہہ آپکی صورت مسطور ہے نہ طلاق لے لینے کا عورت کے بیان ہے اور نہ طاقت کا اوسکی اعلان ہے یہہ سارا آپکا کذب و بہتان ہے صرف عورت مطلقہ قبل الوطی کے عدۃ مین فقط زفر کا جہگڑا ہے اوسپر آپکا یہہ سارا بکہیڑا ہے علاوہ برین یہہ صورت آپکی نہ اصول اہلسنت کے موافق ہی نہ قواعد اہل حق کے مطابق نہ عورت کے اختیار مین طلاق لے لینا ہی نہ مرد کے اقتدار مین نکاح موقت کرلینا ہی عورت طلاق لے لینے مین مجبور ہی مرد نکاح موقت مین معذور ہی بس یہہ آپکی صورت مدفوع و غیر منظور ہے قطع نظر اسکے لفظ اگر آپکی صورت سے نکال لیا جائے تو یہہ ساری شکل کلیۃً برباد ہوجائے شرطیہ سے کام نہین چلتا کلیہ جزیہ مین جاری نہین ہوسکتا ایک جزیہ فقہہ مسطور ہے جسمین عدت زوجہ پر خلاف زفر کا مذکور ہے کلیہ کو اوسمین کیا دخل ہے اور آپکے قیاس کو اوس سے کیا مناسبت اور ماسوائے اسکے آپ اپنے نکاح دوری کو ملاحظہ کرین اور اوسکے اجرا کی نسبت خیال کرین کہ کتنی صورتین اوسکے وقوع مین حائل ہوتی ہین دیکہئے آپکی اس صورت کا مدار مذہب امام زفر پر ہے اور وہ بہی افتراق زوج اور زوجہ پر اور وہ بہی مطلقاً نہین بلکہ زوج اپنی زوجہ کو طلاق باین دے اور پہر اندر عدت کے نکاح کرے اور پہر قبل وطی کے طلاق دے اور پہر وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح کرے پہر وہ شوہر اوس سے مباشرت کرے اور پہر وہ شوہر بعد مباشرت کے طلاق باین دیوے اور پہر وہ شوہر اندر عدت کے نکاح کرے اور پہر وہ شوہر قبل وطی کے طلاق دے اور پہر وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح کرے علی ہذا القیاس پہر وہی معاملات پیش آوین تب آپکی صورت صادق آوے اب خیال کیجئے اگر زوج اور زوجہ مین افتراق ہی نہو تب بہی آپکی صورت جاری نہین ہوسکتی اور اگر افتراق بہی ہو شوہر طلاق باین نہ دے بلکہ طلاق رجعی دے اور عدت مین رجوع کرے تب بہی آپکی صورت جاری نہین ہوسکتی اور

اگر طلاق رجعی بہی ندے تین طلاقین دین تب بہی آپکی صورت جاری نہین ہوسکتی اور اگر طلاق رجعی دے اور نہ طلاق ثلاثہ واقع کرے بلکہ طلاق باین ہی دے لیکن اوس سے پہر نکاح نکرے تب بہی آپکی صورت جاری نہین ہوسکتی اور اگر نکاح بہی کرے لیکن اندر عدت کے نکرے بلکہ بعد حلالہ کے تب بہی آپکی صورت جاری نہین ہوسکتی اور اگر نکاح بہی کرے اور اندر عدت ہی کے کرے لیکن پہر طلاق ندے تب بہی آپکی صورت جاری نہین ہوسکتی اور اگر طلاق بہی دے قبل وطی کے ندے تب بہی آپکی صورت جاری نہین ہوسکتی اور اگر قبل وطی کے دے لیکن وہ عورت پہر نکاح نکرے تب بہی آپکی صورت جاری نہین ہوسکتی دیکہیے ایک شوہر سے آٹہہ مرحلہ افتراق مین صرف مذہب امام زفر پر حائل ہوتے ہین اور پچیس مردون تک دوسو مرحلہ طے کرنا پڑتے ہین اس خرابیون کے بعد بہی یہہ نکاح دوری جو آپنے ایجاد فرمایا اور متعہ دوریہ کے مدمقابل ٹہرایا دوریہ پر منطبق نہین ہوسکتا کیونکہ دوریہ مین نہ افتراق کی ضرورت ہے نہ طلاق کی حاجت نہ تعاقب سے علاقہ ہے نہ تبدل سے مناسبت ہے کیونکہ متعہ دوریہ مین نہ یکے بعد دیگرے کی شرط ہے نہ مرة بعد اولی وکرة بعد اخری کو مداخلت قبلیت اوسمین مفقود لبعدیت اوسمین معدوم جناب ساعی ملاحظہ کرین کہ کہان آپکا متعہ دوری مذہبی اور کہان آپ کا نکاح دوری مزعومی متعہ دوریہ مین دس بیس ملکر مرتبہ واحدہ مین متعہ کرسکتے ہین اور اپنی باری سے مباشرت فرماسکتے ہین اور اسمین کوئی صورت مزاحم نہین اور کوئی امر مانع نہین بےکہٹکے یہہ صورت وقوع مین آسکتی ہے اور بے تکلف عورت مباشرت کرواسکتی ہے اور نکاح دوری مین بیس پچیس تک دوسو صورتین حائل ہین انکے بعد بہی بقول آپکے دو مردون سے بہی عورت معاً نکاح نہین کرسکتی چہ جائیکہ بیس پچیس مگر بقول آپکے یہہ نکاح دوری آپکے یہان عورات مسنّہ مین بے تکلف

بلا کسی امر حائل کے جاری ہوسکتا ہے کیونکہ آپ نے صاف فرمادیا کہ عورات مسنہ پر ہمارے یہان عدت اکثر علما کے نزدیک نہین ہے پس موافق اکثر علماء اہل تشیع کے عورت مسنہ کو اوسکا زوج طلاق دیوے وہ بے کھٹکے بلا انتظار کسی امر کے دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہی اور اگر وہ بہی طلاق بعد مباشرت کے دیوے تو تیسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے اور اگر وہ بہی بعد مباشرت کے طلاق دیدے یا تو آگے کو کرتی چلی جاے یا پیچہے کو لوٹ آئے اگر لوٹے دور ہے ورنہ تسلسل تو قدامت نفس پر قایم ہی ہے اب فرمائیے کہ اس نکاح دوری کے بنانے سے اور اوسکے مذہب اہلسنت پر لگانے سے کیا مفاد آپکو حاصل ہوا اور کونسا فایدہ بخشا سواے اسکے کہ اپنے یہان کے نکاح دوری کو بہی ظاہر کردیا **قال السید** معلوم نہین کہ آپ کونسے متعہ کے عدم جواز کے ثبوت کے طالب ہین اگر اول کے ہین تو یہہ امر جمیع شرائع مین بالبداہت حرام ہے **قال المجتہد** ہم اوس متعہ کے عدم جواز کے ثبوت کے طالب ہین جسکا جواز ہم ابہی اہلسنت کی کتابون سے ثابت کرکے آئے ہین **اقول** ملا زمان سامی ایسی بہادری تو زیبا نہین جو ایسی بیباکی سے دعوی کر بیٹہا کرتے ہو کسی کتاب اہلسنت سے جواز متعہ ثابت نہین ہوا جیسا کہ ہم اوپر باحسن وجوہ ثابت کرچکے ہین اور آپکے جہوٹ کو قرار واقعی ظاہر کرچکے ہین **قولہ** لیکن اوس دلیل سے کہ مسلم فریقین ہو **اقول** آیات کلام اللہ سے حرام ہونا متعہ کا ہم بخوبی ثابت کرچکے لیکن اونکا مسلم ہونا آپکے نزدیک معلوم اب تکلیف فرماکر تہذیب امام اعظم طوسی اور استبصار رئیس الطائفہ اور کتاب محاسن برقی کو ملاحظہ کیجئے اور کتاب فقہ الرضا کو دیکہئے کہ اونمین حدیثین حرمت متعہ کی جناب امیر المومنین کی زبان سے مروی ہین **قولہ** اور قسم اول کو ہم درست نہین جانتے ہین **اقول** افسوس تو یہہ ہے کہ جناب والا ایک پہلو پر نہین رہتے ہر مقام پر نئی بیٹھک بیٹھتے ہین ابہی اقرار صریح کرچکے ہین کہ متعہ دوریہ مین ازدے

شرع کے کیا قباحت ہے اب فرماتے ہین کہ ہم اوسکو درست نہین جانتے ہین **شعر**

ڈہلے کسپر طبیعت اور کس کس کا یقین لائے + جو وعدہ ایک کرتے ہو تو سو پہلو نکلتے ہین +

قوله لیکن تمہارے مذہب کے موافق وہ قسم نکاح دایمی مین جاری ہوسکتی ہے **اقول** متعہ دوریہ نکاح دایمی مین ہرگز جاری نہین ہوسکتا کیونکہ دونون کی حقیقت و ماہیت مین تباین محض اور تغایر حقیقی ہے بس ایک کو دوسرے کے ساتھہ خلط کرنا آپکے خبط پر دلیل اول ہے **قوله** جیساکہ ہم ابہی لکہہ چکے ہین **اقول** ہم بہی آپکی صورت مصنوعی کو مٹا چکے ہین **قال السید** اور اگر آپ ثانی کے طالب ہین تو استبصار اور تہذیب جو آپکی کتب اربعہ سے ہین ملاحظہ فرمائیے کہ اونین یہہ حدیث موجود ہے **وهو هذا حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم لحوم الحمر الاهلية ونكاح المتعة** یعنی حرام کیا رسولخدا صلعم نے گوشت خر اہلی کا اور نکاح متعہ کا **قال المجتهد** استبصار و تہذیب مین یہہ روایت اسطرح سے نہین ہے **اقول** جناب والا پہر کسطرح سے ہے بیان تو کیجئے **قوله** اور اس روایت مین خیانت کرکے لکہدیا ہے **حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم لحوم الحمر الاهلية ونكاح المتعة** **اقول** کیا خیانت کی اوسکو ذکر تو کیجئے **قوله** اور حال یہہ ہے کہ یہہ روایت اسطرح سے نہین ہے **اقول** وہ طرح نہین معلوم ہوتی بیان فرمائیے **قوله** اور نہ صاحب کتاب نے مثل اور روایتون کے اوسکو داخل کتاب کیا **اقول** **دخول فی الکتاب** سے تمہاری کیا مراد ہے اگر یہہ ہے کہ روایات جواز مین اوسکو درج نہین کیا تو بیشبہہ صحیح ہے کیونکہ اس روایت سے عدم جواز ثابت ہے مگر روایات جواز مین نہ درج کرنے سے عدم دخول فی الکتاب نہین لازم آتا اور اگر یہہ ہے کہ اوسکی تصحیح نہین کی بلکہ مصنف کتاب غیر مصحح جانتا ہے تو یہہ غلط ہے مولف کتاب نے اوسکی تصحیح اور اسناد مین کچہہ کلام نہین کیا بلکہ سلسلۂ اور اسناد ابواسطہ ایمہ علیہم السلام کے جناب مرتضوی

کرم اللہ وجہہ تک پہونچا دیا اور اونسے رسول اللہ تک ملا دیا صرف موافق دستور قدیم کے عذر تقیہ کا پیش کیا کہ جو قادح اسناد وغیرہ نہین ہو سکتا **قولہ** بلکہ اوس روایت کی اطلاع کی ہے **اقول** لاریب اوس نے ہمکو اطلاع کی ہے کہ ہمارے یہان روایتین حرمت متعہ کی بواسطہ ایمہ علیہم السلام مروی ہین **قولہ** اور اوسکا حال ظاہر کیا اہل اسلام نے اما ما رواہ محمد ابن احمد ابن یحیی المکنی بابی جعفر عن ابی الجوزۃ عن الحسین ابن علوان عن عمرو بن الخالد عن زید بن علی عن اباہ عن علی علیہ السلام حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر لحوم الحمر الاھلیۃ ونکاح المتعۃ فان ھذہ الروایۃ وردت مورد التقیۃ یعنے اور لیکن جو کہ روایت کیا ہے محمد ابن احمد نے اور فلانے اور فلانے نے اور زید ابن علی سے یہانتک کہ علی علیہ السلام سے فرمایا کہ حرام کیا ہے رسولخدا صلعم نے بروز خیبر گوشت خر اہلی کا اور نکاح متعہ کا یہہ روایت وارد ہوئی مقام تقیہ مین انتہے **اقول** سبحان اللہ خوب حال ظاہر کیا یعنے اسکی اسناد مین کلام نہین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت کرنے مین رسولخدا صلعم سے شک وشبہہ نہین مگر صحابہ کے خوف سے تقیہ فرمادیا ہمارے حضرت مخاطب فرماتے ہین کہ رئیس الطایفہ نے جواب اس روایت حرمت متعہ کا یون دیا کہ یہہ روایت مقام تقیہ مین واقع ہوئی ہے لہذا ہم جہانتک خوض کرتے ہین تقیہ کی بناد و امر پر پائی جاتی ہے ایک صحابہ کرام خصوصاً خلفاے عظام کا جابر اور ظالم اور منحرف عن دین اللہ ہونا دوسرے جناب مرتضوی کا مغلوب وعاجز بے یار ومددگار در خلافت خلفاے کرام مین رہنا یہہ دونون امر ایسے ہین کہ اگر ایک بھی انمین سے غیر متحقق قرار پاوے گا تو تقیہ کلیتہً معدوم ہو جاویگا اگر صحابہ رسول اللہ عمدہ اور محمود اور قائم علی دین اللہ تھے تو جناب مرتضوی تقیہ کس سے کرتے تھے اور اگر معاذ اللہ

صحابہ کرام اور خلفاے عظام بری تھے لیکن جناب امیر کو غلبہ تام حاصل تھا تو دین خدا کو کیون چھپایا جاتا تھا بہر حال انہین دو امرون پر مدار تقیہ ہے جسپر یہہ سارا فساد و فتنہ برپا ہے ہمارا خیال اور ذہن جہانتک پہونچتا ہے دونون امرون کا نہ کہین پتا لگتا ہے اور نہ نشان ملتا ہے نہ صحابہ کا جبر اہونا معلوم ہوتا ہے نہ حضرت علی کا مغلوب و عاجز ہونا پایا جاتا ہے لہذا ہم اولاً اصحابہ رسول اللہ کے اعلےٰ اور افضل ہونے کو تمامی امت سے اور آمر بالمعروف اور ناھی عن المنکر ہونیکو کلام الٰہی اور حدیث جعفری مرویہ کلینی سے ثابت کرتے ہین پہلے ہم اکبر ثقلین کو کھولتے ہین اور اوسمین چوتھے پارہ سے اس آیت کو نکالتے ہین۔

پہلی آیت

کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر وتومنون بالله ولوا من اهل الکتاب لکان خیرا لهم منهم المؤمنون واکثرهم الفاسقون یعنے تم بہترین امت ہو چن لیئے گئے ہو آدمیون کے لئے حکم کرتے ہو نیک باتون کا اور روکتے ہو بُری باتون سے اور ایمان رکھتے ہو خدا پر اور اگر ایمان لاوین اہل کتاب تو البتہ ہو وے بہتر واسطے اونکے بعض اونمین سے مومن ہین اور اکثر اونہین اہل کتاب سے فاسق اس آیت مین اللہ جل شانہ صحابہ کرام کے بہتر اور افضل ہونیکو تمام امت سے ساتھ لفظ کنتم خیر امة اخرجت الناس کے اور اونکی نیک باتون کا حکم کرنے کو ساتھ لفظ تامرون بالمعروف اور بُری باتون سے بچانیکو ساتھ لفظ تنهون عن المنکر اور اونکے سچے ایمان رکھنے کو اللہ پر ساتھ لفظ تومنون بالله کے بیان فرماتا ہے حق سبحانہ تعالےٰ نے اس آیت کریمہ اور نص صریح مین صحابہ کرام اور معاونین رسول انام کی چار صفتین ظاہر فرمائین پہلی اونکا تمام امت سے افضل و اعلےٰ بہتر اور اچھا ہونا

دوسری اونکا ارکان دینیہ اور احکام شرعیہ پر امت رسول کو حکم کرنا تیسری اونکا ممنوعات اسلامیہ اور منہیات ایمانیہ سے آدمیونکو باز رکھنا چوتھی اونکا اللہ پر بالقلب ایسان رکھنا اس نص جلی مین حق جل وعلیٰ صحابہ کی چار صفتونمین چارون مقام پر چار جمع اور وہ بہی چارون مخاطب کے لایا ہے اور اونکی افضلیت کو تمام امت پر صیغہ اسم تفضیل سے بیان فرمایا ہے پہلی **کنتم** دوسری **تامرون** تیسری **تنھون** چوتھی **تومنون** کیا **کنتم خیرامت اخرجت للناس** کے یہہ معنی نہین ہین کہ تم تمام امت سے بہتر ہو منتخب کر لئے گئے ہو واسطے آدمیونکے اور کیا **تامرون بالمعروف** کا یہہ ترجمہ نہین ہے کہ حکم کرتے ہو تم نیک باتونکا اور کیا **تنھون عن المنکر** کی یہہ تفسیر نہین ہے کہ روکتے ہو تم آدمیون کو بُری باتون سے اور کیا **تومنون باللہ** مین یہہ تشریح نہین ہے کہ تم خدا تعالے پر ایمان رکھتے ہو اب فرمائیے کہ اگر صحابہ کبار کی یہہ صفات اور اونکے ساتھہ یہہ مخاطبات نہین ہین تو وہ کون لوگ وقت نزول اس آیت کے حاضر تہے جنسے یہہ خطاب فرمایا کہ **کنتم خیرامة اخرجت للناس** یعنے تم بہترین امت ہو چن لئے گئے ہو واسطے آدمیون کے اور وہ کون **آمرین بالمعروف** حضرات موجود تہے کہ جنکے ساتھہ مخاطبہ کر کے یہہ تعریف کیگئی کہ **تامرون بالمعروف** یعنے تم حکم کرتے ہو نیک باتون کا وہ کون ابرار اور اتقیا **ناہی عن المنکر** تہے جن سے خطاب کر یہہ توصیف کیگئی کہ **تنھون عن المنکر** یعنے روکتے ہو لوگون کو بری باتون سے وہ کون مقدسین واصفیا **مومن باللہ** تہے جنکی حق تعالے تعریف فرماکر اونکے ایمان کی تصدیق فرماتا ہے کہ **تؤمنون باللہ** یعنے ایمان رکھتے ہو تم اللہ پر گو کہ اس آیت مین صیغہ مخاطب اور وہ بہی جمع کی بالتصریح والتوضیح دالہ ہین کہ مخاطب صحابہ کرام ہین اور اونہین کے یہہ اوصاف عظام ہین کیونکہ کوئی جماعت

ایمہ کی اوسوقت مین نہ تہی کہ جنکے ساتہہ یہہ خطاب اور اونپر یہہ صفات صادق ہون نہین بلکہ اصول حضرات شیعہ پر کسی زمانہ مین یہہ دو صفتین یعنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایمہ پر صادق نہین آسکتین ورنہ صفتین تقیہ کی اونکے ساتہہ قایم نہین رہ سکتین وہ توہمیشہ معاذ اللہ اپنا دین چہپاتے تھے اور اپنے متبعین کو یہہ تلقین کرتے تہے کہ تم اوپر ایک دین کے ہو جو کوئی چہپاویگا عزیز رکھیگا اوسکو اللہ اور جو کوئی ظاہر کریگا ذلیل کریگا اوسکو اللہ جیسا کہ کلینی نے روایت کیا ہے انکم علی دین من کتمه اعزه الله ومن اذاعه اذله الله

مگر ہم تفاسیر حضرات اہل تشیع کیطرف توجہ کرتے ہین اور دیکہتے ہین کہ مفسرین شیعہ اس آیت کی نسبت کیا کہتے ہین اور اس مخاطبہ کو کن لوگون کیطرف بتلاتے ہین اور ان اوصاف کو کن حضرات مین جمع فرماتے ہین اور بہترین امت ہونے کو کس جماعت کے تسلیم کرتے ہین صاحب تفسیر مجمع البیان تحت آیہ کریمہ کنتم خیر امة کے فرماتے ہین کہ پہلے اللہ تعالے نے امر و نہی کا ذکر فرمایا بعد اوسکے اون لوگونکا بیانکیا کہ جو عمدہ باتون کا حکم کرتے تہے اور بری باتون سے روکتے تہے اور اسواسطے اون لوگون کی تعریف فرمائی تاکہ اور آدمی اونکا اتباع اور اقتدا کرین اور یہی وجہ ہے کہ اونہین سے خطاب کر کے فرمایا کہ تم بہترین امت ہو بعضون نے کہا ہے کہ اوس سے مراد مہاجرین ہین اور بعض کہتے ہین کہ یہہ خطاب کل صحابہ سے ہے لیکن اور امت بہی شریک ہے اور کنتم خیر امة اللہ جل جلالہ نے اسواسطے فرمایا کہ بیشک ایسا ہی ہوگا اور اوسکے واقع ہونے مین کوئی شبہہ اور شک نہوگا اور صحابہ جیسے بہتر ہین ویسے ہی رہینگے اور اسکی مثال یہہ ہے کہ خدا اپنی نسبت فرماتا ہی وکان اللہ غفورا رحیما تو کیا اسکے معنی یہہ ہین کہ خدا تہا مہربان اور اب نہین ہے یا آیندہ نرہیگا عبارت اوس کے ایک مقام کی یہہ ہے ۔

لما تقدم ذکر الامر والنہی عقبہ تعالی بذکر من تصدی للقیام بذلک ومدحہم ترغیبا فی الاقتداء بہم فقال کنتم خیر امت اخرجت للناس قیل فیہ اقوال احدہا ان معناہ انتم خیر امت اور ایک مقام کی یہہ ہے واختلف فی المعنی بالخطاب فقیل ہم المہاجرون خاصۃ وقیل ہو خطاب للصحابۃ ولکنہ یعم سائر الامۃ اور ایک مقام کی یہہ ہے ورابعہا ان کان مزیدۃ دخولہا کخروجہا الا انہا تاکیدا بوقوع الامر لا محالۃ لانہ بمنزلۃ ما قد کان فی الحقیقۃ فہی بمنزلۃ قولہ تعالی واذکروا اذ انتم قلیل وفی موضع اخر اذ کنتم قلیلا فکثرکم ونظیرہ قولہ تعالی وکان اللہ غفورا رحیما لان مغفرۃ المسابقۃ کالماضیۃ فی تحقق الوقوع یعنے صاحب مجمع البیان فرماتے ہین کہ آیت کنتم خیر امۃ مین بعض کہتے ہین کہ خطاب اللہ کا مہاجرین سے ہے اور بعضے علما فرماتے ہین کہ کل صحابہ سے اور اللہ نے اون سے اسواسطے خطاب کرکے اونکی یون تعریف فرمائی کہ تم بہترین امت ہو تاکہ اور لوگ اونکی پیروی کرین اور اونکی راہ پر چلین جیساکہ الفاظ تفسیر کے مدحہم ترغیبا فی الاقتداء لہم ظاہر کرتے ہین اور پہر ہی صاحب مجمع البیان اوس شبہہ فاسد اور وہم کاسد کو بہی دفع کرتے ہین کہ جسکو اہل تشیع ہر وقت اور ہر ساعت اپنے زبانونپر جاری رکہتے ہین اور سلف سے خلف تک کتابون مین لکہتے چلے آتے ہین کہ صحابہ کرام اور اونکے متبعین عظام سوائے دو چار کے دین سے کلیۃ مرتد ہوگئے اور اللہ کے دین سے پہر گئے کہ کنتم خیر امہ سے یہہ کوئی نہ سمجہے کہ صحابہ اوسیوقت مین بہترین امت تہے جو وقت کہ اس آیت مین مخاطب کئے گئے تہے نہین بلکہ وہ ہمیشہ بہترین امت رہے جیساکہ اللہ تعالے اونکی صفت اسی لفظ کان سے بیان فرماتا ہے وکان اللہ غفورا رحیما اسکے یہہ معنی

نہین ہین کہ اللہ پہلے تہا مہربان اب نہین ہے یا آیندہ نرہیگا پس جیسا کہ اللہ تعالےٰ
کی صفت دائمہ وقدیمہ ہے اسیطرح صحابہ کی یہہ صفت مستمرہ ہے کہان ہین حضرات
شیعہ جو اس آیت قرآن کو دیکہین اور کدہر ہین بزرگوار امامیہ جو اس عبارت مجمع البیان
پر نظر کرین اور ذرا اپنے دلمین انصاف فرماوین کہ جن لوگون کو اللہ تعالےٰ اپنے کلام
پاک مین بہترین امت فرماوین اور صاحب مجمع البیان اونکے بہترین امت ہونیکو
دوانا دوسری آیت سے ثابت فرماوین وہ حضرات کے یہان بدترین امت
قرار دئے جاوین حضرات شیعہ زرارہ کو کہ جسکو ایمہ علیہم السلام بدتر یہود ونصارےٰ
سے تبلاوین اور **شر من الیہود والنصاریٰ** فرماوین اپنا مقتدا اور پیشوا
بناوین اور آثار نبوت کے روشن کرنیوالون اور رسالت کے چمکانے والونمین
داخل فرماوین اور صحابہ کرام کہ جنکو اللہ تعالےٰ **خیر امۃ** ارشاد فرماوے وہ
حضرات کے یہان شر امت قرار دئے جاوین اور نبوت کے مٹانے والے اور رسالت
کے دفع کرنے والے بتائے جاوین **سبحان اللہ** اسیکا نام اسلام ہے اور یہی
ایمان ہے ؎ گر مسلمانی ہمین است کہ شیعہ دارند + آہ گر از پئے امروز بود فردائے +
جن مقدسین کی نسبت اللہ تعالےٰ فرماوے کہ تم منتخب کر لئے گئے ہو نیک باتونکا
حکم کرتے ہو اونکی نسبت جناب مخاطب اور اونکے اکابر فرماتے ہین کہ وہ خدا کے
حکم یعنی متعہ وغیرہ کو رد کر دیتے تہے افسوس ہے تمہارے حال پر اے قوم شیعہ اور
حسرت ہے تمہارے مآل پر اے حضرات امامیہ کہ جن لوگون کو تم نے منتخب کیا ہے مثل
زرارہ اور ابو بصیر اور ابو الجارود وغیرہم کے وہ تو نبوت چمکا دین اور رسالت
کو روشن کرین باوصف اس بات کے کہ ایمہ علیہم السلام ہزار مرتبہ اونپر کفر کا اطلاق
کرین اور لاکہہ مرتبہ لعنت فرماوین اور جنکو اللہ نے منتخب کیا ہے وہ خدا کے دین کو
مٹاوین اور نور رسالت کو بجہاوین جن نفوس قدسیہ سے اللہ تعالےٰ فرماوے کہ تم

لوگون کو بری باتون سے روکتے ہو اور منہیات شرعیہ سے باز رکہتے ہو اونکی نسبت حضرت مجیب اور اونکے مقتدا فرماتے ہین کہ وہ تو عمدہ اور اچھی باتون یعنے متعہ وغیرہ سے روکتے تہے سچ ہے متعہ کیون نہ اچہا ہوگا کہ جسکے جماع کیوقت فرشتہ آسمان پرسے واسطے چوکیداریکی دوڑتے چلے آتے ہین جن بزرگونکی نسبت اللہ تعالے فرماوے کہ تم سچے دلسے اللہ پر ایمان رکہتے ہو اونکو حضرات نعوذ باللہ مرتد قرار دین اور معاذاللہ کافر بتلاوین ملازمان والا اپنے امام اعظم کے جواب کو کہ جناب مرتضوی نے متعہ کے حرام ہونے کو تقیہ سے کہدیا تہا ملاحظہ کیجئے اور ذرا حیا و شرم کو پیش نظر رکہکر اس جواب مین غور فرمائیے کہ جن لوگون کو اللہ تعالے بہترین امت فرماوے اور جنکو تمام امت سے منتخب کرے اور جنکو آمرین بالمعروف کے ساتہہ ملقب کرے اور جنکو ناہین عن المنکر بتلاوے اور جنکو مؤمنین باللہ ارشاد کرے اونسے جناب مرتضے علی کرم اللہ وجہہ اپنا مذہب مخفی کرین اپنا مشرب پوشیدہ کرین اپنا مسلک چہپاوین جناب والا وہ کون مذہب اور مشرب اور مسلک تہا جو ان بزرگون سے چہپایا جاتا تہا مین اس آیت کو اسی پر ختم کرتا ہون اور دوسری آیت کو لکہتا ہون

دوسری آیت

گیارہوین پارہ سورہ برات مین

والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم
باحسان رضي الله عنهم ورضو عنه واعد لهم جنات تجري من
تحتها الانهر خالدين فيها ابدا

یعنے جو لوگ قدیم ہین پہلے وطن چہوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو اونکے

پیچھے آئے نیکی سے اللہ راضی اون سے اور وہ راضی اللہ سے اور طیار کی ہین واسطے
اونکے جنتین کہ نیچے بہتی ہین اونکے نہرین رہا کرین وہ جنتونمین ہمیشہ۔ اس آیت
مین حق سبحانہ تعالے مہاجرین اور انصار کی تعریف اوس حد تک بیان کرتا ہے
کہ جس سے اونکا جنتی ہونا قطعی اور یقینی ثابت ہوتا ہے والسابقون الاولون
من المہاجرین والانصار مین ہجرت کرنیوالون اور اونکی مدد کرنیوالونکا ذکر
ہے یعنی جو لوگ قدیم ہین پہلے وطن کو چھوڑنیوالے اور مدد کرنیوالے اور والذین
اتبعوھم باحسان مین مہاجرین اور انصار کی پیروی کرنیوالونکا بیان ہے
یعنی جن لوگون نے مہاجرین اور انصار کے ساتھہ نیکی کی پیروی کی اور رضی اللہ
عنھم مین اللہ تعالے نے تینون گروہون سے اپنی رضامندی ظاہر کی یعنی راضی
ہو گیا اللہ مہاجرین اور انصار اور اونکی راہ پر چلنے والون سے اور رضوا عنہ
مین تینون جماعتون کی خوشنودی اپنی ذات مقدسہ سے بیان کی یعنی مہاجرین اور
انصار اور اونکے طریقہ پر چلنے والے اللہ سے راضی ہوگئے اور واعد لھم جنات
تجری من تحتھا الانہار مین فرمایا کہ جنتین ان تینون جماعتون کے واسطے
طیار کیگئی ہین یعنے طیار کیا اللہ نے واسطے مہاجرین اور انصار اور اونکے متبعین
کے الی جنتونکو کیسی جنتین کہ بہتی ہین نیچے اونکے نہرین اور خالدین فیھا ابدا مین
تینون گروہون کے ہمیشہ جنتون مین رہنے کو ارشاد فرمایا یعنی مہاجرین اور انصار اور
اونکے متبعین جنتون مین ہمیشہ رہینگے اس آیت مین اللہ جل جلالہ مہاجرین اور انصار
اور متبعین کی چار طرح سے صفت فرماتا ہے اول اللہ کا اونسے راضی ہوجانا دوسرے
اونکا اللہ سے رضامند رہنا تیسرے جنتون کا اونکے واسطے طیار کیا جانا چوتھے اونکا
جنتونمین ہمیشہ عیش و آرام کرنا اسی عیش اور آرام کی نسبت فاضل کاشانی شیعی
خلاصۃ المنہج مین اور صاحب تفسیر علوی اثنا عشری تحت آیہ یا ایہا الذین آمنوا

ذکروا نعمت اللہ علیکم کے اس حدیث کو روایت کرتے ہین اللھم ان
العیش عیش الاخرۃ فاغفر الانصار والمھاجرین یعنے اے اللہ
تحقیق عیش عیش آخرت کا ہے پس بخش تو انصار اور مہاجرین کو اب فرمائیے کیا
مہاجرین اون لوگون کو نہین کہتے ہین کہ جنہون نے رسول کے ساتھہ اپنی وطن
یعنے مکہ کو چھوڑا اور کیا انصار کا اون لوگون پہ اطلاق نہین ہے جنہون نے
رسول اللہ اور اونکے یارون کی اعانت مین اپنے مال و متاع کو صرف کیا کیا والذین
اتبعوھم باحسان کا یہہ مطلب نہین ہے کہ جن لوگون نے اتباع مہاجرین
اور انصار کا نیکی کے ساتھہ کیا کیا رضی اللہ عنھم کا یہہ ترجمہ نہین ہے کہ خوش
ہوگیا اللہ اونسے یعنی مہاجرین اور انصار اور اونکے مقلدین سے کیا رضوا عنہ
کے یہہ معنی نہین ہین کہ خوش ہوگئے وہ لوگ یعنے مہاجرین اور انصار اور اونکے تابعین
اللہ جل جلالہ سے کیا واعد لھم جنات تجری من تحتھا الانھار کا یہہ مفاد
نہین ہے کہ مہاجرین اور انصار اور اونکے متبعین کیواسطے جنتین طیار کی گئی ہین
اور کیا خالدین فیھا ابدا مین یہہ بیان نہین ہے کہ مہاجرین اور انصار اور
اونکے مقلدین جنتونمین ہمیشہ رہینگے اگر نہین ہے تو جناب مخاطب فرماوین کہ مہاجرین
کے کیا معنی ہین اور انصار کا کیا ترجمہ ہے اور والذین التبعوھم باحسان
کی کیا تفسیر ہے اور رضی اللہ عنھم مین کس چیز کی تقریر ہے اور رضوا عنہ
مین کس امر کی تصریح ہے واعد لھم تجری من تحتھا الانھار مین کس بات
کی توضیح ہے اور خالدین فیھا ابدا مین کس مطلب کی تلویح ہے اور اگر ہے تو
اب ارشاد ہو کہ وہ چھوڑنے والے وطن کے رسول اللہ کے ساتھہ مین اور مدد کرنے
والے اللہ اور اونکے ساتھیون کے کون لوگ تھے جنکو حق سبحانہ تعالے نے چار صفتون
جموع متالبہ کے ساتھہ بیان فرمایا ہے پہلی سابقون دوسرے اولون تیسرے

مہاجرین چوتہے انصار اور آپکو اعمی سروب کی قسم ہے سچ فرمائیے وہ پیروی کرنے والے مہاجرین اور انصار کے کون لوگ ہین جنکو حق تعالے جموع ثلاثہ کے ساتھ مین قصد فرماتا ہے پہلے الذین دوسرے اتبعو تیسرے ھم آپ کو ہشام ابن الحکم خدا کے کہو کل بتانے والے کی قسم ہے انصاف سے فرمائیے وہ مہاجرین اور انصار خوش کرنیوالے اللہ کے کون حضرات ہین جنکی طرف حق تعالے رضی اللہ تعالی عنہم مین ضمیر جمع کو پہیرتا ہے آپکو صاحب الطاق کی قسم ہے صحیح کہیئے وہ مہاجرین اور انصار خوش ہونیوالے کون بزرگ ہین خدا سے جنکی جانب حق سبحانہ تعالے رضوعنہ مین ضمیر جمع کو راجع کرتا ہے آپکو معلے القاب ابو الجارود کی قسم ہے سچ تبلائیے وہ مہاجرین اور انصار موعود بالجنہ کون اتقیا ہین کہ جنکو حق تعالے اعد لہم جنات تجری من تحتہا الانہار مین ضمیر جمع سے قصد فرماتا ہے آپکو زرارہ کی قسم ہے ٹہیک تبلائیے وہ مہاجرین اور انصار خالدین فی الجنۃ کون اصفیا ہین کہ جنکو حق تعالے خالدین فیہا ابدا مین صیغہ جمع سے ارادہ فرماتا ہے حضرت مجیب غیر مصیب ملاحظہ کرین اور خیال فرماوین کہ گو آیت اولی کے تحت مین موافق آیت قرآن اور مطابق تفسیر مجمع البیان کے مہاجرین کا بہترین امت ہونا اور بالدوام افضل رہنا ثابت ہو چکا ہے اور وہم اہل تشیع کا کلیتہً باطل ہو چکا ہے مگر اس آیت مین تو حق تعالے صاف وصریح بلفظ مہاجرین اور انصار رسول اللہ صلعم کے اصحاب مکی اور احباب مدنی کا ذکر فرماتا ہے اور اپنی رضامندیکو صراحتہً بغیر کنایہ کے اونکی ذوات عالیہ کے ساتھ مین صیغہ ماضی دالہ علی الدوام سے متعلق فرمایا ہے اور اونکی رضامندی اور خوشنودی کو اپنی ذات سے بوضاحت تمام اور بصراحت مالا کلام صیغہ ماضی دالہ علی الاستمرار کے ساتھ ظاہر فرماتا ہی اس آیت مین مقتدایان شیعہ اور پیشوایان اثنا عشریہ ایک شبہہ پیش کرتے ہین اگ

اوسپر بڑا غوغا مچاتے ہین کہ بعض صحابہ کی ہجرت اور بعض انصار کی نصرت خالصاً لوجہ اللہ نتہی خصوصاً خلفاے ثلثہ کی ہجرت محض دنیا کیواسطے واقع ہوئی تہی لہذا ہر فرد مہاجرین کی ہجرت کے محمودہ اور ہر شخص انصار کی نصرت کے عمدہ ہونے مین ایک ایک آیت بیان کرتا ہون تاکہ جناب مخاطب اور اونکی قوم سے یہہ شبہہ بہی دفع ہو اور خلفاے راشدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے مہاجرین سے اخراج کیطرف خیال باطل اور وہم عاطل نہ مائل ہو الذین اخرجوا من دیارہم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ یعنے جو لوگ کہ نکالے گئے اپنے گہرون سے کوئی قصور نہین تہا سواے اسکے کہ وہ اللہ کو اپنا رب کہتے تہے خلاصہ یہہ کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مکہ سے نکالے گئے کوئی وجہ اونکے نکالے جانیکی نتہی سواے اسکے کہ وہ اللہ کو اپنا معبود مطلق اور خداے برحق جانتے تہے بہرحال خلفاے راشدین کا مہاجرین مین داخل ہونا ظاہر ہے اور کل مہاجرین کا محمود خدا اور ممدوح کبریا ہونا ان آیات سے ثابت ہے والذین تبوءو الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم ولا یجدون فی صدورہم حاجة مما اوتوا ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصة ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون یعنے جو لوگ مہاجرین سے پہلے مدینہ منورہ مین رہتے تہے وہ چاہتے ہین اون لوگون کو جو ہجرت کرکے آوین پاس اونکے اور جو کچہہ مہاجرین کو دیا جاتا ہے اوسکا کچہہ خیال نہین کرتے اور اوس سے رنجیدہ نہین ہوتے اگرچہ وہ خود بہی محتاج ہین اور اپنی جانون سے زیادہ مہاجرین کو چاہتے ہین اور کچہہ حرص وطمع نہین رکہتے پس وہی لوگ فلاح پانیوالے ہین اگرچہ آیت اولے اور تفسیر طبرسی شیعی سے تمامی صحابہ کا بہترین امت ہونا اور آیت ثانیہ سے مہاجرین او رانصار اور اونکے متبعین سے خدا یتعالے کا راضی ہونا

اور اونکا خداے تعالےٰ رضامند رہنا اور جنتون مین ہمیشہ عیش و آرام کرنا تفصیلاً او تصریحاً ثابت ہے اور ان دونون آیتون سے ہر فرد مہاجرین کی ہجرت کا اور ہر شخص انصار کی نصرت کا خالصاً لوجہ اللہ ہونا متحقق ہے مگر ہم خاصتہً جب کتب موثقین اہل تشیع کیطرف نگاہ کرتے ہین اور احادیث ایمہ علیہم السلام کو دیکھتے ہین تو اونمین صاف و صریح مہاجرین اور انصار خصوصاً خلفاے راشدین کی تعریف اور توصیف پاتے ہین اور ایمہ علیہم السلام اونکے برا کہنے والون کو مسلمانون سے خارج بتلاتے ہین چنانچہ صاحب الفصول حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ ایک روز حضرت امام باقر علیہ السلام ایکطرف ہو کر نکلے وہان ایک جماعت بیٹھی تہی وہ لوگ خلفاے ثلاثہ کی عیب چینی کرتے تہے آپ کہڑے ہو گئے اور فرمایا کہ اے لوگو کیا تم اون مہاجرین سے ہو کہ جو اللہ کے واسطے اپنے گہرون سے نکلے گئے اور خدا کی راہ مین جنکا مال لوٹا گیا اور جنہون نے اللہ کی اور اوسکے رسول کی مدد کی اونہون نے کہا کہ نہین ہم اونمین سے نہین ہین آپنے فرمایا پہر کیا اون لوگون مین سے ہو کہ جنہون نے دار ہجرت اور ایمان مین گہر بنایا تہا اور مہاجرین کو آرام دیا تہا اونہون نے کہا نہین آپنے فرمایا کہ خود تم بیزار ہو گئے اور نہین چاہتے کہ دونون فریق مین سے ہوا اور مین گواہی دیتا ہون تم اونمین سے بہی نہین جنکی نسبت خدا یتعالے فرماتا ہے کہ جو لوگ بعد ان مہاجرین اور انصار کے آوینگے وہ ایسے مومن ہوونگے کہ یہہ دعا کرینگے کہ اے اللہ ہماری اور ہمارے اگلے بہائیون کو جو ہم سے ایمان مین سبقت لیگئے ہین مغفرت کر۔ اور ہمارے دل مین مسلمانون کیطرف سے کینہ مت رکہہ بیشک تو نرمی کرنیوالا مہربان ہے عبارت اوسکی یہہ ہے انہ قال لجماعۃ خاضوا فی ابی بکر و عمر و عثمان الا تخبرونی انتم من المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم واموالہم یبتغون

فضلا من الله ورضوانا وینصرون الله ورسوله قالوا لا قال فانتم من الذین تبوؤ الدار والایمان من قبلهم یحبون من هاجر الیهم قالوا لا قال اما انتم فقد برئتم ان تکونوا احد من الفریقین وانا اشهد انکم لستم من الذین قال الله تعالی والذین جاءوا من بعدهم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انك رؤف الرحیم

للہ اب بھی خلفاے کرام کی عیب جوئی سے باز آئیے ورنہ موافق گواہی امام باقر علیہ السلام کے اسلام اور ایمان سے ہاتھہ اوٹھائیے واے بر اسلام اوس قوم کے کہ جن بزرگون کو اللہ تعالے فرماوے کہ مین ان سے راضی یہہ مجھہ سے راضی اونکو تو اللہ کے مغضوبون اور رد کرنے والون حکم خدا مین داخل کرین اور جنپر ائمہ علیہم السلام لعنت فرماوین اور یہود و نصاریٰ سے بدتر بتلاوین اونکو اخیار الا اور امناء اللہ مین شامل کرین اب جناب مخاطب فرماوین کہ جناب مرتضوی کرم اللہ وجہہ کیون ان مہاجرین سے تقیہ کرتے تھے اور کیون ان انصار سے اپنے دین کو مخفی کرتے تھے اور کسواسطے انکے متبعین سے اپنے مذہب کو چھپاتے تھے جو آپ اور آپکے امام اعظم نے فرمادیا کہ حضرت علی نے متعہ کے حرام ہونیکو تقیہ سے کہدیا اس آیت کو یہین پر ختم کرتا ہون اور تیسری آیت کو شروع کرتا ہون۔

تیسری آیت

دسوین پارہ سورہ انفال مین

والذین آمنوا وهاجروا وجاهدوا فی سبیل الله والذین آووا ونصروا اولئك هم المؤمنون حقا لهم مغفرة ورزق کریم۔

یعنے جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور خدا کی راہ مین جہاد کیا اور جن لوگون نے جگہہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہین اونہین کے لئے مغفرت اور رزق باکرامت ہے اس مقام پر حق سبحانہ تعالے مہاجرین کا اسطرح ذکر فرماتا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے رسول اللہ صلعم پر اور گہر بار کو چہوڑ دیا حضرت کی معیت پر اور جہاد کیا اللہ کا کلمہ بلند کرنے پر وہی لوگ مومن ہین اور واسطے اونہین کے بخشش ہے اور انصار کا تذکرہ اسطرح سے کرتا ہے کہ جن لوگون نے جگہہ دی مہاجرین کو اور مدد کی رسول اللہ کی وہی لوگ سچا ایمان رکہتے ہین اور اونہین کے واسطے بخشش ہے اس آیت مین بہی حق سبحانہ تعالے نے مہاجرین اور انصار کا مجموع عشرہ کے ساتہہ مین بیان فرمایا اور اونکی افعال وصفات کو شرح ذکر فرماتا ہے اگرچہ نص اولیہ اور تفسیر طبرسیہ سے کل صحابہ کا بہتر ہونا اور افضل تمام امت سے بالدوام رہنا اور آیت ثانویہ اور حدیث باقریہ سے مہاجرین اور انصار اور اونکے مقلدین کبار کا قطعی جنتی اور یقینی بہشتی ہونا کما ینبغی متحقق اور من جمیع الوجوہ متفق ہوچکا ہے لیکن ہم پہر واسطے تسکین حضرات شیعہ اور اطمینان اثنا عشریہ کی تفسیر مجمع البیان سے اس آیت کی تفسیر بجنسہ نقل کرتے ہین اور دیکہتے ہین کہ حضرات اسکی نسبت کیا جواب دیتے ہین مفسر موصوف فرماتے ہین کہ اللہ تعالے نے ان آیتون مین پہر مہاجرین اور انصار کا تذکرہ فرمایا اور اونکی ثنا وصفت بیان کی پس اللہ تعالے کے اس قول والذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ کا یہہ مطلب ہے کہ اونہون نے تصدیق کی اوس کے رسول کی اور ہجرت کی اپنے گہرون سے یعنے مکہ سے مدینہ کو اور جہاد کیا خدا کے دین کی ترقی کے لئے اور والذین اووا ونصروا کے یہہ معنی ہین کہ جگہہ دی مہاجرین کو اور مدد کی رسول کی اور اولئك

هم المؤمنون حقا سے یہ مقصود ہے کہ وہی لوگ سچے مسلمان ہین اسواسطے کہ اونہون نے اپنے ایمان کو ہجرت کرکے اور مدد دیکے ثابت کردیا عبارت اوسکی یہ ہے ثم عاد سبحانه الی ذکر المهاجرین والانصار ومدحهم والثناء علیهم فقال والذی آمنوا وهاجروا وجاهدوا فی سبیل الله ای صدقوا الله ورسوله وهاجروا من دیارهم واوطانهم یعنی من مکة الی المدینة وجاهدوا مع ذلك فی اعلاء دین الله والذین اووا ونصروا ای ضموهم الیهم ونصروا النبی اولئك هم المومنون حقا ای اولئك الذین حققوا ایمانهم بالهجرة والنصرة صاحب تفسیر مجمع البیان بیان کرتے ہین کہ مہاجرین اون لوگون کو کہتے ہین کہ جنہون نے مکہ کو رسول اللہ کی معیت مین چھوڑ دیا اور مدینہ کو اپنا وطن بنالیا اور خدا کے دین کی ترقی کے واسطے جہاد کیا اور انصار اون بزرگون کو کہتے ہین کہ جنہون نے مہاجرین کو اپنے گہرونمین جگہہ دی اور رسول اللہ کے دین کی مدد کی اور ان دونون گروہون نے اپنے ایمان کو ہجرت اور نصرت سے ثابت کردیا۔ دیکھیئے۔ اس آیت اور اوسکی تفسیر سے مہاجرین اور انصار کا مؤمنین بالله اور مجاهدین فی سبیل الله لاعلاء دین الله ہونا باحسن وجوہ ثابت ہوگیا اور خلفاے راشدین کا موافق حدیث باقری کے مہاجرین ممدوحین مین شامل ہونا اور اخیر تک افضل امت رہنا اور خاتمہ کا ایمان اور اسلام پر واقع ہونا باکمل وجوہ ظاہر ہوگیا اب ہم بالتخصیص مفسرین شیعہ سے خلفاے راشدین کا مہاجرین سے ہونا نقل کرتے ہین خلاصة المنہج کاشانی مین لکھا ہے روز بدر ہفتاد تن اسیر شدند واز جملہ ایشان عباس وعقیل بودند حضرت در باب ایشان با اصحاب مشاورہ کرد ابوبکر کہ از مہاجرین بود گفت یا رسول اللہ اکابر واصاغ

این قوم اقارب وعشایر تواند اگر ہر یک بقدر طاقت و استطاعت فدار بدہد باشد کہ زودی بدولت اسلام برسد اس عبارت تفسیر کاشانی سے رسول اللہ کا اپنے اصحاب خصوصاً خلفاے راشدین سے مشورہ کرنا اور پہر اونکا مہاجرین سے ہونا اور اہل بدر مین معدود ہونا بخوبی معلوم ہوا اب جناب والا فرماوین کہ جب مہاجرین کو اللہ تعالے جابجا قطعی جنتی فرماوے اور اونکے واسطے مغفرت مقرر کرے تو کیا وہ لوگ کسی وقت مین خدا کے حکم کو رد کرسکتے ہین اور اللہ کے دین سے منحرف ہوسکتے ہین پس جبکہ اون بزرگونکا قائم علی دین اللہ ہونا آیات قرآنی اور احادیث ائمہ اور تفاسیر شیعہ سے قایم ہوگیا تو پہر جناب مرتضیٰ نے کیونکر متعہ کے حرام فرمادینے مین تقیہ کرلیا اور اون بزرگون نے کسطرح خدا کے حکم کو رد کردیا اس آیت کو یہین پر چہوڑتا ہون اور چوتہی آیت شروع کرتا ہون

چوتہی آیت

چہبیسوان ۲۶ پارہ سورہ فتحنا

لقد رضی الله عن المؤمنین اذ یبایعونك تحت الشجرة فعلم ما فی
قلوبهم فانزل السکینة علیهم واثابهم فتحا قریبا ومغانم کثیرة
یاخذونها وکان الله عزیزا حکیما

یعنے تحقیق اللہ راضی ہوگیا مومنین سے جب ہاتہ ملانے لگے تجہ سے اوس درخت کے نیچے پس جان لیا جو کچہ اونکے دلمین تہا پہر اوتارا اونپر چین اور آرام اور انعام مین دی اونکو فتح نزدیک حضرات اہل تشیع عموماً اور جناب مخاطب خصوصاً ارشاد کرین اور کہلکر فرماوین کہ کیا لفظ لقد رضی الله عن المؤمنین مین راضی ہوجانا خدا کا اون مومنین سے کہ جنہون نے درخت کے نیچے رسول اللہ کے ہاتہ پر بیعت کی تہی نہین جانا جاتا اور کیا اون مومنین کی بیعت کرنا رسول اللہ صلعم سے نیچے درخت کے اذ یبایعونك تحت الشجرة مین نہین پایا جاتا اور

کیا اونہین مومنین کی صفائی قلب **فعلم مافی قلوبھم** سے نہین معلوم ہو
اور کیا اونہین مومنین پر رحمت اور طمانیت خدا تعالے **فانزل السکینۃ علیھ**
سے نہین سمجھی جاتی کیا اونہین مومنین کی تقدیر مین فتح قریب **واثابھم فتحا قر**
سے نہین ظاہر ہوتی پھر آپ فرمائیے وہ مومنین کون تھے کہ جن سے حق سبحانہ تعالے
راضی و خوش ہو گیا وہ بیعت کرنے والے کون بزرگ تھے کہ جنہون نے رسول اللہ
ہاتھہ سے ہاتھہ ملا دیا وہ کون نفوس قدسیہ تھے کہ جنکے قلوب کی صفائی کو عالم الغیب
نے اپنے علم سے جانچ لیا وہ کون مقدسین اور ابرار تھے جنکے اوپر **غفور رح**
نے اپنی رحمت اور طمانیت کو اوتار دیا وہ کون مستحقین انعام پروردگار تھے جنکے سا
پروردگار عالم نے وعدہ فتح کا کر لیا اگر صحابہ کرام سے خوش نہین ہوا تو رضی
ماضی اور اوسکا فاعل کیا ہوا اگر اونہون نے بیعت نہین کی تو ضمیر یبایعون
کہان گئے اگر اونہون نے رسول اللہ کا ہاتھہ نہین پکڑ لیا تو کاف خطاب کا کدہر گیا
اگر اونکے دلونمین نفاق اور نقصان تھا تو **فعلم مافی قلوبھم** مین کسکا بیا
تھا اگر اونپر خدا کی رحمت اور طمانیت نازل نہین ہوئی تو ضمیر علیھم کیا ہوئی اگر اونکو
مژدہ فتح نہین دیا تو **فتحا قریبا** کے ساتھہ کس سے حکم ہوا جناب مخاطب فرماوین او
اونکے اقوام ارشاد کرین اگر صحابہ کبار مراد نہین ہین تو کون بزرگوار ہین کنکی
کیجاتی ہے کن کی یہہ توصیف فرمائی جاتی ہے کن لوگون کی مدح مین یہہ آیت اوتاری
گئی ہے کن کے وصف مین یہہ نص نازل کیگئی آپ کچھہ ہیچ پیچ دلمین نہ لائین اپنی
اور محدثین کی کتابونمین کشف الغمہ اور تفسیر کاشانی کو ملاحظہ فرمائین دیکھئے وہ
راہ پر چلتے ہین اور کن بزرگون پر اس آیت کریمہ کو منطبق کرتے ہین ہم اس مقام
حدیث کشف الغمہ کو اوسکے ترجمہ سے بعینہ نقل کرتے ہین۔ از جابر ابن عبد اللہ
روایت است کہ ما دران روز ہزار و چہار صد کس بودیم دران روز من از حضر

پیغمبر خدا صلعم شنیدم کہ آن حضرت خطاب بحاضران نمود و فرمود کہ شما بہترین اہل روی زمینید و ما ہمہ دران روز بیعت کردیم و کسے از اہل بیعت نکث ننمود مگر قید ابن قیس کہ آن منافق بیعت خود را شکست حضرت مخاطب خیال فرماوین کہ صاحب کشف الغمہ حضرات بالعین تحت الشجرہ کا شمار چودہ سو کا کرتے ہین اور اون بزرگونکا بہترین روے زمین ہونا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہین اور نہ فقط اسقدر بلکہ صراحۃً لکھتے ہین کہ کسی نے اوس بیعت سے انحراف نہین کیا اور نہ کسی نے اوسکو شکست کیا البتہ قید ابن قیس نے اوسکو توڑ دیا کہ وہ نفس الامر مین منافق تہا دیکہیے کہ صاحب کشف الغمہ نے آیت لقد رضی اللہ عن المومنین کو کس تکمیل کے ساتہہ صحابہ کرام پر منطبق کیا اور کیسا اونکا بہترین روے زمین ہونا رسول اللہ صلعم سے روایت کیا اور اونکی استقامت کو بیعت پر مادام الحیات بیان کیا اور قید ابن قیس منافق کو اوس سے خارج کیا اسی روایت کشف الغمہ سے صاحب تقلیب المکاید کا کید عظیم اور مکر سقیم صاف کہل گیا اور اون پر کلیۃً منقلب ہوگیا وہ لکھتے ہین کہ بالعین تحت شجرہ سے حضرت شیخین وغیرہما رضی اللہ تعالی عنہما وعنہم نے بیعت کو توڑ دیا اور اپنے آپکو بوجہ نکث بیعت الرضوان سے خارج کردیا چنانچہ عبارت اونکی یہہ ہے کہ اما بودن ابوبکر و عمر در اہل بیعت رضوان پس فایدہ بحال شان نمیرساند زیرا کہ حق سبحانہ وتعالے میفرماید **ان الذین یبایعونک** این کلام معجز نظام دلالت میکند برین کہ بعضے اہل بیعت رضوان نکث بیعت خواہند کرد چنانچہ از ابوبکر و عمر و دیگران بظہور رسید اب اس عبارت تقلیب کو کہ بعضے اہل بیعت رضوان نکث بیعت خواہند کرد چنانچہ از ابوبکر و عمر و دیگران بظہور رسید اوس عبارت ترجمہ کشف الغمہ سے کہ کسے از اہل بیعت نکث ننمود مگر قید ابن قیس کہ آن منافق بیعت خود را شکست ملایئے اور دیکہیے کہ صاحب تقلیب کا قول روایت

کشف الغمہ سے جہوٹا ہے یا سچا صحیح ہے یا غلط اب کہان ہین صاحب تقلیب المکاید اور اونکے اولیا اور کدہر ہین اونکے متبعین حضرات امامیہ سلمہ اللہ اونسے اسقدر تو پوچہیئے اور اتنا تو دریافت کیجیے کہ اب بہی صاحب تقلیب کے قول پر اڑے رہینگے یا کسیطرح اونکا پیچہا چہوڑینگے سچ فرمایا اللہ جل جلالہ نے وسیعلم الذین ظلمو اے منقلب ینقلبون یعنے قریب ہے کہ جان لیوینگے وہ لوگ کہ کسطرح پر اونکا ظلم کیا ہے اونہون نے لوٹتا ہے اونپر ملازمان سامی کے سامنے ایک امر اور عرض کیے دیتے ہین کہ گو آپ صاحب مصائب النواصب کو مقدمہ متعہ دوریہ مین غیر معتمد ٹہرا چکے ہین اور اونکو اسوجہ سے پایۂ اجتہاد سے گرا چکے ہین مگر پہر مذہب کا پاس آہی جاتا ہے اور ہم مشربی کا لحاظ پڑ ہی جاتا ہے شاید آپ اونکے قدم پر قدم رکہنے لگین اور اونکی تقلید کرکے یہہ فرمانے لگین کہ بیعت صحابہ کرام کی ضرور ہوئی رحمت خدا کی بیشک اونپر نازل ہوئی رضامندی اونسے خدا کی سچی جانچ اللہ تعالے کی ہو گئی مگر اونسے اور افعال قبیحہ وقوع مین آگئے اور خلافت غصب کر گئے اسلیے مغضوب خدا ہوگئے جیسا کہ مجالس المومنین مین لکہا ہے کہ مدلول آیت عند التحقیق رضاے حق تعالے است از ان فعل خاص کہ بیعت است وکسے منکر این نیست کہ بعضے از افعال حسنہ فرضیہ از ایشان واقع است سخن درین است کہ بعضے افعال قبیحہ از ایشان بوجود آمدہ کہ مخالف آن عہد وبیعت است چنانکہ در امر خلافت جناب والا اگر قول شہید ثالث کا سچا ٹھہرے تو قطع نظر اسکے کہ رضامندی خدا طاق مین رکہی رہیگی اور بیعت رسول علیحدہ پڑی رہیگی خدا کی جانچ جہوٹی ہو جائیگی اور طمانیت اوسکی بیکار جائیگی تفاسیر شیعہ جہوٹے ٹہرتے ہین تفسیر کاشانی کو ملاحظہ کیجیے کاشانی نے خلاصۃ المنہج چہبیسوین پارہ سورہ فتحنا آیت کریمہ ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنات تجری من تحتہا الانہار کے تحت مین لکہا ہے کہ ہرگاہ رسول مقبول از

متوجہ مکہ شد در حدیبیہ رسید و ناقہ از رفتن بایستاد آن حضرت صلوۃ اللہ علیہ عثمان را نزد ابوسفیان و اشراف قریش فرستاد چون نزدیک مکہ رسید ابان ابن سعد باو ملاقات نمود و از اسپ خود فرود آمد و عثمان را سوار کردہ خود درعقب او نشستہ بمکہ رفتند و عثمان پیغام مذکورہ بایشان رسانید ایشان گفتند کہ ما محمد را نگذاریم کہ در مکہ درآید اگر تو خواہی طواف کن و باز گرد او گفت کہ پیش از رسول صلعم طواف نکنم و چون خواست باز گردد مانع شدند و ویرا محبوس کردند آوازہ قتل او در حدیبیہ شایع شد حضرت صلوۃ اللہ علیہ اصحاب را زیر درخت سمرہ جمع کردہ با ایشان تجدید بیعت کرد کہ با قریش قتال کنند و از حرب روگردان نشوند شہید شوند یا فتح نمایند ہمہ باین وجہ بیعت کردند مگر ابن قیس و ایشان بقول اصح یک ہزار و پانصد و بست و پنج نفر بودند حضرت صلعم فرمود کہ شما بہترین اہل زمینید و از جابر مروی است فرمود بدوزخ نرود یک کس از مومنان کہ در زیر شجرہ بیعت کردند و این بیعت را بیعت الرضوان نام نہادند بجہت آنکہ حق تعالے در حق ایشان فرمود **عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ** خلاصہ یہ کہ صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلعم جب مقام حدیبیہ مین پہونچے اور اونٹنی کھڑی ہو رہی آپ نے حضرت عثمان کو اشراف قریش کے پاس بہیجا وہ لوگ حضرت رسول اللہ صلعم کے آنے سے مانع ہوئے مگر حضرت عثمان کو اجازت دی کہ تم کعبۃ اللہ کا طواف کرلو آپ نے فرمایا کہ مین ہرگز کعبہ کا طواف بغیر رسولخدا کے نکرونگا پھر حضرت عثمان نے لوٹنے کا قصد کیا کفار نے اونکو محبوس کرلیا اور رسول اللہ صلعم کے پاس نہ آنے دیا مقام حدیبیہ مین آپکے قتل کی خبر مشہور ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت سمرہ کے نیچے کل اصحاب موجودہ سے بیعت قتال پر لی سب نے کی مگر قیدنے تخلف بیعت سے کیا اوسوقت اصح قول پر پندرہ سو پچیس صحابی تھے آپ نے سب اصحاب سے مخاطب

ہوکر فرمایا کہ تم بہترین اہل زمین ہو اور یہہ بہی فرمایا کہ جن لوگون نے اس درخت کے نیچے بیعت کی اونمین سے کوئی متنفس دوزخ مین نجاویگا اور اس بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہین اسواسطے کہ ان لوگون کے حق مین فرمایا لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ اس عبارت تفسیر کاشانی سے چند فایدہ حاصل ہوئے اوّل یہہ کہ حضرت عثمان کو کس درجہ ادب رسولخدا کا ملحوظ خاطر تہا کہ طواف کعبہ باوجود اصرار قریش بغیر رسول اللہ صلعم کے نہ کیا دوسرے یہہ جمیع صحابہ کرام نے بے تکلف برضاے قلب بیعت کو رسول اللہ صلعم کی جان نثار کرنے پر اختیار کرلیا صرف قید ابن قیس نے کہ وہ موافق ترجمہ کشف الغمہ کے نفس الامر مین منافق تہا تخلف کیا تیسرے یہہ کہ بالعین تحت شجرہ کہ جنکا تخمینہ پندرہ سو پچیس کا ہوتا ہے بہترین اہل زمین تہے چوتہے یہہ کہ وہ سب یقینی بہشتی تہے کیونکہ رسول اللہ صلعم نے انکی نسبت فرمادیا کہ ان لوگونمین سے کوئی دوزخمین نجاویگا بہرحال جبکہ صحابہ کرام بالعین تحت شجرہ خصوصاً خلفاے عظام کا نکث بیعت نکرنا بلکہ اونکا قطعی جنتی ہونا بخوبی تحقق ہوگیا تو قول قاضی نور اللہ شوستری صاحب مجالس المومنین کا کہ بعضے افعال قبیحہ از ایشان بوجود آمدہ کہ مخالف آن عہد وبیعت است چنانکہ در امر خلافت محض لغو و بیہودہ ہوگیا الغرض ہمکو ما نحن فیہ مین اس رد وتردید سے بحث نہین مقصود یہہ ہے کہ جیسا کہ قرآن مجید وفرقان حمید سے صحابہ کرام خصوصاً خلفاے عظام کا قطعی جنتی ہونا پایا جاتا ہے ویسا ہی کتب شیعہ سے بہی سمجہا جاتا ہے وہو المقصود

اب ہم جناب مخاطب سے پوچہتے ہین کہ جب آیت کنتم خیر امۃ مین صحابہ رسول اللہ کا بہترین امت ہونا اور لوگون کو نیک باتون پر حکم کرنا اور آدمیونکو بُری باتون سے باز رکہنا اور خدا پر بالقلب ایمان رکہنا اور آیت والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار مین مہاجرین اور انصار سے خدا تعالے

کاراضی ہونا اور راونکو حق سبحانہ تعالے سے رضامند رہنا اور راونکے واسطے جنتونکا طیار کیا جانا اور راونکا جنتونمین ہمیشہ عیش وآرام کرنا اور آیۃ والذین آمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ والذین اووا ونصروا مین مہاجرین اور انصار کا مومن باللہ ہونا اور راونکے واسطے خدایتعالے کا وعدہ مغفرت قطعی کرنا اور آیہ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذیبا یعونک تحت الشجرۃ۔ مین مبایعین تحت شجرہ سے خدایتعالے کا خوش ہونا اور اونکا رسول اللہ کے ہاتھہ پر بیعت کرنا اور خدایتعالے کا اونکی صفائی قلوب کو معلوم کرلینا اور اونپر اللہ کی طمانیت نازل ہونا اور خدایتعالے کا اونسے وعدہ فتح کرلینا کماینبغی مشرح ہے اور تفسیر مجمع البیان شیعہ اور ترجمہ کشف الغمہ اور فصول اثنا عشری اور تفسیر کاشانی مین جمیع امور مذکورہ بالا بخوبی مصرح ہین پس ایسے بزرگون کی نسبت یہہ اعتقاد خبیث رکہنا کہ وہ بدترین امت تہے بری باتونکا حکم کرتے تہے اور نیک باتونسے باز رکہتے تہے خداپر ایمان نرکہتے تہے خدا کے پسندیدہ نتہے خداکو راضی کرنیوالے نتہے جنتون کے مستحق نتہے خلود فی الجنۃ کے لایق نتہے بیعت رسول اللہ کو توڑ دیتے تہے خدا کے علم مین عمدہ نتہے رحمت اور طمانیت خدا کے قابل نتہی اسوجہہ سے حضرت علی اون سے اپنا دین چہپاتے تہے اپنا مذہب مخفی کرتے تہے اپنا مشرب پوشیدہ رکہتے تہے ضروریات دنیامین اونکے خوف سے خلاف خدا ورسول کے کہدیا کرتے تہے امور مشروعہ مین مخالف رسول کے موافق خلفاکے فرمادیا کرتے تہے اپنے دین کو ظاہر نہین کرسکتے تہے اپنے مذہب کا وعظ علی الاعلان نہین کہہ سکتے تہے اپنے مسلک کو کہلکر لوگونکو تلقین نہین کرسکتے تہے یہی وجہ ہے کہ متعہ کے حرام ہونیکو لوگون سے موافق خلیفہ ثانی کے ازراہ تقیہ کے کہدیا کرتے تہے بلکہ بعض اوقات مین متعہ کے حلال کہنے والونکو بظاہر زجر وتوبیخ کرتے تہے اور عیاش فرمانے لگتے تہے خلفاکے سامنے نہ خدا کا پاس کرتے تہے نہ رسول کا لحاظ رکہتے تہے

ہر وقت اونہین سے ڈرتے رہتے تہے اور ہر ساعت اونہین کا دباؤ مانتے تہے کتنا
بڑا کفر صریح اور کیسا ارتداد قبیح ہے اب آپکو ہشام ابن الحکم اور ہشام ابن سالم اور
ہیثمی اور جوالیقی اور صاحب الطاق خدا کے کہوکل اور جسم حقیقی بتانیوالون کے عقیدہ
کی قسم ہے اور زرارہ ایمہ کے لعنت کئے گئے کی ایمان کی قسم ہے اور ابوبصیر امام جعفر
صادق کو دنیاپرست جانیوالے کے فہم کی قسم ہے اور سرحوب کے آنکھون کی قسم ہے
جسطرح ہم نے صحابہ رسول رب العالمین خصوصاً خلفائے راشدین کا بہترین امت اور
**آمرین بالمعروف و ناہین عن المنکر اور مؤمنین باللہ اور مرضیہ
اللہ اور راضیین عن اللہ اور خالدین فی الجنۃ اور بایعین تحت شجرۃ**
آیات کلام آلہی سے صراحتہً ثابت کیا ہے اسیطرح آپ بہی معاذ اللہ اونکا کافر اور
مرتد اور مخلد فی النار اور ناکثین بیعت اور آمر بالمنکر اور ناہی عن المعروف اور مغضوب
عن اللہ اور منافق باللہ ہونا صرف دو ایک آیتون قرآن سے ثابت کیجئے ورنہ
براے خدا اپنے منہہ کو ان بزرگونکی بدگوئی سے بند کیجئے اور اپنی عاقبت کو خراب نہونے
دیجیے **وما علینا الا البلاغ** اب جناب مخاطب اپنے امام اعظم کے جوابمین کہ یہہ روایت
حرمت متعہ کی وارد ہوئی ہے مقام تقیہ مین غور تو کرین آیا کوئی عاقل ایسی بات منہہ سے
نکال سکتا ہے اور جناب مرتضوی کی روایت کو کہ حرام کیا ہے رسول اللہ صلعم نے گوشت
گدہون اہلی اور نکاح متعہ کا محمول اونکے خوف اور خشیت پر کرکے اوسکو جہوٹا سمجہہ سکتا
ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہین کہ ہم اوسکو موضوع اور دروغ جانتے ہین ملازمان والا
آپکو اور آپکے امام اعظم کو ایسا کہدینا بجا و سزا ہے کسی مسلمان ایماندار کو تو نازیبا ہے
اب ہم کلام آلہی سے قطع نظر کرتے ہین حدیث کلینی اور نص جعفری کو لکہتے ہین۔

حدیث کلینی ونص جعفری

کلینی نے باب من یجب علیه الجهاد ومن لا یجب میں روایت کیا ہے عن علی بن ابراهیم عن ابیه عن
بکیر ابن صالح عن انفسهم بن یزید عن ابی عمر الزبیری عن ابی عبد الله
قال قلت اجزنی عن الدعاء الی الله والجهاد فی سبیله اهو یقوم لا یحل
الا بهم ولا بقوم الا من کان منهم امر هو مباح بکل من وحد الله عزوجل
وامن برسول الله صلی الله علیه واله ومن کان کذا فله ان یدعوا الی
الله عزوجل والی طاعته وان یجاهد فی سبیله فقال ذلك لا یحل
لهم الاهم ولا بقوم بذلك الا من کان منهم قلب من اولئك قال من
قام بشرائط الله عزوجل فی القتال والجهاد علی المجاهدین فهو الماذون
له فی الدعاء الی الله عزوجل ومن لم یکن قائما بشرائط الله فی الجهاد علی
المجاهدین فلیس بماذون له فی الجهاد ولا الدعاء الی الله حتی یحکم الله
فی نفسه ما اخذ الله علیه من الشرائط الجهاد قلت فبین لی یرحمك الله
قال ان الله تبارك وتعالی اخبر فی کتابه الدعاء الیه ووصف الدعاة الیه
فجعل ذلك لهم درجات لعرف بعضها ویستدل بعضها علی بعض فاخبر
انه تبارك وتعالی اول من دعی الی نفسه فدعی الی طاعته واتباع امره
فبدأ بنفسه فقال- والله یدعوا الی دار السلام ویهدی من یشاء الی الصراط
المستقیم ثم ثنی برسوله فقال ادع الی سبیل ربك بالحکمة والموعظة
الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن یعنی بالقران ولم یکن داعیا الی الله
عزوجل من خالف امر الله ویدعوا الیه بغیر ما امر فی کتابه والذین امر
لا یدعی الا به وقال فی نبیه صلی الله علیه واله وانك لتهدی الی الصراط
مستقیم لقول یدعوا ثم ثلث بالدعاء الیه بکتابه ایضا فقال ان هذا
القران یهدی للتی هی اقوم ای یدعوا یبشر المؤمنین ثم ذکر من اذن

فى الدعاء بعده وبعد رسوله فى كتابه فقال ولتكن امة يدعون الى لخير ويامرون بالمعروف وينهون عن المنكر واولئك هم المفلحون ثم اجز عن هذه الامة وممن بنى وافها من ذرية ابراهيم ومن ذرية اسماعيل من مكان الحرم ممن لم يعبد واعز الله قط الذين وجبت لهم الدعوة دعوة ابراهيم واسماعيل من اهل المسجد الذين اجز عنهم فى كتابه انهم اذهب عنهم الرجس وطهراهم تطهيرا الذين وصفاهم قبل هذا فى صفته امة ابراهيم الذين عناهم الله تبارك وتعالى فى قوله ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن ابتغى يعنى اول من اتبعه على لايمان به والتصديق له وبما جاء به من عند الله عز وجل من الامة لتى لقنت فيها ومنها واليها قبل الحق ممن لم يشرك بالله قط ولم يلبس ايمانه بظلم وهو الشرك ثم ذكر اتباع نبيه صلى الله عليه وآله وسلم واتباع هذه الامة التى وصفها فى بالامر بالمعروف والنهى عن المنكر جعلها داعية اليه وان له فى الدعاء اليه فقال يا ايها النبى حسبك الله ومن اتبعك من المؤمنين ثم وصف اتباع نبيه من المؤمنين فقال عز وجل محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تريهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا سيماهم فى وجوههم من اثر السجود ذلك مثلهم فى التورية ومثلهم ن الانجيل وقال يوم لا يخزى الله النبى والذين امنوا معه نورهم يسعى بين ايديهم وبايمانهم يقولون ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انك على كل شى قدير يعنى لولئك المؤمنين فقال قد افلح المؤمنون ثم اجلاهم وصفهم كيلا يطمع فى اللحاق بهم الا من كان منهم فقال

فيما حلاهم ووصفهم الذين هم فى صلوتهم خاشعون والذين هم عن اللغو معرضون ـ الى قوله تعالى اولئك هم الوارثون الذين يرثون الفردوس هم فيها خالدون ثم حلاهم ووصفهم كيلا يطمع فى اللحاق بهم الا من كان منهم فقال فيما حلاتهم به ووصفهم وقال فى وصفهم وحليتهم ايضا الذين لا يدعون مع الله الها اخر ثم اجزانه اشترى من هؤلاء المؤمنين ومن كان على مثل صفتهم انفسهم واموالهم بان لهم الجنة يقاتلون فى سبيل الله فيقتلون ويقتلون وعدا عليه حقا فى التورىة والانجيل والقران ثم ذكر وفاهم له بعهده ومبايعته فقال ومن اوفى بعهده من الله واستبشروا ببيعكم الذى بايعتم به وذلك هو الفوز العظيم فلما نزل هذه الاية ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنة قام رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا نبى الله ارايتك الرجل ياخذ فيقاتل حتى يقتل الا انه يقترف من هذه المحارم اشهيد هو فانزل الله عز وجل التائبون العابدون الحامدون السائحون الراكعون الامرون بالمعروف والناهون عن المنكر والحافظون لحدود الله وبشر المؤمنين ففسر النبى صلى الله عليه وسلم المجاهدين من المؤمنين الذين هذه صفتهم وحليتهم بالشهادة والجنة وقال التائبون من الذنوب العابدون الذين لا يعبدون الا الله ولا يشركون به شيئا الحامدون الذين يحمدون الله على كل حال فى الشدة والرخاء السائحون وهم الصائمون الراكعون الساجدون الذين يوظبون على الصلوة الخمس

الحافظون لها والمحافظون عليها بركوعها وسجودها وفى الخشوع فيها وفى اوقاتها الامرون بالمعروف بعد ذلك والعاملون به وينا هون عن المنكر ولتنهون عنه قال فبشر من قتل وهو قائم بهذه الشروط بالشهادة والجنة ثم اجز تبارك وتعالى انه لم يامر بالقتال الا اصحاب هذا الشروط فقال عزوجل اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا وان الله على نصرهم بقدير الذين اخرجوا من ديارهم بغير حق الا ان يقولوا ربنا الله وذلك ان جميع ما بين السماء والارض لله عزوجل ولرسوله ولاتباعه من المؤمنين من اهل هذه الصفه فيما كان من الدنيا فى ايدى المشركين والكفار والظلمة والعجار من اهل الخلافت لرسول الله صلعم والمولى عن طاعتها مما كان فى ايديهم ظلموا فيه المؤمنين من اهل هذه الصفات وغلبوهم عليه ما افاء الله على رسوله فهو حقهم افاء الله عليهم رده اليهم وانما معنى الفئى كلما صار الى المشركين ثم رجع مما قد كان عليه اوفيه فما رجع الى مكانه من قول او فعل فقد فاء مثل قول الله عزوجل فان فاءو فان الله غفور رحيم اى رجعوا ثم قال وان عرض الطلاق فان الله سميع عليم وقال ان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فان بغت احدىهما على الاخرى فقاتلوا التى تبتغى حتى تفى الى امر الله اى يرجع فان فاءت اى رجعت فاصلحوا بينهما بالعدل واقسطوا ان الله يحب المقسطين يعنى بقوله نفى ترجع فذلك الدليل على ان الفئى كل راجع الى مكان قد كان عليه اوفيه ويقال للشمس اذا زالت قد

فائت الشمس حين تفى الفى عند رجوع الشمس الى زوالها وكذلك ما افاء الله على المؤمنين من الكفار فانما هى حقوق المؤمنين رجعت اليهم بعد ظلمهم اياهم فذلك قوله اذن الذين يقاتلون بانهم ظلموا ما كان المومنون احق به منهم وانما اذن لمؤمنين الذين قاموا بشرائط الايمان التى وصفناها وذلك انه لا يكون ماذونا له فى القتال حتى يكون مظلوما ولا يكون مظلوما حتى يكون مؤمنا ولا يكون مؤمنا حتى يكون فانما بشرائط الايمان التى شرط الله عز وجل على المؤمنين والمجاهدين فاذا تكاملت فيه شرائط الله عز وجل كان مؤمنا واذا كان مؤمنا كان مظلوما و اذا كان مظلوما كان ماذونا فى الجهاد بقوله عز وجل اذن الذين يقاتلون بانهم ظلموا وان الله على نصرهم تقدير وان لم يكن مستكملا لبشرائط الايمان فهو ظالم ممن يبغى ويجب جهاده حتى يتوب وليس مثله ماذونا فى الجهاد والدعاء الى الله عز وجل لانه ليس من المؤمنين المظلومين الذين اذن لهم فى القتال فلما نزلت هذه الاية اذن الذين يقاتلون بانهم ظلموا فى المهاجرين الذين اخرجهم اهل مكة من ديارهم واموالهم احل لهم جهادهم بظلمهم اياهم واذن لهم فى القتال فقلت فهذه الاية نزلت فى المهاجرين بظلم مشركى اهل مكة لهم فما بالهم فى قتال كسرى وقيصر ومن دونهم من مشركى قبائل للعرب فقال لو كان ايما اذن لهم فى قتال من ظلمهم من اهل مكة فقط لم يكن لهم فى قتال جموع كسرى وقيصر وغير اهل مكة من قبائل العرب سبيل لان الذين

ظلموهم غيرهم وانما اذن لهم في قتال من ظلمهم من اهل مكة لاخراجهم اياهم من ديارهم واموالهم بغير حق ولو كانت الاية انما غيب المهاجرين الذين ظلمهم اهل مكة كانة الاية مرتفعة الفرض عمن بعدهم اذ لم يبق من الظالمين والمظلومين احد وكان فرضا مرفوعا عن الناس بعدهم اذ لم يبق من الظالمين والمظلومين احد وليس كما ظنت ولا كما ذكرت ولكن المهاجرين ظلموا من جهتين ظلمهم اهل مكة باخراجهم من ديارهم واموالهم فقاتلوهم باذن الله تعالى لهم في ذلك وظلمهم كسرى وقيصر ومن كان دونهم من قبائل العرب والعجم بما كان في ايديهم مما كان المؤمنون احق به منهم فقد قاتلوهم باذن الله عز وجل لهم في ذلك وبحجة هذه الاية تقاتل مؤمنوا كل زمان وانما اذن الله عز وجل للمؤمنين الذين قاموا بما وصف الله عز وجل من الشرائط التي شرطها الله على المؤمنين في الايمان والجهاد ومن كان قائما بتلك الشرائط فهو مؤمن وهو مظلوم وماذون له في الجهاد بذلك المعنى ومن كان على خلاف ذلك فهو ظالم وليس من المظلومين وليس بمادون له في القتال ولا بالنهي عن المنكر والامر بالمعروف لانه ليس من اهل ذلك ولا ماذون له في الدعاء الى الله عز وجل لانه ليس هديمًا مثله وامر بدعائه ولا يكون مجاهدا من قد امر المؤمنون بجهاده وخطر الجهاد عليه ومنعه منه ولا يكون داعيًا الى الله عز وجل من امر بدعاء مثله الى التوبة والحق والامر بالمعروف والنهي عن المنكر ولا يامر بالمعروف من قد امر ان يؤمر به ولا ينه

عن المنكر من قد امر ان ينهى عنه فمن كانت قد تمت فيه شرائط الله عزوجل التى وصف بها اهلها من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم وهو مظلوم فهو ماذون فى الجهاد كما اذن لهم لان حكم الله عزوجل فى الاولين والاخرين وفرائضه عليهم سواء الا من عليه احاديث يكون والاولون والاخرون ايضا فى منع الحوادث شركاء والفرائض عليهم واحده يسال الاخرون من اواء الفرائض عما يسال عنه الاولون ويحاسبون عما به يحاسبون ومن لم يكن على صفته من اذن له فى الجهاد من المؤمنين وليس من اهل الجهاد ليس بماذون له فيه حتى يفى بما شرط الله عزوجل عليه فاذا تكاملت فيه شرائط الله عزوجل على المؤمنين والمجاهدين فهو من الماذوانين لهم فى الجهاد فليتق الله عزوجل عبد ولا تفير نالانالى التى نهى الله عزوجل عنها من هذه الاحاديث الكاذبة على الله التى مكذبها القران ونبرآته منها ومن حملتنا ورواتها ولا تقدم على الله عزوجل لشبهة لا بقدر بها فانه ليس وراء المعترض للقبل فى سبيل الله منزلة يوفى الله من قبلها وهى غاية الاعمال فى عظم قدرها فليحكم امرالنفسه ويسرها كتاب الله عزوجل ويعرضها عليه فانه لا احد اعرف بالمراء من نفسه فان وجدها قائمه بما شرالله عليه فى الجهاد فليقدم على الجهاد وان علم تقصير فليصلحها ولتقمها على ما فرض الله عليها من الجهاد ثم ليقدم بها وهى طاهرة ومطهرة من كل دنس يحول بينها وبين جهادها بقول لن اراد الجهاد وهو على خلاف ما وصفنا من شرائط

الله عزوجل علی المؤمنین والمجاهدین لا یجادوا ولکن بقول قد علمنا کم ما شرط الله عزوجل علی اهل الجهاد الذین بایعهم واشتری منهم انفسهم واموالهم بالجنان فیصلح امرًا ما علم من نفسه من یقصر عن ذلك ولیقرضها علی شرائط الله فان رای انه وفی بها وتکاملت فیه فانه ممن اذن الله عزوجل فی الجهاد وان ابی لما یکون مجاهدا من الاصرار علی المعاصی والمحارم والاقدام علی الجهاد بالتخبیط والعمی والقدوم علی الله عزوجل بالجهل والروایات الکاذبة فلقد عمری جاء الاثر فی من فعل هذا الفعل ان الله عزوجل ینصر هذا الذین باقوام لا خلاق لهم فلیتق الله عزوجل امرو لیحذر ان یکون منهم فقد بین لکم ولا عذر لکم لعد البیان فی الجهل ولا قوة الا بالله حسبنا الله علیه توکلنا والیه المصیرہ

ماحصل حدیث کلینی ونص جعفری

راوی کہتا ہے کہ پوچھا مین نے امام صادق علیہ السلام سے کہ دعوت کرنا طرف خداک اور جہاد کرنا اللہ کی راہ مین مخصوص ہے کسی قوم کے ساتھہ ہے یا مباح ہے ہر موحد مو کو فرمایا خاص ہے ساتھہ ایک قوم کے اور قایم نہین ہو سکتا ہے کوئی مگر وہ شخص کہ اونہین سے ہو پوچھا مین نے وہ کون قوم ہے فرمایا وہ لوگ کہ مستجمع شروط ہین کہ خدا نے اونکو مجاہدین اور داعین الی اللہ کے مرتبہ پر مقرر فرمایا ہے اور جو شخص کہ خالی اون شروط سے ہوگا نہ اذن دیا گیا ہے دعوت الی اللہ مین نہ جہاد کفار مین عرض کیا مین نے کہ بیان فرمائیے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب مین مرتبہ اور درجہ

فرمائے ہین اول اپنی دعوت کو اسطرح بیان فرمایا واللہ یدعوا الی دار السلام ویھدی من یشاء الی صراط مستقیم پہر بیان فرمایا دعوت پیغمبر صلعم کو اسطرح سے ادع الی سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن اور بہی فرمایا وانك لتهدی الی صراط مستقیم پہر ہدایت قرآن مجید کو ارشاد فرمایا کہ ان هذا القران یهدی للتی هی اقوم پہر اوس قوم کو بیان کیا کہ جو اذن دئے گئے ہین بیچ دعوت کے اور فرمایا خدا یتعالے نے ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینهون عن المنکر یعنے چاہئے کہ ہووے تم مین سے ایک گروہ کہ بلاوین لوگونکو ساتھ نیکی کے اور حکم کرین اچھی باتون کا اور باز رکھین بری باتون سے اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہین پہر خبر دی اللہ تعالے نے اس گروہ سے کہ یہہ لوگ ذریت حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل علیہما السلام سکنہ حرم سے ہین کہ غیر خدا کو نہین پوجا اونہون نے کبہی اور مصداق آیۃ تطہیر کے ہو گئے ہین اور مقصود اس آیہ سے ہین ادعوا الی اللہ علی بصیرة انا ومن تبعنی کہ بلاتا ہون مین طرف خدا کے اوپر بینائی کے اور جو کہ پیروی کرے میری یعنے اول وہ شخص کہ جس نے تابعداری ایمان کی کی اور تصدیق کی اور شرک سے پرہیز کیا پہر اتباع پیغمبر اور اتباع اس گروہ موصوفہ کو نام لیکر فرمایا یا ایها النبی حسبك اللہ ومن تبعك من المؤمنین اے نبی کافی ہے تجہکو خدا اور جس شخص نے پیروی کی تیرے مومنین سے پہر بیان کیا اتباع پیغمبر صلعم کو مومنین سے پس فرمایا محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تریهم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماهم فی وجوههم من اثر السجود ذلك مثلهم فی التورٰیة ومثلهم فی الانجیل یعنے محمد صلعم بہیجے ہوئے خدا کے ہین اور جو لوگ کہ ہمراہ ہین اونکے سخت ہین اوپر کافرونکے اور

مہربان ہین آپسمین دیکہتے ہو تم اونکو رکوع اور سجدہ کرنیوالے اور طلب کرتے ہین فضل کو خدا سے اور خوشنودی کو اوس سے علامتین اونکی اونکے چہرون پر سجدہ کرنے سے ظاہر ہین یہہ جو مذکور ہوا یہہ صفت اونکی توریت مین لکہی ہے اور صفت اونکی انجیل مین ہے اور پہر فرمایا اللہ جل جلالہ نے یوم لا یخزی اللہ النبی والذین اٰمنوا معہ نورہم یسعی بین ایدیہم و بایمانہم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا اغفرلنا انک علی کل شئ قدیر یعنے فرمایا اللہ نے اونکی صفت مین کہ قیامت کے روز نہین شرمندہ کریگا اللہ تعالے پیغمبر صلعم کو اور نہین رسوا کریگا اون لوگون کو جو رسول اللہ صلعم پر ایمان لائے ہین اور ساتہہ ہین رسول اللہ صلعم کے نور اونکے چمکتے ہونگے آگے اونکے اور داہنے بائین اونکے پہر فرمایا اللہ تعالے نے قد افلح المؤمنون الذینہم فی صلوتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو معرضون الی قولہ تعالی اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون یعنی فرمایا اللہ تعالے نے اس گروہ کی صفت مین کہ تحقیق فلاح پائی ایمان والون نے پہر توصیف کی انکی تاکہ توقع انکے ساتہہ احسان کی بڑہے مگر وہ شخص کہ جو اونکی سی صفت رکہتا ہو کہ اپنی نماز مین ڈرنے والے ہین اور بیہودہ باتون سے اعراض کرنیوالے ہین یہانتک کہ ارشاد فرمایا اللہ تعالے نے کہ یہہ گروہ وارث ہین اور فردوس انکی میراث مین ہے اور ہمیشہ رہینگے اوس مین پہر صفت کی اس گروہ کی الذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر یعنی نہین بلاتے ہین ہمراہ خدا کے معبود دوسرے کو پہر خبر دی اللہ جل جلالہ نے اسی گروہ کی نسبت ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التوریۃ والانجیل والقرآن یعنی خرید اللہ جل جلالہ نے اس گروہ کی جان اور مال کو ساتہہ جنت کے

اور جہاد کرتے ہین یہہ لوگ اللہ کی راہ مین پس قتل کرتے ہین اور قتل ہوجاتے ہین وعدہ ہوچکا اوسکے ذمہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین پہر فرمایا حق سبحانہ تعالے نے ومن اوفی بعہدہٖ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک ہو الفوز العظیم یعنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے کون ہے زیادہ وفا کرنے والا عہد اپنے کو خدا یتعالے سے یعنی کوئی نہین - پس شاد ہو تم کہ مول لیا تم نے جنت کو اور بیچ ڈالا اپنے آپکو متابعت رسول اللہ صلعم مین اور یہہ بیع بزرگ ہے جسوقت کہ اوتری آیت ان اللہ اشتری ایک شخص اوٹہا اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ جو شخص کہ تلوار ہاتہہ مین لے اور قتل ہوجاوے آیا شہید ہوگا یا نہین پس حق تعالے نے نازل فرمایا اس آیت کو التائبون العابدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الآمرون بالمعروف والناہون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ وبشر المؤمنین یعنے لایق شہادت اور جنت کے وہ لوگ ہین کہ گناہون سے توبہ کرنیوالے ہین عبادت خدا ادا کرنے والے ہین تنگی اور فراخی مین شکر کرنیوالے ہین بے تعلق رہنے والے ہین رکوع کرنیوالے ہین سجدہ کرنیوالے ہین نیک باتون پر حکم کرنیوالے ہین بری باتون سے باز رکہنے والے ہین اللہ کی حدون کی حفاظت کرنیوالے ہین ایسے شخص مبشر بشہادت اور جنت ہین پہر خبر دی خدائے عز وجل نے کہ حکم نہین کیا ساتہہ قتال کے مگر اون لوگو نکو جنمین یہہ شروط پائی جاتی ہین پس فرمایا اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر الذین اخرجوا من دیارہم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ یعنے حکم کیا گیا اون لوگون کو جنسے لوگ لڑتے ہین اسواسطے کہ اونپر ظلم ہوا اور اللہ اونکی مدد کرنے پر قادر ہے وہ وہ لوگ ہین کہ نکالے گئے ہین گہرون اپنے سے کوئی قصور نہین ہے مگر یہہ کہ اللہ کو اپنا رب کہتے ہین کسواسطے کہ جو کچہ درمیان آسمان

وزمین کے ہے واسطے خدا ورسول اور مومنین کے ہے پس مشرکین اور کفار اور ظالمین اور فاجرین کہ صاحب ریاست ہین ظلم کیا ہے اونہون نے اوپر اون مومنین کے اور جو کچھ اونکے پاس ہے وہ سب حق اون مومنین کا ہے جو مورد آیۃ اذن کے ہین باقی رہا یہہ امر کہ فقط اونہین مومنین نے پروانگی جہاد کی پائی کہ جو موصوف بشرایط مذکورہ ہین وجہ اسکی یہہ ہے کہ پروانگی جہاد کی نہین ہوسکتی مگر اوس شخص کو کہ مظلوم ہوا اور مظلوم نہین ہوگا مگر مومن اور مومن نہین ہوگا مگر وہ شخص کہ قایم ہے شرایط ایمان پر وہ شرطین کہ اللہ تعالے نے قرار دی ہین واسطے مجاہدین کے بعد ان شرطون کے پائے جائنگے مومن مظلوم جہاد کا اذن دیا جاتا ہے ورنہ ظالم ہے جبکہ آیت اذن بیچ مہاجرین کے اوتری حلال ہوا اونکو جہاد کفار سے راوی کہتا ہے کہ پوچھا مین نے امام علیہ السلام سے کہ مہاجرین نے پروانگی قتال اہل مکہ کے پائی تہی پس ان لوگون نے جہاد کسرے اور قیصر اور دوسرے مشرکین پر کسواسطے کیا امام نے فرمایا کہ اگر فقط اہل مکہ کے لئے اذن ہوتا تو ہرگز کسری اور قیصر پر جہاد نکرتے کیونکہ یہہ لوگ مہاجرین پر ظالم نتہے بلکہ ظالمین اہل مکہ تہے اور اگر فقط مراد مہاجرین ہی ہوتی تو حکم اس آیت کا متاخرین سے اوٹہ جاتا کسواسطے کہ نہ ظالم رہا نہ مظلوم ایسا نہین ہے جیسا کہ تو نے گمان کیا کیونکہ مہاجرین مظلوم ہین دو طرف سے ایک اہل مکہ سے دوسرے کسریٰ اور قیصر سے اسواسطے کہ سلطنت اونکی حق مہاجرین کا تہا پس قتل کرنا مہاجرین کا کسریٰ اور قیصر کو ساتہہ اذن خدا کے تہا اور اسی دلیل سے ہر وقت کے مسلمان جہاد کرسکتے ہین لیکن اذن جہاد اونہین لوگون کو ہے کہ مستجمع شرایط ہین تاکہ ایمان اور مظلومی اور باذونی حاصل ہوجاوے اور جو شخص کہ ایسا نہین ہے ظالم ہے نہ مظلوم داعی ہے نہ مجاہد بلکہ مومنین کو حکم ہے کہ اونکے ساتہہ قتال کرین اور امر بالمعروف نہین ہوسکتا ہے

تاوقتیکہ یہہ نہ کہین کہ ایسا کرا اور نہی عن المنکر نہین ہوسکتی ہے جب تک کہ باز نرہین گناہ سے پس جو شخص کہ مستجمع ایسی شرایط کا ہو جیسا کہ حق تعالے نے اون لوگونکو جنمین یہہ شرایط پائی جاتی ہین بیان کیا ہے کہ وہ لوگ اصحاب محمد صلعم کے ہین وہ شخص مظلوم اور ماذون فی الجہاد ہے جیسا کہ اذن دیگئی تہی اللہ کیطرف سے اصحاب پیغمبر صلعم کے کسواسطے کہ حکم الٰہی بیچ اولین اور آخرین کے برابر ہے اور فرایض الٰہی ان لوگونمین برابر جاری ہوتے ہین اور بغیر استجماع ان شروط کے ہرگز آدمی ماموربجہاد نہین ہوسکتا پس چاہیئے آدمی کو اپنے نفس پر غرہ نکرے اور شروط کو ملاحظہ کرے اگر اپنے آپکو مستجمع شروط پاوے اقدام جہاد پر کرے اور جس شخص مین یہہ شروط مفقود ہین یعنے اصرار کرتا ہے معاصی پر اگر وہ اقدام جہاد پر کریگا بس البتہ مصداق اوس خبر اور اثر کا ہوگا کہ بالیقین اللہ تعالے تائید کریگا اس دین کو ساتہہ اون قومون کے کہ بہرہ نرکہین حضرات شیعہ لحاظ کرین اور مجتہدین اثنا عشریہ خیال کرین کہ یہہ حدیث صادقی و نص جعفری اوس کتاب غیر مرتاب کی ہے کہ جو امام عصر کی نظر سے گذر چکی ہے جو اقدم اصول اربعہ قرار پاچکی ہے جسکے اعتماد و اعتبار پر متقدمین و متاخرین شیعہ کا اقرار ہے جسکا استناد و اشتہار مذہب تشیع مین کالشمس فی نصف النہار ہے ہم اسکی تعریف کہان تک لکہہ سکتے ہین اور کس حد تک توصیف کرسکتے ہین صرف اس مرتبہ کے جان لینا چاہیئے اور اس درجہ کے سمجہہ لینا چاہیئے کہ اگر مذہب اثنا عشری حق ہے تو یہہ کتاب کلینی بہی حق ہے چنانچہ مجتہد لکہنوی نے آئینہ حق نما مین بعد نقل کرنے حدیث فضیلت علم و علماء دین کے لکہا ہے کہ در کتاب کلینی کہ در مذہب امامیہ بہتر و معتمد تر از ان کتابے نیست و اگر مذہب اثنا عشری حق است آن کتاب حق است از جناب صادق علیہ السلام منقول است انتہے یہہ وہ حدیث ہے کہ جو امام ابوعبداللہ جعفر صادق

علیہ السلام کی زبان سے نکلی ہے یہہ وہ حدیث ہے کہ مقتدائے شیعہ نے اپنی کتاب مین روایت کی ہے یہہ وہ حدیث ہے کہ ہر فقرہ اوسکا مذہب شیعہ کو میٹتا ہے یہہ وہ حدیث ہے کہ ہر حرف اوسکا مسلک اثنا عشریہ کو محو کرتا ہے اسی حدیث کی یہہ صفت ہے کہ اصول و فروع مذہب تشیع کو بیخ و بن سے کاٹتی ہے اسی حدیث کی یہہ مدح ہے کہ خشک و تر اکابر شیعہ کو سوخت کرتی ہے اسی حدیث کی یہہ توصیف ہے کہ صحا اکبر اور مجاہدین کسری اور قیصر کے جنتی ہونے کی خبر دیتی ہے اسی حدیث کی یہہ تعریف ہے کہ خلفاے کرام کے استحقاق خلافت کو ظاہر کرتی ہے ہم متحیر ہین کہ کیونکر اسکے تمام فواید اس رسالہ مختصرہ مین لکھہ سکتے ہین ہم متحیر ہین کہ کسطرح جمیع شواہد اس تحریر مین لا سکتے ہین بہرحال بمقتضاے **مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ** چند فایدہ واسطے تنبیہہ اہل تشیع کے لکھتے ہین اور چند قاعدہ واسطے تائید اہل تسنن کے ذکر کرتے ہین **فایدہ اولے** اول یہہ کہ اس نص امام جعفر صادق اور اس حدیث امام بحق ناطق علیہ السلام و علی ابائہ الکرام سے آیت معیت مہاجرین اور خلفاے راشدین کے حقیقت اور مجاہدین کسری اور قیصر تبعین و مسلمین خلافت فاروق و صدیق اکبر پر بالکل وجوہ منطبق اور باحسن وجوہ مطابق ہوگئی یعنے امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ آیت معیت محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تریہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التورٰت و مثلہم فی الانجیل کزرع اخرج شطئہ فازرہ فاستغلظ فاستوے علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار وعد اللہ الذین امنوا و عملوا الصالحات منہم مغفرۃ و اجرا عظیما یعنے محمد صلعم بھیجے ہوئے خدا کے ہین اور جو لوگ کہ ہمراہ اونکے ہین سخت ہین اوپر کافرونکی

اور مہربان ہین آپسمین ایک دوسرے پر دیکھتے ہو تم اونکو رکوع اور سجدہ کرنیوالے اور طلب کرتے ہین فضل اور خوشنودی کو خدا سے علامتین اونکی اونکے چہرون سے ظاہر ہین سجدہ کرنے سے یہہ جو مذکور ہوا یہہ صفت اونکی توریت مین لکھی ہے اور علامت وتمثیل اونکی بیچ انجیل کے یہہ ہے جیسا کہیتی نے اوگہایا اپنا پتّا اور پہر اوسکی کمر مضبوط کی پہر موٹا ہوا پہر کہڑا ہوا اپنے نال پر خوش لگتا ہے کہیتی والون کو تا کہ جلاوین اونسے جی کافرونکا وعدہ کیا اللہ نے اونمین سے جو یقین لائے ہین اور کئے ہین بہلے کام معافی کی اور اجر عظیم کی مہاجرین نامور اور مجاہدین کسرے وقیصر کی شان مین نازل ہوئی ہے کیسی آیت کہ جسمین مہاجرین اور مجاہدین کی رسول اللہ کے ساتہہ مین معیت مذکور ہے کیسی آیتہ کہ جسمین مہاجرین اکبر ومجاہدین کسریٰ وقیصر کی کفار پر شدت وحمیت مسطور ہے کیسی آیت کہ جسمین مہاجرین کے تقویٰ اور عبادت کا بیان ہے کیسی آیتہ کہ جسمین مجاہدین کے ابتغاے رحمت خدا کا نشان ہے کیسی آیت کہ جو مہاجرین اور مجاہدین کسریٰ وقیصر کی مقبولیت عبادت کو انجیل مین بیان کر رہی ہے کیسی آیتہ کہ جو مہاجرین اور مجاہدین کسری اور قیصر کی علامتون مندرجہ توریت کو بتا رہی ہے پس مہاجرین وخلفاے راشدین اطہر اور اونکے تابعین مسلمین مجاہدین کسری وقیصر جنکی نسبت حق تعالے آیتہ معیت مین موافق فرمان امام صادق کے خبر دیتا ہے کہ یہہ لوگ محمد صلعم کی معیت رکہتے ہین یہہ لوگ کفار پر تشدد تمام کرتے ہین یہہ لوگ آپسمین ساتہہ رافت وشفقت کے رہتے ہین یہہ لوگ عبادت خدا ساتہہ خشوع کے ادا کرتے ہین یہہ لوگ خدا کی رضامندی ساتہہ خضوع کے ڈہونڈہتے ہین ان لوگون کی مقبولیت عبادت کا ذکر انجیل ہین موجود ہے ان بزرگونکی علامتین توریت مین مرقوم ہین اگر العیاذ باللہ صنادیق آتش مین مقید کئے جاوین اور عذاب

جہنم مین معذب کئے جاوین جیسا کہ تابعین زرارہ اور مطبعین ابو نصیر اور متبعین مومن الطاق اور مقلدین اعمی سر حوب گمان کرتے ہین بلکہ یقیناً جانتے ہین لازم آتا ہے کہ امام صادق صادق نرہین بلکہ کاذب ہو جائین ہذا خلف دیکھیے کہ جناب صادق علیہ السلام اون لوگون کی شان مین کہ جنہون نے رسول اللہ کے ساتھ معیت کو اختیار کیا جنہون نے خلافت خلفاے راشدین کو تسلیم کیا جنہون نے شیخین کے حکم سے کسری و قیصر وغیرہ پر جہاد کیا جنہون نے حضرت فاروق و صدیق کے ارشاد سے بلاد و امصار کو فتح کیا جنہون نے فاروق اعظم کے فرمانون کو اطراف و اکناف مین جاری کیا آیۃ محمد رسول اللہ و الذین معہ کو تبلاوین اونکو داعی الی اللہ کے لقب سے ملقب کرین اونکو ماذون من اللہ فرماوین اونہین بزرگون سے جناب مرتضوی تقیہ کرین اونہین کے خوف سے متعہ کی حرمت کا اعلان جاری کرین اونہین کے ڈر سے حرمت متعہ کی رسول اللہ پر تہمت کرین جو آپ اور آپکے امام اعظم صاحب فرماتے ہین کہ حضرت علی خوف کے مارے اس جہوٹی روایت حرم رسول اللہ صلعم لحوم الحمر الاہلیہ ونکاح المتعۃ کو نقل کرتے ہین **فایدہ ثانیہ** دوسرے یہہ کہ اس حدیث کلینی اور اس روایت کافی سے آیۃ معیت یوم لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ اون بزرگون کے حق مین کہ جنہون نے نبی اللہ کی معیت مین اپنے وطنون کو ترک کیا جنہون نے رسول کی رفاقت مین غربت کو اختیار کیا جنہون نے حبیب اللہ کی اعانت مین مال اور اولاد کو چہوڑ دیا اور اون اکابر دنکی شان مین کہ جنہون نے خلافت خلفاے راشدین کا اقرار کیا جنہون نے حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم کی بیعت کو اختیار کیا جنہون نے نائبین رسول اللہ کے حکم سے کسرے اور قیصر کے شہرون مین اللہ کے کلمہ کو بلند کیا جنہون نے احکام شرعیہ کو موافق بیان شیخین کے جاری کیا جنہون نے مسائل

دینیہ کو مطابق فرمان فاروق کے تعلیم کیا باکمال تام و تکمیل مالا کلام مستقر ہوئی یعنے گنجینہ اسرار مطلع الانوار جناب امام صادق علیہ التحیۃ والثنا فرماتے ہین اور یون ارشاد کرتے ہین کہ آیۃ یوم لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ نورھم یسعی بین ایدیھم و بایمانھم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شیٔ قدیر یعنی قیامت کے روز اللہ تعالے نہین شرمندہ کریگا اپنے پیغمبر کو اور نہین رسوا کریگا رسول اللہ کے یارونکو کہ جو اللہ کے رسول پر ایمان لائے ہین اور ساتھہ مین رسول اللہ صلعم کے نور اونکے چمکتے ہونگے کہتے ہین وہ لوگ کہ اے رب ہمارے تمام کر ہمارے نورونکو اور بخش تو ہمکو تحقیق تو اوپر ہر شئی کے قادر ہے مہاجرین و مستحقین خلافت راشدہ اور مجاہدین کسریٰ و قیصر وغیرہ کی صفت اور مدح مین نازل کیگئی ہے سبحان اللہ کیسی آیتہ کہ جسمین حق سبحانہ تعالے اصاف و صریح فرماتا ہی کہ روز قیامت کے مین اپنے نبی کو شرمندہ نہین کرونگا کھولکر ارشاد کرتا ہے کہ روز جزا کے مین اونکے ساتھیون کو رسوا نہین کرونگا رسول خدا کی معیت مین یوم الحشر کو اونہین کے نور سے اونکے آگے پیچھے روشنی کردونگا نبی الوریٰ کے ساتھہ مین یوم النشر کو اونہین کے نور کو اونکے داہین بائین چمکادونگا اللہ اکبر کیا شان اعلی ہے مہاجرین وخلفاء راشدین کی اور کیا کیفیت اقصی ہے کسری و قیصر کے مجاہدین کی کہ معیت دنیویہ اونکو موافق آیت محمد رسول اللہ کے اسی دنیا مین حاصل تھی کہ کفار اونکی جمعیت کو دیکھکر غیظ مین آتے تھے اور غصہ مین جلتے تھے اور معیت اخرویہ مطابق آیہ یوم لا یخزی اللہ النبی اسطرح ظاہر ہوگی کہ یوم البعث کو رسول اللہ کے ہمراہی مین بھرتے ہونگے انوار اونکے حوالی مین چمکتے ہونگے کفار اوسوقت ندامت اوٹھائینگے سربگریبان ہونگے ہر کافر یہی تمنا کریگا یا لیتنی کنت ترابا اللھم احشرنا تحت تراب اقدام احبائک وارزقنا شفاعتہ نبیک و حبیبک

بس اگر مہاجرین ممدوحین اور مجاہدین موصوفین خلافت جناب مرتضوی کو غصب کرتے یا جناب سیدہ پر ظلم کرتے یا اہلبیت سے انحراف کرتے یا انکی اہانت سے دست بردار ہوتے یہان تک کہ جناب امیر انکی جبر سے دین خدا کو چہپاتے انکے ظلم سے محرمات کو حلال اور محللات کو حرام فرماتے آپکے انکے رعب سے جھوٹی روایتین مثل حرمت متعہ وغیرہ کے نقل کرتے تو ضرور یہہ بزرگ معذب بعذاب جہنم کیئے جاتے اور رسول اللہ کے دونون معیتون سے محروم رکہے جاتے **وھو خلاف النص** اب جناب مخاطب فرمادین کہان ہے خلافت جناب مرتضوی مین قصہ غدیریہ اور کدہر ہے حرمت متعہ مین جناب مرتضوی کا تقیہ برائے زرارہ اب بہی جہوٹی قصون سے باز آئیے اور لغو تہمتون سے ہاتہہ اوٹہائیے **فایدہ ثالثہ** تیسرے یہہ کہ امام مفترض الطاعت مجمع علیہ الامامت فرمان واجب الایقان سے معلوم ہوا کہ جن اوصاف پر آیات شروع سورہ مومنون نازل کیگئی تہین وہ صفات مہاجرین اور مجاہدین مین کما ینبغی راسخ اور متمکن تہین یعنے برہان حب نبوی جگرگوشہ جناب مرتضوی عارف عاشق امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ صفات مقبولہ بارگاہ خداوندی جنپر آیۃ کریمہ قد افلح المؤمنون الذینھم فی صلوتھم خاشعون والذینھم عن اللغو معرضون والذینھم للزکوۃ فاعلون والذینھم لفروجھم حافظون الا علی ازواجھم اوما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ھم العادون والذینھم لاماناتھم وعھدھم راعون والذینھم علی صلوتھم یحافظون اولئک ھم الوارثون الذین یرثون الفردوس ھم فیھا خالدون تحقیق فلاح پائی ایمان والون نے جو اپنی نماز مین خشوع کرنیوالے ہین اور جو بری باتون سے اعراض کرنیوالے ہین اور جو زکاۃ دینے والے ہین اور جو اپنی شہوت کی جگہہ کو تہامتے ہین مگر اپنی عورتون پر یا اپنے

ہاتھون کے مال پر پس تحقیق اونپر نہین ہے ملامت پھر جو کوئی ڈہونڈے اسکے سواے بس وہی حد سے بڑہنے والے ہین اور جو اپنی امانتون اور اپنے عہد سے خبردار ہین اور جو اپنی نمازون پر حفاظت کرتے ہین وہ لوگ میراث لینے والے ہین اور جنت کے وارث ہونیوالے ہین اور وہی لوگ ہمیشہ اوسمین رہنے والے ہین شامل ہے نفوس قدسیہ مہاجرین اور کسری وقیصر کے مجاہدین مین بتحقق اور واقع تہین سبحان اللہ کیسی آیتہ ہے جو اپنے اول مین مہاجرین ومجاہدین کی فلاح نامہ کو بیان کر رہی ہے اور اپنے آخر مین جنت کو اونکی میراث مین تبلا رہی ہے اپنے وسط مین اونکے صفات کو فرداً فرداً ظاہر کر رہی ہے کہ نماز ومین یہ لوگ خشوع کرتے ہین بری باتون سے پرہیز کرتے ہین زکاۃ کو ادا کرتے ہین اپنی زوجہ یا مملوکہ سے مقاربت کرتے ہین ان دونون کے سوا سبکو حرام جانتے ہین امانتومین دیانت رکہتے ہین اپنے عہد کو کبہی نہین توڑتے ہین اپنی نمازون پر ہمیشہ محافظت کرتے ہین بس ان اوصاف کے موصوفین جنت کے وارث ہین فردوس کے مورث ہین بہشت انکے ارث مین ہے خلد انکی میراث مین ہے پس اگر بعد وفات سید کائنات مہاجرین ومجاہدین کسریٰ وقیصر کہ جو مطابق ارشاد فیض بنیاد امام جعفر علیہ السلام کے مومنین کامل تہے ماذونین من اللہ تہے مجاہدین فی سبیل اللہ تہے متصف بصفات مندرجہ آیات سورہ مومنون تہے جنت کو ارث مین پائی ہوئی تہی جناب سیدہ پر معاذ اللہ من ذلک تہمت زنا کی کرتے اور العیاذ باللہ جناب بضعۃ رسول کو زدوکوب کرتے اور نعوذ باللہ حضرت سیدۃ النسا کے حمل کو ساقط کر دیتے اور پیغمبر کے گھر کو جلا دیتے یا ان امور کو حق سمجھتے جیسا کہ مجلسی نے تذکرۃ الائمہ مین لکہا ہے ۔ کہ ہم حق چنین حق دانستند انچہ شیعین نسبت باہل بیت رسالت واقع ساختند ونسبت زنا استغفر اللہ بحضرت فاطمہ دادن ودشنام دادن وغصب فدک وخلافت نمودن وکشتن وزدن آنمظلومان و

سقط شدن محسن بشمشتا بہ و آتش بخانہ پیغمبر انداختن الی آخر الهذیانات تو کبھی امام علیہ السلام اونکو مومن کامل نہ بتاتے اونکو ماذون من اللہ نفرماتے اونکو مجاهد فی سبیل اللہ سے نہ ملقب کرتے اونمین صفات مندرجہ آیات مذکورہ کو محمول نفرماتے وهو باطل قطعاً کما عرفت آنفا جناب مخاطب سوچین اور سمجھین کہ جب اللہ جل جلالہ ان بزرگونکی فلاح کی خبر دیوے اور جنت کو انکے ارث مین بتلاوے لغو باتون سے انکے اعراض کو بیان کرے انکے استحکام اور دیانت کو عہد و امانت مین ظاہر کرے صلوٰۃ و زکوٰۃ پر انکی حفاظت: مدا ور اداے کاملہ کو ارشاد فرماوے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث سے تصدیق و تائید کامل ہووے تو کیا قیاس مین آسکتا ہے اور گمان و وہم پہونچ سکتا ہے کہ یہہ بزرگ منہیات شرعیہ کو جاری کرتے تھے اور خدا کے حکم کو رد فرماتے تھے اور جناب مرتضوی اونسے تقیہ کرتے تھے جو آپ اور آپکے امام اعظم نہایت طمطراق سے فرماتے ہین کہ جناب مرتضوی رسول اللہ صلعم سے جھوٹی روایت حرمت متعہ کو تقیۃً نقل کرتے ہین **فایدہ رابعہ** جو تھے یہہ کہ نص جعفری اور حدیث کلینی سے واضح اور شایع ہوا کہ یہہ جماعت موصوفہ مورد آیہ کریمہ ان اللہ اشتری کی تھی یعنی جناب سلطان الطریقت برہان الحقیقت امام جعفر صادق علیہ الثنا والتحیۃ ارشاد فرماتے ہین اور یون اظہار کرتے ہین کہ آیۃ بشارت ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التوریۃ والانجیل والقرآن ومن اوفی بعہدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک ہو الفوز العظیم یعنے اللہ نے خرید لی مسلمانون سے اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے لڑتے ہین اللہ کی راہ مین پھر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ ہوچکا اوسکے ذمہ پر

سچا توریت و انجیل و قرآن مین اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ سو خوشیان کرو اس اپنے بیع پر جو تم نے کی ہے اللہ سے اور یہی ہے بڑی مراد ملنے والی ۔ اون بزرگون کی شان مین کہ جنھون نے رسول اللہ کے ساتھہ مین ہجرت کی اور کسری و قیصر اور دوسرے کفارونکے خون مین تلوار ڈوبوئی نازل ہوئی ہے سبحان اللہ کیسی آیت کہ جسمین حق جل وعلا اور سبحانہ تعالے صاف و صریح فرماتا ہے اور اسطرح تشریح کرتا ہے کہ مول لے لیا اللہ نے مہاجرین اور کسری و قیصر کے مجاہدین کی جان و مال کو اور دیدیا اوسکے عوض مین روضہ رضوان کو پس خوش ہو تم اے مہاجرین مجاہدین اس بیع رحمان پر اور محظوظ اور مسرور رہو اس فوز عظیم الاحسان پر اللہ اللہ کیا رحم ہے مہاجرین پر اور کیا کرم ہے مجاہدین پر کہ خدا تعالے نے جان و مال کو اونکی مول لے لیا اور اوسکے عوض مین جنت مین داخل کرنیکا وعدہ کر لیا اور پھر اس عہد کو قرآن و توریت و انجیل سے مستحکم کر دیا اور پھر اس بیع پر بشارت اور خوشخبری کو سنا دیا اور پھر اس معاملہ کو فوز عظیم فرما دیا سبحان اللہ بکرمہ و برحمہ پس جبکہ مہاجرین مجاہدین کسری اور قیصر نے اپنی جان و مال کو بیچ ڈالا اور خدا تعالے نے اوسکو قبول کر کے اونکے جنت مین داخل کرنیکا وعدہ صریح کر لیا اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس امر کو بہ ندائے بلند فرما دیا کہ بیشبہہ مہاجرین مجاہدین کسریٰ و قیصر نے اپنے نفوس کو بیچا اور اوسکے عوض مین جنت کو پایا پس اگر یہہ حضرات رضوان اللہ علیہم اجمعین روز قیامت کو معاذ اللہ بعوض جنت کے جہنم مین داخل کئے جائین اور بدلے ثواب کے عذاب مین مبتلا کئے جائین جیسا کہ طائفہ ہوائیہ کا اعتقاد ہے تو خدا تعالے کے وعدہ مین تخلف صریح لازم آویگا اور اوسکی شان مین ظلم قبیح پایا جاویگا دھوچھال **فایدہ خامسہ** پانچوین یہہ کہ حضرت امام صادق بحق ناطق علیہ السلام کی تصریح کرنے اور تشریح فرمانے سے روشن اور واضح ہوا کہ جو صفات اور اوصاف آیتہ کریمہ و نص عظیم

التائبون العابدون مین مذکور اور مسطور ہین اون بزرگون کی ذات مین کہ جنہون نے ہجرت کو اختیار کیا اور کسریٰ اور قیصر اور دوسرے قبایل کفار ومشرکین پر جہاد کیا متمکن اور مستقر تہے یعنی سفینہ بحر دیانت سکینہ اہل متانت حضرت امام ابوعبداللہ علیہ الثناء والتحیۃ یون فرماتے ہین اور اسطرح ارشاد کرگے ہین کہ آیۃ کریمہ التائبون العابدون السائحون الراکعون الساجدون الآمرون بالمعروف الناہون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ وبشر المؤمنین یعنے توبہ کرنیوالے گناہون سے عبادت کرنیوالے خدا کی اور شکر کرنیوالے تنگی اور فراخی مین اور روزہ رکہنے والے اور رکوع کرنیوالے اور سجدہ کرنیوالے اور حکم کرنیوالے نیک باتون کا اور باز رکہنے والے بری باتون سے اور حفاظت کرنیوالے اللہ کے حدود کی اور خوشخبری دو تم مومنین کو۔ ہین جن صفتون کو اللہ تعالے نے بیان فرمایا ہے اور جن اوصاف کو کہ ظاہر فرمایا ہے مہاجرین مجاہدین کسریٰ وقیصر اون جمیع صفات کے جامع تہے اور اون کل اوصاف کے مستجمع تہے سبحان اللہ کیسے مجاہدین کہ جو ہر وقت خدا کے سامنے توبہ کرتے رہتے تہے کیسے مہاجرین کہ ہر ساعت خدا کی راہ مین مصروف رہتے تہے کیسے مجاہدین کہ ہر لحظہ خدا کے شکر مین مشغول رہتے تہے کیسے مہاجرین کہ ہمیشہ صایم رہتے کیسے مجاہدین کہ علی الدوام رکوع مین جہکے رہتے کیسے مہاجرین کہ آٹھ پہر سجدہ مین پڑے رہتے کیسے مجاہدین کہ جو نیک باتونکا حکم کرتے کیسے مہاجرین کہ جو بری باتون سے باز رکہتے کیسے مہاجرین مجاہدین کہ جو اللہ کی حدود سے کسی حالت مین تجاوز نکرتے کیسے مجاہدین ومہاجرین کہ جو ان امور کی مقبولیت پر خدایتعالے کی جانب سے بکرات ومرات بشارت وخوشخبری سے مشرف ہوتے پس اگر یہ بزرگ العیاذ باللہ متصف صفات ذمیمہ قرار دیے جاوین اور موصوف باموز غیر مشروعہ ٹہرائے جاوین جیسا کہ پیروان شیخ حلی اور متبعین شیخ طوسی کہتے ہین تو لازم آتا ہے جو نا

ہونا امام صادق علیہ السلام کا وھو بدیھی البطلان

فایدہ سادسہ

چھٹے یہہ کہ فریقین اس امر کو جانتے ہین اور طرفین اس بات کو مانتے ہین کہ کسریٰ و قیصر اور دوسرے قبائل کفار پر جہاد بعد وفات رسولخدا صلعم کے زمانہ خلافت راشدہ خصوصاً عہد شیخین مین واقع ہوا اور انہین کے حکم سے یہہ کل ملک مفتوح ہوا خاصتہ جناب حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ملک فارس کو فتح کیا اور آپ ہی کے لشکر نے جابجا ان بلاد و امصار مین نیزہ اسلام کو نصب کیا اور خدا کے دین کو بشوکت و حشمت جاری کیا پس اے اہل ایمان اور اے اہل ایقان خیال کرو کہ یہہ متبوعین یعنے خلفاے راشدین اور انکے تابعین یعنے مہاجرین مجاہدین وہ لوگ تہے کہ جنکی نسبت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ انکو معیت رسول اللہ کی دارین مین حاصل تہی انکی شدت کفار پر کونین مین روشن تہی انکی عبادت کی قبولیت کتب مقدسہ اور صحف معظمہ سے ظاہر تہی انکے اعمال کی مقبولیت قیامت مین ظاہر ہوگی انکی روشنی صحابیت حشر کے روز چمکے گی یہہ لوگ خدا کی طرف سے فلاح پا چکے ہین یہہ لوگ حق سبحانہ کیجانب سے مبشر بجنت ہو چکے ہین ان لوگون نے خدا یتعالے کے ہاتہہ اپنی جان و مال کو بیچ ڈالا ان لوگون کو حق تعالے نے بعوض جان و مال کے جنت کو دے ڈالا یہہ لوگ خدا یتعالےٰ کی عبادت ساتہہ خشوع کے ادا کرتے تہے یہہ لوگ رضامندی خدائے تعالےٰ کے ساتہہ خضوع کے ڈہونڈہتے تہے ان لوگون نے جنت کو ارث مین لے لیا تہا ان لوگون نے اپنے عہد و پیمان کو مستحکم کر لیا تہا یہہ لوگ تایب تہے یہہ لوگ عابد تہے یہہ لوگ راکع تہے یہہ لوگ ساجد تہے یہہ لوگ آمر بالمعروف تہے یہہ لوگ ناھی عن المنکر تہے یہہ لوگ حافظ لحدود اللہ تہے یہہ لوگ مجاھد فی سبیل اللہ تہے ان لوگون کو خدا یتعالےٰ کیطرف سے دعوت الی اللہ کا اذن دیا گیا تہا ان لوگونکو حق تعالےٰ کیجانب سے جہاد فی سبیل اللہ کا حکم کیا گیا تہا ان لوگون کو ایمان ساتہہ

کمال کے حاصل تہا ان لوگونمین اسلام ساتہہ تکمیل کے موجود تہا یہہ لوگ جامع صفات ایمان تہے یہہ لوگ مستجمع شروط اذن دعوت وجہاد تہے پس ہم اب حضرات شیعہ سے استفسار کرتے ہین اور کبراے اثناعشریہ سے پوچہتے ہین کہ جن لوگون کو حدیث کلینی جنتی بتارہی ہے جن بزرگون کو نص جعفری بہشتی بیان کر رہی ہے جن لوگون کو امام ابوعبداللہ ماذون من اللہ کہہ رہے ہین جن بزرگون کو جگر گوشہ رسول اللہ داعی الی اللہ فرمارہے ہین جن لوگونکی شان مین امام جعفر صادق اون آیات کو کہ جن سے اونکا مقبول خدا اور محبوب کبریا ہونا ثابت ہے محمول فرماتے ہین جن بزرگون کی ذات کو امام بحق ناطق اون صفات کے ساتہہ کہ جنسے اعلےٰ و افضل اور عمدہ کوئی صفت امت رسول اللہ مین نہین ہے موصوف بتلاتے ہین آیا اونکو غاصب یا ظالم یا جابر یا مرتد یا منافق یا منحرف عن دین اللہ با رادہ حکم اللہ کہنا درست اور جایز ہے جیسا کہ طایفہ ہوائیہ اور فرقہ واہیہ کہتا ہے کہ صحابہ کرام نے خلافت کو غصب کیا اہلبیت پر ظلم کیا جناب مرتضوی پر جبر کیا جناب سیدہ کے گہر کو جلادیا اونکی اعانت و مدد سے ہاتہہ کو کہینچ لیا سواے دو چار صحابہ کے کل نے ارتاد کو اختیار کیا خدا کے حکم کو رد کیا ممنوعات شرعیہ کو حلال کیا محللات شرعیہ کو حرام کیا الی آخر الهذیانات والخرافات خلاصہ یہہ کہ زمانہ خلافت راشدۂ خلفاء راشدین مین بحکم خلفاء راشدین کے کسریٰ و قیصر پر مہاجرین جہاد کرتے تہے اور جو حضرات کہ ایسے تہے وہ لایق دعوت جہاد کے تہے پس خلفاے کرام بنص امام لایق دعوت وقابل جہاد کے ہوئے اور لایق دعوت وجہاد منطوقہ حدیث کلینی وہ شخص ہے کہ مستجمع شروط مذکورہ اور صفات مسطورہ کا ہو پس خلفای عظام مستجمع شروط اور جامع صفات تہے وہو المطلوب الحمد للہ کہ اس حدیث کلینی اور اس نص جعفری سے صحابہ رسول اکبر خصوصاً مہاجرین مجاہدین کسریٰ و قیصر کا اعلےٰ اور افضل امت ہونا بدرجہ اتم ثابت ہوا اور خلفاے راشدین کی خلافت کا حق

ہونا بالکل مراتب متحقق ہوا اب جناب مخاطب فرماوین اور حضرت مجیب ارشاد کرین کہ جناب مرتضوی کو کیا ضرورت تھی ان بزرگون سے تقیہ کرنیکی اور کیا حاجت تھی ان اکابر سے مذہب کے پوشیدہ رکھنے کی جو آپ اور آپکے رئیس اعظم فرماتے ہین کہ حضرت علی اس حدیث حرمت متعہ کو تقیہ روایت کرتے ہین **تکمیل** جسوقت علمار اہل سنت حضرات اہل تشیع پر جمیع طرق فرار کو مسدود کر دیتے ہین اور کل توجیہات رکیکہ شیعہ کو مردود فرما دیتے ہین اوسوقت حضرات موافق مضمون الغریق یتعلق بکل حشیش مایوس محض ہوکر مطابق مفہوم کل شی یرجع الی اصلہ دامن تقیہ پر ہاتھہ مارتے ہین عجب نہین کہ ہمارے مخاطب لاثانی اور اونکے برادران ایمانی اس حدیث جعفری مین بہی وہی طریقہ اختیار فرماوین اور اوسی وتیرہ پر قدم نازا اوٹہاوین لیکن بحمد اللہ کہ اس نص صادقی مین وہ طریقہ کلیتہً مدفوع ہے اور اس حدیث جعفری مین وہ وتیرہ بالکلیہ مرفوع ہے کیونکہ کلینی سے ثابت ہے کہ ائمہ علیہم السلام کیواسطے جو صحیفہ خدا تعالے کیجانب سے نازل ہوئے تہے ہر امام موافق اپنے صحیفہ کے عمل فرماتے تہے امام جعفر کے صحیفہ مین یہہ حکم تہا کہ تو علی الاعلان اپنے مذہب کی دعوت کرنا اور علی روس الاشہاد اپنے آبا و اجداد کے علوم کو ظاہر کرنا خبردار کسی سے خوف مت کرنا اور ہرگز تقیتہً کوئی بات مت کہنا اللہ ہی پر بھروسا رکہنا اور اوسی پر ہر وقت توکل کرنا کوئی تجھکو ضرر نہ پہونچا سکے گا تو ہمیشہ خدا کی امان مین رہیگا عبارت اوسکی یہہ ہے حدث الناس وافتہم ولا تخافن احدا الا اللہ وانشر علوم اہل بیتک وصدق اباءک الصالحین فانک فی حرز وامان الحمد للہ کہ یہہ حدیث تقیہ سے بہی محفوظ رہی اور تمام خس و خاشاک سے پاک ہوئی دست درازی حضرات کی اوس سے منقطع ہوئی اور زبان تاویلات علیلہ سے بند ہوئی صحابہ کرام خصوصاً خلفاے عظام کی افضلیت من جمیع الوجوہ علی جم

الامتہ متحقق ہوئی ۔ پس ہمکو امر اول سے فراغت حاصل ہوئی یعنے جس حالت مین کہ صحابہ کرام کا اعلے وافضل ہونا آیات کلام آلہی اور حدیث کلینی سے ثابت ہوا پس غاصب وجابر ہونا صحابہ رسول اللہ کا بالکلیہ باطل ہوا اور یہی بنائے تقیہ کا امر اول تہا جسپر اہل تشیع کو بڑا شور وشغب تہا اب ہم امر ثانی کو دیکھتے ہین یعنی مغلوبیت جناب مرتضوی کی نسبت احادیث اہل تشیع مین جہانتک نگاہ کرتے ہین کسیطرح سے اوسکا وجود نہین پاتے گو بعض مواقع پر بعض اہل تشیع اہلسنت سے مجبور ہوکر جناب مرتضوی کی مجبوری کو بجبر اپنا جواب بنانیکے واسطے ظاہر کرتے ہین مگر عموماً محققین شیعہ جناب امیر کے غلبہ تام کو خلفاے عظام کے عہد مین . بہ براہین ساطعہ اور حجج قاطعہ ثابت کرتے ہین پس ہم اوسکی نسبت یہہ کہتے ہین کہ بالفرض اگر صحابہ کرام اور خلفاے عظام کی افضلیت کو نہ تسلیم کیا جاوے اور آیات کلام آلہی کو اونکے عمدہ ہونیکے باب مین نہ سنا جاوے اور حدیث جعفری اور نص صادقی کو اونکے مقبول خدا اور محبوب کبریا ہونے مین نہ مانا جاوے بلکہ العیاذ باللہ موافق اُصول اہل تشیع کے اونکو غاصب اونکو مرتد اونکو ظالم اونکو جابر قرار دیا جاوے تب بہی جناب مرتضوی اسد اللہ الغالب علےٰ کل غالب ایسی حالت مین نتہے کہ خلفا سے ڈرکر صحابہ سے دبکر ضروریات دنیا اور مسائل فروعیہ مین تقیہ کیا کرتے اور معاذ اللہ اپنے زمانہ مین قرآن مجید کو جو رکن اعظم دین ہے بلکہ خلاصہ دین جلوادیتے اور چپکے بیٹہے رہتے خدا کے حکم کو رد کرنے دیتے اور دم نمارتی جناب سیدة النسا رسول اللہ پر تازیانہ لگنے دیتے اور خود بذاتہ جنبش نفرماتے بلکہ بزعم اہل تشیع رتق وفتق جہان بہر کا اونکے اقتدار مین تہا اسم اعظم اونکے اختیار مین تہا موکلین پر وہ حاکم تہے ملائکہ کے وہ ناظم تہے قوم یاجوج اونکے مطیع تہے قوم ماجوج اونکی متبع ابر اونکے تابع تہا ہوا اونکی محکوم تہی خلقت کوہ قاف جو اس مخلوقات ظاہری سے صدہا حصہ زاید تہی اونکی منقاد انبیا علیہم السلام کو وہ زندہ فرماتے تہے درخت اونسے کلام کرتے تہے زمین کی وہ

سیر کرتے تھے آسمان پر وہ عروج فرماتے تھے ذوالفقار مین اونکے وہ قدرت تھی کہ ایک لمحہ مین قوم عاد کو کہ جو نہایت قوی ہیکل تھی قتل کر ڈالا اور ایک ساعت مین تہ تیغ زمادیا ہم اس مقام پر حدیث بساط کو نقل کرتے ہین جسکو صاحب منہج التحقیق اور مولف معجزات مرتضوی عزوۃ المحدثین ابن مالویہ صدوق قمی بطرق معتمدہ حضرت سلمان فارسی اور مقداد اسود کندی وغیرہما سے روایت کرتے ہین اور افضلیت امیرالمومنین جناب مرتضوی کو جمیع انبیاے مرسلین پر اسی حدیث سے ثابت کرتے ہین اور عالم محقق فاضل یاور مدقق اردستانی بہی اسکے معتمد اور مستند ہونیکا اقرار فرماتے ہین ہم کتاب امامت اردستانی سے اوسکو اسطرح پر نقل کرتے ہین +

حدیث بساط

روایت میکند ابن مالویہ بسند خود از سلمان فارسی کہ گفت نشستہ بودم نزد سید و مولائی خود امیرالمومنین دران وقت کہ مردمان بیعت بعمر بن الخطاب کردہ بودند و در خدمت آنحضرت حسنین و محمد بن حنیفہ و محمد بن حنیفہ و محمد بن ابی بکر و عمار بن یاسر و مقداد بن اسود نیز بودند و از ہر در سخنان میگذشت امام حسن متوجہ پدر بزرگوار شد و گفت یا امیرالمومنین حضرت ملک و دود سلیمان بن داؤد را عجب سلطنتی دادہ بود آیا ازان سلطنت عطیہ بوصی او رسیدہ باشد شاہ سریر ولایت تبسم فرمود و گفت آن معبودیکہ دانۂ خشک را در زمین سرسبز میگرداند و بآن قادریکہ آدم را از خاک تیرہ آفریدہ قسم کہ انچہ پدر ترا دادہ ہیچک از اولیا و اوصیاے ماضیہ ندادہ و بعد از من ہیچکس باین کرامت فائز نخواہد شد پس امام حسن و حضار التماس نمودند کہ یا امیرالمومنین میخواہیم کہ شما از انچہ واہب عطیات بشما موہبت نمودہ بمشاہدہ کنیم و معائنۂ نہ بینیم تا موجب ازدیاد ایمان و باعث تقویت علم و ایقان گردد سید اوصیا علیہ السلام

فرمود که حیا و کرامتهٔ یعنی چنان کنم که شما میخواهید و چیزے از چیزها که حضرت عزت بمن کرامت نموده بر شما ظاهر میسازم پس برخاسته دو رکعت نماز کرد و کلمه چند بر زبان معجز بیان گذرانید که هیچک از حضار فهم آن نتوانست کرد از انجا بمیان خانه آمده دست مبارک بجانب مغرب دراز کرد و بعد از لمحه دست را بزیر آورد و بر کف دست مبارکش پارچه ابرے دیدیم آنرا گذاشته بار دیگر دست دراز کرد پارچه دیگر بر دستش دیدیم سلمان گوید لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وانك وصي نبی کرایم من شك فيك هلك ومن تمسك بك سلك سبيل البجا یعنی گواهی میدهم که خدا یکے است و محمد رسول الله صلے الله علیه و آله وسلم برگزیده است و تو وصی و خلیفه برگزیده که هر که شک آرد در وصایت و خلافت تو هلاک شود و هر که بعروة الوثقائے محبت تو چنگ زند نجات یابد پس دیدیم که آن دو ابر چون دو قالیچه پهن شدند و در پهلوئے یکدگر قرار گرفتند چنانچه گوئی یک جوزه انداز ان هر یک بوے مشک اذفر بدماغ اهل ایمان میرسید پس فرمود که برخیزند و برین بساط بنشینند همه برخاسته بر یک ابر نشستیم و آنحضرت تنها بر یک ابر دیگر پس کلمه چند تکلم فرمود که هیچکس نه فهمید پس اشاره به ابر کرد که بجانب مغرب روانه شو بادے در زیر آن دو ابر در آمد و ابر را باهستگی تمام برداشته بر هوا برد و ما درین وقت چون بآنحضرت نگاه کردیم دیدیم که جامه زرد پوشیده و تاجے از یاقوت سرخ بر سر دارد و نعلین که بند آن از یاقوت آبدار بود در پا کرده و انگشتری از مروارید سفید براق که روشنی آن چشم را خیره میساخت در انگشت دارد و بر کرسی از نور نشسته امام حسن علیه السلام بآنحضرت گفتند که اے پدر بزرگوار همه مخلوقات سلیمان را بجهت انگشتری اطاعت می نمودند و شما را بچه سبب منقاد اند فرمود که یا ولدی انا وجه الله وانا عين الله وانا لسان الله الناطق وانا ولي الله وانا نور الله

الذی لا یطفی وانا باب الله یوتی وانا حجة الله علی عباده وانا کنز
الله فی ارضه وانا قسیم الجنة والنار وانا سد ذی القرنین وانا جعلتهما له

یعنی اے نور دیده من وجه الله و عین الله و لسان الله و ولی الله منم و آن
نوریکه فرو نه نشیند منم و آن دریکه ازان در بخدا توان رسید منم و حجت خدا بر خلق
منم و گنج خدا در زمین منم و قسمت کننده بهشت و دوزخ منم و سد یکه ذو القرنین
بسته منم و ذو قرن را برای اسکندر قرار داده بودم که بآن مشهور شده بود میخواهی
که خاتم سلیمان بتو نمایم دست در بغل کرده انگشتری بر آورد از طلای احمر و نگینش
بود از یاقوت سرخ فرمود اے فرزند من این خاتم سلیمان است نامهاے ماست
که درو نقش کرده اند سلمان گوید که تعجب حضار زیاده شد بحدیکه گو یا ورانمی شناختند
پس فرمود اینها از مثل من عجب نیست بخدا سوگند که بنمایم امروز بشما انچه پیش ازین
شما ندیده باشید پس امام حسن گفت آرزوی ما آنست که سد ذو القرنین را بما
نمائی پس آنحضرت باد را امر فرمود که ما را آنطرف که حسن میخواهد ببرد و مقارن آن از
باد آوازے چون آواز رعد بما رسیده و ما را برداشته بهوا برد و امیر المومنین علیه السلام
بران کرسی نشسته از پے ما می آمد تا باد ما را بکوه بلندی رسانید درختے عظیم بران
کوه بود خشک شده و برگهایش ریخته یکے از ما گفت یا امیر المومنین این درخت را
چه رسیده که اوراقش ریخته آنحضرت فرمود که از وے بپرسید تا حال خود بگوید امام
حسن پیشتر نمود و از درخت سوال کرد که مالک ایتها الشجرة یعنی چه شده است
ترا اے درخت که سبزی از تو رفته و برگت ریخته جواب نداد امیر المومنین فرمود
اجبهم باذن الله ایتها الشجرة واخبرهم بخبر اے درخت بفرمان الهی جواب ایشان
بگو سلمان گوید بخدا قسم که درخت متکلم شد و گفت لبیک لبیک یا وصی رسول
الله و خلیفة من بعده حقا و خطاب با امام حسن کرد که هر شب وقت سحر

پدرت به نزد من می آمد و دو رکعت نماز گزارده به تسبیح و تقدیس حق تعالی مشغول می شد و میرفت و آمدن و رفتنش بر کرسی نور میان ابر سفید می بود که از آن بوی مشک اذفر بمشام میرسید و من از استشمام روح روح افزاے آنحضرت و آن نور سرسبز و باطراوت می بودم و اکنون چهار شب شده که تشریف ارزانی نفرموده از مفارقت پدر تست که حالم بدین مرتبه رسیده اگر از ایشان استدعا کنی که لطف خود ازین مهجور دریغ ندارد آمدن او مرا بحال خود باز می آرد پس شاه ولایت بنزد آن درخت رفته دو رکعت نماز گذارده دست مبارک بر آن درخت مالید سلمان گوید که بخدا قسم که از آن درخت که مشتاق نه برخاست فی الفور سبز شده و برگ آورده میوه بیرون کرد پس آنحضرت بر کرسی خود قرار گرفت و ما را ابر برداشته بلند شد بحدے که دنیا تمامی در نظر ما سبزی مینمود در هوا فرشته دیدیم سر او در زیر قرص آفتاب و پاے در قعر محیط و یکدست در مشرق و یکے در مغرب از علی علیه السلام پرسیدیم که این کیست فرمود بحکم خدا من او را درین موضع نصب کرده ام و بتاریکی شب و روشنائی روز موکل ساخته و چنین خواهد بود تا روز قیامت پس باد و ما را بنزد یاجوج برد و آنحضرت علیه السلام با ابر خطاب نمود که اهبطی تحت هذا الجبل یعنے اے ابر در زیر کوه فرود آ و آن کوه بلند ظلماتی گویا شبے بود سیاه بوے دود آنجا بمشام میرسید یاجوج را دیدیم و از کثرت ایشان تعجب نمودیم و ایشان را سه صنف دیدیم که یکے طول ایشان بست گز و عرض ده گز و صنفی طول صد گز و عرض هفتاد گز و صنفی یک گوش را لحاف و دیگر را دواج میکردند یکے از حال آنها پرسید حضرت علیه السلام فرمود حاکم این جمع نامحصور منم و همه در حکم من اند پس به باد حرفی گفت باد ما را برداشت بکوه قاف رسانید کوہے دیدیم چون یاقوت سرخ که محیط همه دنیا بود و فرشته بشکل آدم بر وی موکل چون آن فرشته را چشم بر ما افتاد گفت السلام علیک یا امیر المؤمنین

پس رخصت طلب کرد که مطلب خود را عرض کند آنحضرت فرمود که رخصت زیارت
برادرت و مصاحبت میخواهی برو رخصت دادم پس فرشته بسم الله الرحمن
الرحیم گفته راهی شد بعد ازان درختے دیدیم چون درخت اول بهمان طریق سوال
وجواب واقع شده درخت گفت ثلث اول شب علی علیه السلام نزد من می آمد و پس
از نماز و تسبیح و تقدیس بر اسپے سوار شده می رفت و من سبز و خورم بودم چهل روز
است که فیض قدوم از من گرفته و تنم گداخته و اوراقم فرو ریخته از مفارقت اوست
و امام حسن التماس نمود حضرت دست مبارک برو کشید درخت گفت اشهد ان لا
اله الا الله وان محمدا رسول الله وانك امیر المؤمنین فی الامة
المبارکة الطیبة وصی رسول رب العالمین من تمسك بك نجی
ومن تخلف عنك هوی پس آن سبز و خورم شد وطراوت یافت و ما در زیر آن
ساعتے آرام گرفته پرسیدیم که یا امیر المومنین آن فرشته کجا رفت فرمود که دیروز
بر خیل ظلمت که عبور نمودیم فرشته که بران موکل است رخصت زیارت این فرشته
طلبیده بود امروز این رفت که تدارک آن نماید یکے از یاران گفت که مگر ملائکه همه
باذن شما از محل و مکان خود حرکت میکنند فرمود بخدائے که آسمان ها را بے ستون
آفریده که هیچ یک قدرت ندارد که بے رخصت من از جاے خود حرکت نماید و اگر
بے اذن من بقدر نفسے حرکت نماید حضرت رب العزت ببرق غضب خود آنرا بسوزد
و بعد از من فرزندم حسن و بعد از و حسین و بعد از و نه کس از اولاد او که نهم ایشان
قایم آل محمد است صلے الله علیه و علیهم این حال دارند و هیچ ملکے از ملائکه مقربین
را حد نه باشد که یک نفس بے اراده ایشان بر آرد یکے نام فرشته که موکل قاف است
پرسید فرمود برخائیل من گفتم یا امیر المومنین نه ما دیروز در خدمت شما بسر بردیم
کدام وقت نزول اجلال دران کوه شده بود فرمود چشم خود را بپوشانید پوشانیدیم

امر بگشودن کرد گشودیم خود را در مملکتے دیگر یافتیم گفتیم ان هذا لشئ عجاب فرمود
ملک الموت در قبضهٔ اقتدار من است که شما را طاقت اطلاع بران نیست و معهذا من
بندهٔ مخلوقم چون مخلوقات دیگر و در اکل و شرب و خواب و نکاح مانند دیگران و اگر اندکی
از انچه من میدانم بدانید دلهاے شما تاب شنیدن آن ندارد و بدانید که اسم اعظم
حق تعالے هفتاد و سه حرفست نزد آصف برخیا که تخت بلقیس را بیک چشم زدن
آورد نزد سلیمان یک حرف بود نزد من هفتاد و دو حرف و یک حرف علم غیب است
که مخصوص ذات اوست ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم شناخت
هر که مرا شناخت و منکر شد هر که مرا منکر شد پس آن ابر را امر فرمود که ما را بباغی رساند
که در سبزی و خوشی با روضهٔ بهشت برابری نماید در انجا جوانی را در میان دو قبر
مشغول دیدیم گفتیم یا امیر المومنین این جوان کیست فرمود برادر من صالح نبی است
و این دو قبر از پدر و مادر اوست و چون چشم صالح بر صالح المومنین افتاد بیتابانه پیش
آمد و سینهٔ بسکینهٔ آنحضرت را بوسید و گریه کنان بشکوه در آمد آنحضرت او را تسلی
میداد پرسیدیم که صالح چرا میگرید فرمود که ازو بپرسید امام حسن فرمود ایها السعید
الصالح چه چیز ترا میگریاند فرمود که پدرت هر روز وقت طلوع صبح نزد من می آمد
و باهم نماز میکردیم و باعث نشاط و رغبت من بود در عبادت و امروز ده روز است
که تشریف نیاورده چون او را دیدم طاقتم نماند گفتم یا امیر المومنین این عجب تر است
ما هر روز صبح در خدمت شما بسر می بریم چگونه بے اطلاع ما اینجا آمده با حضرت صالح
نماز میکنی فرمود که اگر خواهید سلیمان را زیارت کنید گفتم یا امیر المومنین ما را آرزوی
اینست شاه ولایت برخاسته روانه شد در خدمتش به بستانی رسیدیم که کسے مانند
آن نشنیده و ندیده آبهاے جاری و مرغان خوش الحال و فواکه بسیار چون آن مرغان
را چشم بر آنحضرت افتاد و در او را فرو گرفتند و پر میزدند و طواف میکردند و میان

بهشت تختی از فیروزه دیدیم جوانی برو خوابیده و دستهای خود بر سینه نهاده و دو مار بالای سر و پائین پای او قرار گرفته چون ماران آنحضرت را دیدند در قدم او غلطیدند گفتیم یا امیر المومنین این جوان کیست فرمود سلیمان انگشتری را از انگشت خود برآورده در انگشت او کرد و گفت قم باذن الله الذی یحی العظام وهی رمیم فی الحال سلیمان علیه السلام برخاست و گفت اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشریك له وان محمدا عبده ورسوله ارسله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون واشهد انك وصی رسول الله الهادی المهدی الذی سالت الله بحبة ومحبة اهلبیته ما اتانی الملك یعنی گواهی میدهم که خدا سزای پرستش یکیست و او را شریکی نیست و بدرستیکه محمد بنده اوست و فرستاده او و او را فرستاده برهنمائی و اظهار کردن دین حق و هر دینی غیر دین اوست باطل باشد و دین او ناسخ دین ها باشد اگرچه مشرکان زین معنی کراهیت داشته باشند و گواهی میدهم که تو وصی و جانشین رسول الله و توئی راه نماینده و راه یافته که بوسیله تو سوال کردم من از حق تعالی محبت تو و محبت اهلبیت تو و بمن حق تعالی انچه داده از ملک و بادشاهی مثل آن هیچ یک از اولاد آدم نداده بود اگر محبت تو شفیع نمی ساختم آن سلطنت و بزرگی بمن عطا نمی فرمود پس زمانی آن سرور نزد سلیمان علیه السلام نشست پس پابوس آن پیغمبر مشرف شدیم پس سلیمان را وداع نموده برخاست و سلیمان بحال خود برگشت و ما پرسیدیم که یا امیر المومنین شما را علمی بانچه در پس کوه قاف است هست فرمود که خلاق عالم و موجد بنی آدم چهل عالم در عقب کوه قاف آفرید که هر عالمی چهل برابر دنیا باشد و علم من بماورای کوه همچو علم من است بحال این دنیا و انچه درین دنیا است بعد رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم نگهدارنده آن عالمها منم و همچنین بعد از من اولاد من حافظ شریعت نبوی و وارث علم مصطفوی خواهند بود تا روز قیامت و من داناترم براهها که در آسمان هاست و راه ها که در زمین است

و مائیم اسم مکنون و اسم مخزون الهی و مائیم اسماء حسنی که چون خدا را بآن اسما بخوانند و مائیم صاحب آن نامها که بر عرش و کرسی نشسته است و مائیم قسمت کننده بهشت و دوزخ و از ما تعلیم گرفته اند ملائکه آسمانها تسبیح و تقدیس و تهلیل و تکبیر و توحید الهی و مائیم آن کلماتیکه چون آدم علیه السلام را تلقین نمود توبه اش قبول شد و من میدانم این امور عجیبه و اسرار عجیبه را ببرکت اسم اعظم که اگر به برگ زیتون بآن حرفی بنویسند و در آتش اندازند نسوزد و طراوتش میل بپژمردگی نکند و هر کجاست روشنی روز از نامهائے نامی ماست و اسامی ما را چون بر آسمان نقش کردند بے ستون استقامت یافت و زمین بآن منقش گشته مسطح شد و چون بر باد خواندند در حرکت آمد و بر برق نوشتند لمعان شد و بر رعد رقم نمودند مستمع شد و بر جبهه اسرافیل نقش کردند متکلم بکلام سبوح قدوس رب الملائکة والروح گردید و چون کلام معجز نظامش باین مقام رسید فرمود چشمهای خود را بپوشید پوشیدیم باز گفت بگشائید بگشادیم و خود را در شهرے دیدیم مشتمل بر بازارهاے معمور و قصرهای رفیع مردمش در نهایت بلندی قامت و کمال استقامت هر یکے چون نخلے پس فرمود که این گروه از بقیه قوم عاد اند که هنوز در کفر و ضلالت و ظلم و جهالت گرفتار اند و ایمان برب ارباب و روز حساب ندارند و شهر ایشان از شهرهاے مشرق بود و من بامر خالق بیچون قلع و قمع اینها نموده باین مکان شان نقل نمودم تا شما را در اینجا به بینید و شما بران مطلع گشتید و من داعیه دارم که باین گروه مقابله نمائیم پس آن قوم را بوحدانیت خدا و رسالت محمد مصطفے صلے الله علیه وآله وسلم و ولایت خود دعوت نمود ایشان ابا نمودند و بسیارے را بکشت و چون خوف ما را مشاهده نمود نزد ما آمده دست مبارک را بر سینه ما مالید خوف از ما زایل شد بار دیگر باواز بلند ایشانرا باسلام خواند ایمان نیاوردند برق و صاعقه ظاهر شد و چیزے چند میخواندند که ما نفهمیدیم و ما را چنان مشاهده می شد که این برق و رعد و صاعقه از دهن آنحضرت بر می آمد و چندان صداهاے هولناک

پدید آمد کہ ما گفتیم البتہ آسمان بر زمین آمدہ کوہہای از ہم فرو می ریزد تا آنکہ یک متنفس از ایشان نماند و چون از مجادلۂ آن قوم فارغ شد و آن رعد و برق برطرف شد استدعا نمودیم کہ یا امیر المومنین ما را بوطن باز رسان کہ زیادہ برین طاقت مشاہدہ این امور نداریم آن ابر را طلبید بران سوار شدیم و آنحضرت متکلم بکلامی شد باد ما را بہوا بردہ بجائے رسانید کہ دنیا بقدر درہمی معائنہ میکردیم و بعد از لمحہ خود را در خانہ امیر المومنین دیدیم از ہمان مکان کہ مسافر شدہ بودیم و چون فرود آمدہ نشستیم بانگ موذن شنیدیم کہ اذان ظہری میگفت یا اول صبح بود از طلوع آفتاب راہی شدہ بودیم کہ در پنج ساعت پنجاہ سالہ راہ را طی نمودیم و چون ما را متعجب دید فرمود بخدائیکہ نفس من بہ ید قدرت اوست کہ اگر خواہم شما را در طرفۃ العین در ہمہ آسمان ہا و زمین ہا بگردانیم و بران قادرم و این قدرت عظیمہ باذن خالق البریہ و از برکت خیر الخلقیہ یافتہ ام و منم ولے و وصی آنحضرت صلعم در حین حیات و در زمان رحلت و لیکن اکثر مردمان نمیدانند سلمان گفت لعن اللہ من غصب حقك و خمدك و اعرض عنك ضاعف العذاب الالیم انتھی بلفظہ۔

خلاصۂ حدیث بساط

خلاصہ یہ کہ ابن مالویہ قمی اپنی سند سے حضرت سلمان فارسی سے یون روایت کرتے ہین کہ سلمان فرماتے ہین کہ ایک روز مین اپنے مولا اور سردار امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین حاضر تہا اوسوقت عمر ابن خطاب کے ہاتہہ پر لوگون کی بیعت کا بازار گرم تہا میرے علاوہ خدمت مبارک امیر المومنین مین دونون صاحبزادے یعنی حسنین علیہما السلام حاضر تہے اور محمد ابن حنیفہ اور محمد ابن ابی بکر عمار بن یاسر اور مقداد بن اسود بہی موجود تہے باتین آپسمین ہو رہی تہین تذکرہ باہم دگر ہر قسم کے کئے جاتے تہے اتنے مین حضرت امام حسن علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار کیطرف متوجہ ہو کر عرض کیا کہ ای امیر المومنین اور

اے امام المسلمین اللہ تعالےٰ نے سلیمان ابن داؤد کو عجیب سلطنت بخشی کچھہ اوسمین سے خدا یتعالےٰ نے اپنے وصی یعنی آپکو بہی عنایت کی حضرت شاہ سریر ولایت مسکرائے اور فرمایا قسم کہاتا ہون مین اوس معبود کی کہ جو دانہ خشک کو زمین سے اگاتا ہے اور حلف کرتا ہون اوس قادر مطلق کا کہ جسنے آدم کو خاک سے پیدا کیا ہے کہ جو سلطنت تیرے باپ کو دی ہے سلف مین نہ کسی وصی کو دی اور نہ کسی ولی کو عطا فرمائی اور نہ اب آیندہ کسی کو دیگا پس امام حسن اور اونکے ساتھہ حضار مجلس نے عرض کیا کہ یا حضرت ہم چاہتے ہین کہ جو کچھہ خدا یتعالےٰ نے آپکو عطا فرمایا ہے اوسمین سے کچھہ ہمکو بہی دکھلائیے تاکہ ایمان ہمارا زاید ہو اور علم و ایقان ہمارا قوی سید اوصیا نے فرمایا کہ اچہا ہم تمہین کسیقدر دکہلاتے ہین اور یہہ کہکر دو رکعت نماز فوراً ادا فرمائی اور بعد نماز کے کچھہ کلمہ ایسے فرمائے کہ حضار مجلس کی سمجھہ مین نہ آئے اور ہاتہہ کو طرف مغرب کے بڑہایا ایک لمحہ کے بعد جو ہاتہہ کو کہینچا تو حاضرین نے آپکے ہاتہہ پر ایک ٹکڑا ابر کا دیکہا اوسکو وہین رکھکر پہر اپنے ہاتہہ کو طرف پچہم کے بڑہا دیا کہ معاً دوسرا ٹکڑا اشتاقین کو دکہا دیا حضرت سلمان اوسوقت پکار کر کہنے لگے کہ بیشک اللہ ایک ہے اور اوسکا رسول حق ہے اور بے شبہہ تم اوسکے وصی ہو جو کوئی شک کریگا تمہاری وصایت و خلافت مین ہلاک ہوگا اور جو تمہاری پیروی کریگا نجات پاویگا پہر وہ دونون ابر پہیل گیے آپنے سب حاضرین سے فرمایا کہ اوٹہو اور بیٹھہ جاؤ اس بساط یعنی فرش پر سب لوگ ایک ابر پر بیٹھہ گیے اور حضرت دوسرے ابر پر سوار ہو گئے آپنے پہر کچھہ کلمہ فرمائے کہ کسی نے اونکو نہ سمجھا اور اشارہ ابر کو طرف مغرب کے کیا اوسیوقت ہوا ابر کے نیچے آگئی اور باہستگی تمام ابر کو اوٹہاکر پیچہان کیطرف لیچلے اوسوقت جو ہم نے حضرت کو دیکہا تو آپ زرد جامہ پہنے ہوئے تہے اور ایک تاج یاقوت کا سر پر رکہے ہوئے تہے اور نعلین مبارک کے بند بہی یاقوت کے بنے ہوئے تہے اور ایک انگوٹہی مروارید کی بہی زیب دست مبارک کئے ہوئے تہے اور ایک کرسی نور پر

تشریف فرماتھے امام حسن علیہ السلام نے حضرت امیر المومنین سے عرض کیا کہ تمام مخلوقات بوجہ انگشتری کے سلیمان علیہ السلام کے مسخر تھی اور آپکی کسوجہ سے مطیع ہوئے آپنے فرمایا کہ اے بیٹے میرے مین اللہ کا مونہہ ہون مین اللہ کی آنکھہ ہون مین اللہ کی زبان ہون مین اللہ کا ولی ہون مین اللہ کا نور ہون کہ نہین بجھا سکیگا کوئی مجھکو مین اللہ کی حجہ ہون اوسکے بندون مین مین اللہ کا خزانہ ہون اوسکی زمین مین مین بانٹنے والا جنت اور دوزخ کا ہون مین ذوالقرنین کی دیوار ہون تمکو ہم سلیمان کی بھی انگوٹھی دکھائی دیتی ہین فوراً آپنے ہاتھہ بغل مین کیا انگوٹھی سلیمان کو معاً دکھا دیا طلاے سرخ کی تھی اور نگینہ یاقوت سرخ کا فرمایا اے بیٹے یہہ انگوٹھی تھی سلیمان کی ہمارے ہی نام اسپر بھی منقوش ہین سلمان فارسی کہتے ہین کہ حاضرین اور زیادہ متعجب ہوئے آپ نے فرمایا ابھی سے تم کیا تعجب کرتے ہو ہم آج تمکو وہ عجائبات دکھاوینگے کہ تم نے کبھی نہ دیکھے ہونگے حضرت امام حسن نے فرمایا ہمکو دیوار ذوالقرنین کی دکھائیے آپنے ہوا کو حکم کیا کہ اوسیطرف کو چل معاً ہوا مین سے ایک آواز مشابہ رعد کے نکلی اور ہوا اوسیطرف کو لیچلی یہانتک کہ ایک پہاڑ پر پہونچایا اوسپر ایک درخت عظیم کھڑا ہوا دیکھا مگر خشک ہوگیا تھا حضرت امام حسن نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین اس درخت کو کیا ہوگیا آپنے فرمایا کہ اوسی سے نہ پوچھہ لو آپنے اوس درخت سے پوچھا کیا ہوا تجھکو اے درخت جو خشک ہوگیا اوس نے کچھہ جواب نہ دیا تب امیر المومنین نے فرمایا جواب کیون نہین دیتا جواب دے حضرت سلمان فرماتے ہین کہ خدا کی قسم اوسیوقت درخت بولنے لگا اور کہنے لگا حضرت امام حسن سے کہ تمہارے باپ ہر شب وقت سحر کے کرسی نور پر بیٹھکر ابر پر سوار ہوکر میرے پاس آیا کرتے ہین اور دو رکعت نماز پڑھا کرتے ہین حضرت کی مصاحبت اور ابر کی خوشبو سے مین تر و تازہ رہتا تھا چار شب سے حضرت تشریف نہین لائے اوس جدائی سے میرا یہہ حال ہوا اور اس مفارقت سے مین

خشک ہوگیا میری سفارش حضرت سے کردو کہ مجھکو مہجور نرکہین امیرالمومنین نے دو رکعت نماز اوس درخت کے نیچے پڑھی اور ہاتھہ اپنا اوسپر پھیر دیا وہ اوسیوقت سرسبز میوہ دار ہوگیا پھر کرسی نور پر بیٹھے اور وہانسے چلے سلمان فارسی کہتے ہین کہ ہوا مین ایک فرشتہ دیکھا سر اوسکا آفتاب کے قرص کے نیچے تھا اور پاؤن قعر محیط مین ایک ہاتھہ اوسکا مشرق مین اور ایک مغرب مین امیرالمومنین سے ہم نے پوچھا یہہ کون ہے فرمایا کہ مین نے اوسکو خدا کے حکم سے اسی مقام پر مقرر کیا ہے اور رات و دنکی تاریکی اور روشنی پر موکل ٹھرایا ہے قیامت تک یہہ ایسا ہی رہیگا پس ہوا ہمکو یاجوج ماجوج کے پاس لیگئی حضرت امیر نے ابر سے فرمایا کہ ہمکو اس پہاڑ کے نیچے اوتار وہ پہاڑ بہت تاریک تھا قوم یاجوج کی تین قسمین تھین بعضے تو بیس گز کے لانبے اور دس گز کے چوڑے تھے اور بعضے سو گز کے لانبے اور ستر گز کے چوڑے اور بعضے ایسے تھے کہ ایک کان اپنا اوڑھتے تھے بجاے لحاف کے اور ایک بچھاتے تھے بجاے توشک کے حاضرین مین سے کسی نے پوچھا کہ حضرت انکا حاکم کون ہے جناب امیر نے فرمایا کہ اس قوم بیشمار کا مین حاکم ہون اور یہہ سب میرے محکوم ہین پھر آپنے کچھہ کلمے ہوا سے فرما دیئے ہوا ہمکو کوہ قاف کو لیگئی وہ پہاڑ یاقوت سرخ کا تھا اور تمام زمین کو گھیرے ہوئے تھا ایک فرشتہ بشکل آدمی کے اوسپر موکل تھا جسوقت اوس نے ہمکو دیکھا حضرت کو سلام کیا اور رخصت چاہی آپنے اوسکو رخصت دی چلدیا پھر ایک درخت مثل درخت اول کے دیکھا اوس سے بھی وہی سوال وجواب واقع ہوئے درخت نے کہا کہ حضرت امیر ہر شب اول رات مین میرے پاس آکر نماز پڑھتے ہین چالیس روز سے نہین آئے اسواسطے سوکھہ گیا ہون حضرت امام حسن نے حضرت امیر سے سفارش کی آپنے ہاتھہ اپنا اوسپر پھیر دیا وہ درخت گواہی دینے لگا خدا اور رسول واوسکے وصی کی اور سرسبز ہوگیا حاضرین مین سے کسی نے پوچھا کہ یا حضرت سب ملایکہ آپکے حکم مین ہین آپنے قسم کھا کر فرمایا کہ بے اذن میرے

کوئی فرشتہ اپنی جگہہ سے حرکت نہین کرسکتا اور اگر کرے تو خدا تعالے اپنے آتش غضب سے اوسے جلا دے اور بعد میرے حسن کو اور اونکے بعد حسین کو اور اونکے بعد نو آدمیونکو میری اولاد سے کہ نوین اونکے قایم آل محمد ہونگے یہی حکومت حاصل ہوگی ملایکہ مقربین سے کوئی دم نہ مار سکیگا بے اونکے اذن کے کسی نے پوچھا کہ حضرت کوہ قاف کے موکل کا کیا نام ہے فرمایا کہ برخائیل پھر آپنے حاضرین سے فرمایا کہ آنکھین بند کرو سبنے بند کرلین فرمایا کھولدو سب نے کھولدین تمام حاضرین نے اپنے آپکو ایک دوسرے ملک مین پایا اسوجہہ سے اور زیادہ تعجب آیا آپنے فرمایا کہ ملک الموت میرے اختیار مین ہے باوصف اسکے کہ مین خدا کا بندہ ہون اور جو کچھہ مین جانتا ہون تھوڑا سا بھی تمکو سناؤن تو تمہارے دل سننے کی تاب نہ لاسکین گے پھر فرمایا آپنے کہ اسم اعظم کے تہتر حرف ہین وزیر سلیمان علیہ السلام آصف برخیا کو ایک حرف معلوم تھا جسکی وجہ سے وہ تخت بلقیس کو اوڑا لایا تھا اور مجھکو ستر اور دو بہتر حرف معلوم ہین البتہ ایک حرف علم غیب ہے کہ وہ مخصوص خدا کے ساتھہ ہے پہچانا مجھکو جسنے پہچانا اور منکر ہوا جو منکر ہوا وہان سے پھر ابر نے ایک باغ مین پہونچایا کہ وہ مثل بہشت کے تھا اوسمین ایک جوان کو ہم نے دیکھا کہ دو قبرون کے درمیان مین بیٹھا تھا ہم نے عرض کیا کہ حضرت یہہ کون شخص ہے آپنے فرمایا کہ یہہ ہمارے بھائی صالح نبی ہین اور یہہ دونون قبرین انکے مان باپ کی ہین حضرت صالح دیکھتے ہی حضرت علی کو بیتابانہ دوڑے اور حضرت کے سینہ کے بوسہ لینے لگے اور ڈیک مار کر رونے لگے اور شکوہ وشکایت کرنے لگے آپ نے اونکی تسکین کردی ہم نے پوچھا کہ یا حضرت صالح کیون روئے آپنے فرمایا اونہین سے پوچھہ لو حضرت امام حسن نے پوچھا کہ تم کیون رودئے اونہون نے کہا کہ تمہارے باپ ہر روز وقت صبح کے میرے پاس آکر میرے ساتھہ نماز پڑھتے ہین اسوجہہ سے مین محظوظ اور مسرور رہتا تھا آج دس روز ہوئے کہ

آئے نہین تہے ہم نے کہا کہ اے امیر المومنین ہم روز وقت صبح کے آپکی خدمت مین ہوتے ہین آپ کیونکر یہان آکر حضرت صالح کے ساتہہ نماز پڑہتے ہین آپنے فرمایا کہ سلیمان کو دیکہو گے ہم نے کہا ہماری بہی یہی آرزو تہی حضرت وہان سے روانہ ہوئے ایک باغ مین پہونچے کہ کسی نے اوسکے مثل ندیکہا ہوگا تمام جانور اوسکے حضرت کا طواف کرنے لگے درمیان بہشت کے ایک تخت فیروزہ پر ایک جوان سو رہا تہا اور دو سانپ اوسکے سر اور پیر کے پاس بیٹہے تہے دونون سانپ حضرت کے قدمون پر لوٹنے لگے ہم نے پوچہا کہ حضرت یہہ کون شخص ہے کہ جسکے سرہانے اور پائین دو سانپ ہین آپ نے فرمایا یہی سلیمان ہین آپنے انگوٹہی اپنے ہاتہہ سے اوتار کر اونکے ہاتہہ مین پہنا دی اور فرمایا کہ اوٹہہ تو اوسکے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیون کو جلاتا ہے فوراً سلیمان علیہ السلام اوٹہہ بیٹہے اور گواہی خدا اور رسول وا اوسکے وصی کی دینے لگے اور کہنے لگے مین نے آپکے واسطہ سے سلطنت پائی تہی اگر آپکا توسل نہوتا تو یہہ سلطنت مجہکو کبہی نملتی پہر حضرت سلیمان سے رخصت ہوئے اور وہ بدستور مردہ ہوگئے حاضرین نے عرض کیا کہ یا حضرت امیر کوہ قاف کے بعد کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ چالیس عالم ہین ہر عالم مثل اس جہان کے ہے مجہے سبکا علم ہے اور بعد رسولخدا کے مین عوالم کا حاکم ہون اور بعد میرے میری اولاد حافظ شریعت نبوی اور وارث علم مصطفوی ہوگی اور ہم آسمان کی بہی راہین جانتے ہین اور زمین کے راستہ بہی پہچانتے ہین اور ہم خدا کے اسمار حسنی ہین اور ہم دوزخ وجنت کی تقسیم کرنیوالے ہین اور فرشتون نے ہم ہی سے تسبیح وتہلیل سیکہی ہے آدم کے کلمات ہم ہی ہین کہ جنسے آدم کی توبہ مقبول ہوئی ہمارے ہی نام عرش پر لکہے ہین ہمارے ہی نامون کے سبب سے آسمان بے ستون کے قایم ہے زمین پر ہمارے نام منقوش ہین ہم اسم اعظم کو جانتے ہین ہمارے ہی نام عرش پر لکہے ہین ہمارے نام جب ہوا پر لکہے گئے چلنے لگے اور برق پر پڑہی گئی

تو وہ چمکنے لگی رعد پرمنقوش ہوئی تو وہ عاجزی کرنے لگے پھر حضرت نے فرمایا کہ آنکھیں بند کرو بند کرلین پھر کہا کھولدو کھولدین ہمنے دیکھا کہ ایک شہر عظیم الشان مین پہونچے آپ نے فرمایا کہ قوم عاد کے باقیماندہ لوگ اسی مین آباد ہین ابھی تک کفر مین گرفتار ہین ہمنے سب کا قلع و قمع کردیا تھا البتہ یہہ شہر رہگیا ہے مین دعوی رکھتا ہون کہ اس گروہ سے اکیلا مقابلہ کرونگا یہہ کہکر آپنے اون لوگون پر خدا کی وحدانیت اور رسول کی رسالت اور اپنی ولایت کو پیش کیا اونہون نے انکار محض کیا آپنے ذوالفقار سے اکثر کو قتل کردیا پھر آپنے جب ہملوگونکو خایف دیکھا ہمارے پاس چلے آئے اور سینون پر ہاتھہ پھیرا وہ خوف زایل ہوگیا پھر آپنے قوم عاد کے لوگونپر باواز بلند اسلام کو پیش کیا اونھونے پھر انکار محض کیا اوسوقت آپکے منہہ سے صاعقہ و برق و رعد نکلنے لگے اور سخت آوازین ظاہر ہونے لگین وہ لوگ اس صدمہ سے سب مرگئے جب آپ اون لوگون سے فارغ ہوئے تب ہم نے کہا کہ اے امیر المومنین ہمکو ہمارے وطن پہونچادیجیے اب ہم لوگونمین طاقت کسی امر کے مشاہدہ کی نہین ہے حضرت نے ابر کو بلوایا اور کچھہ کلمہ فرمائے کہ ہم نہ سمجھے ہوا ہمکو اوس مقام تک لیگئی کہ دنیا وہان سے ایکدرہم کی مانند معلوم ہوتی تھی بعد ایک لمحہ کے ہم وطن پہونچ گئے اوسیوقت موذن نے ظہر کی اذان دی تھی وقت طلوع آفتاب سے ہم نے سفر کیا تھا ظہر کے وقت آگئے اتنی دیر مین پچاس برس کی راہ طی کی حضرت نے جب ہمکو متعجب دیکھا فرمایا مین تمکو پلک مارنے مین تمام زمین و آسمان کو دکھا سکتا ہون یہہ قدرت خدا نے مجھکو بخشی ہے مین ولی و وصی ہون رسول کا لیکن اکثر لوگ نہین جانتے ہین سلمان نے کہا کہ اللہ لعنت کرے اوس شخص پر

جسنے تمہارے حق کو غصب کیا فقط

اے گروہ شیعہ اور اے فرقہ امامیہ دیکھو اس حدیث بساط کو اور خیال کرو جناب مرتضوی کے اقتدار اور اختیار کو کہ ہر شے آپکی محکوم ہر چیز آپکو معلوم تمام مخلوقات کے آپ حافظ جمیع

بندگان خدا کے آپ داعظ ملائکہ آپکے قبضہ قدرت مین موکلین آپکی ملکیت مین بہشت کے جانور آپکا طواف کرین حضرت سلیمان کے سانپ آپکے قدمونپر لوٹین زمین و آسمان کی ایک ساعت مین آپ سیر کرین ابر و ہوا بغیر آپکے حکم کے حرکت نکرین فرشتہ آپکے بےاذن جنبش نکرین درختونکو آپ سرسبز کرین مردونکو آپ زندہ فرماوین انبیا آپ کے وصی ہونیکا اقرار کرین نباتات آپکے ولی ہونیکا اظہار کرین تینون قسمین یاجوج و ماجوج کی آپکے ہواخواہ چالیسون عالم کوہ قاف کے آپکے خیر خواہ فرشتہ روشنی و تاریکی کا آپکا تابعدار سوکل کوہ قاف کا آپکا فرمانبردار رعد آپکے دہن مین کڑکے برق آپکے منہہ سے چمکے ذوالفقار آپکے کفار کو ایک دم مین تباہ کرے صاعقہ آپ کا فجار کو ایک لمحہ مین خاک سیاہ کرے الغرض ہر طرح سے قدرت آپکو حاصل تہی اور ہر نوع سے مقدرت آپکی کامل تہی پہر صحابہ کرام سے تقیہ کرنیکی آپکو کیا ضرورت تہی اور خلفاے عظام سے مذہب چہپانیکی کیا حاجت تہی جو آپ اور آپکے امام اعظم زماتے ہین کہ حضرت علی متعہ کے حرام ہونیکو تقیۃً کہتے ہین گو کہ اس حدیث بساط مین جناب مخاطب اور اونکے ہم مشرب کی تبکیت اور اسکات کیواسطے بہت فواید ظاہر ہوتے ہین مگر بہ نظر اختصار چند امور مین استفسار کرتے ہین اول یہہ کہ آپنے قوم یاجوج و ماجوج کو کہ جنکے سو سو گز کے لانبے قد اور ستر ستر گز کے چوڑے سینہ اور کان ایسے کہ ایک اوڑہین اور ایک کو بچہا دین کیون نہ حکم فرما دیا کہ دین محمدی کو خس و خاشاک سے صاف کرو مرتدین سے پاک کرو شریعت محمدی کی معاونت کرو دین احمدی کی اعانت کرو افسوس صد افسوس کہ جو لوگ خدا کے حکم کو رد کرین اہلبیت پر جبر کرین شریعت کو بدل دین طریقت کو پلٹ دین جناب سیدہ پر تازیانہ لگائین بضعۂ رسول پر تہمتین کردائین اونسے جناب مرتضوی باوجود اس اقتدار کے کچہہ بہی نفرمائین اور فرمانا کیسا اونکے حکمونکو تسلیم کرین اونکے فرمانون کی تائیار کرین اونکے ہر وقت شریک رہین اونکے

ہر ساعت ہمیں رہین اونکے مسائل شرعیہ مین اقتدا کرین اونکے پیچھے نماز کو ادا کرین پس باوجود اقتدار کے دم نمارنا شریعت معظمہ مین رخنہ پڑنے دینا ملت مقدسہ مین فتنہ و فسا اوٹھنے دینا خلاف کلام آلہی اور مخالف حدیث رسالت پناہی ہے۔ دوسرے یہ کہ جناب مرتضوی نے جسطرح قوم عاد پر اسلام کو پیش کیا اور اپنی وصایت و ولایت کو ظاہر کیا اور اونہون نے انکار محض کیا تو اونپر اپنے ایک صاعقہ سے اونکو برباد کر دیا اسیطرح خلفاے عظام پر بہی اصل شریعت نبوی اور وصایت و خلافت مرتضوی کو ظاہر فرماتے اگر وہ اقرار کرتے فبہا و مرحبا اور اگر انکار کرتے تو آپ فوراً ایک صاعقہ کو منہ سے نکالدیتے کہ وہ سب معاذ اللہ برباد ہو جاتے خصوصاً جسوقت خلیفہ دوم نے خدا کے حکم کو رد کیا تہا یعنے متعہ کے حرام ہونیکو ظاہر فرمایا تہا اوسیوقت آپ اوسکی حلت کو بیان فرماتے اگر لوگ مانتے بہتر و خوبتر ورنہ ایک مرتبہ مثل رعد کے آواز فرمادیتے سب معدوم محض ہو جاتے تمام جہگڑا اوٹھہ جاتا اور کل قصہ فیصل ہو جاتا تیسرے یہ کہ جناب مرتضوی اور اونکے متبعین قیامت کے روز روبروے رسولخدا کے حاضر ہونگے اور جناب سرور عالم اونسے استفسار فرماوینگے کہ تم نے بعد میرے ثقلین یعنے قرآنمجید اور اہلبیت حمید کے ساتھہ کیا کیا جیسا کہ تفسیر اہلبیت مین لکہا ہے ثم ترد علی رایۃ مع امام المتقین وسید المرسلین قائد الغر المحجلین وصی رسول رب العالمین فاقول ماذا فعلتم بالثقلین من بعدی یعنی پہر وارد ہونگے نیچے نیزے کے ساتھہ امام المتقین وسید المرسلین قاید الغر المحجلین وصی رسول رب العالمین کے پس فرماتے ہین رسول خدا صلعم کہ پوچھونگا مین کہ کیا کیا تمنے پیچھے میرے ساتھہ کتاب اللہ اور اہلبیت رسول اللہ کے معلوم نہین کہ اوسوقت اصول اہل التشیع بر حضرت علی کرم اللہ وجہہ استفسار رسولخدا کا کیا جواب دیوینگے البتہ قرآنمجید کی نسبت کہہ سکتے ہین اور یہ جواب عرض کر سکتے ہین کہ آپ ہم سے کیا پوچھتے ہین حضو

تو پہلے ہی خود تحریف فرما چکے ہین جیسا کہ مجتہد لکھنوی نے عماد الاسلام مین لکھا ہے اور ہم نے اوسکو مبحث تحریف قرآنین نقل کیا ہے لیکن اگر اہلبیت کی نسبت اپنی عاجزی و بیکسی ظاہر فرماوینگے تو ضرور رسول خدا ارشاد فرماوینگے کہ کاش اگر تم اوس موکل کو کہ جسکا سر آفتاب کے قرص کے نیچے تہا اور پاؤن قعر محیط مین اور ایک ہاتھہ شرق مین اور دوسرا غرب مین حکم کر دیتے تو کیون بضعہ رسول پر تازیانہ لگنے پاتے اسقدر خلقت کوہ قاف کی تمہارے اقتدار مین اس کثرت سے قوم یاجوج ماجوج کی تمہارے اختیار مین اسدرجہ موکلین تمہاری اطاعت مین ذوالفقار تمہاری وہ کہ جس سے قوم عاد کو ایک لمحہ مین قتل کر دیا صاعقہ تمہارا ایسا جسکے ایک شعلہ سے صدہا آدمیون کو دفعتہً خاک سیاہ کر دیا پہر تم کیونکر بے یار و یاور اور کسطرح بیکس تہے بار خدایا شاید اوسوقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ یہہ جواب دین کہ جناب سیدہ اہلبیت سے خارج نہین جیسا کہ صاحب شافی شارح کلینی نے لکھا ہے اور ہم نے قبل مین نقل کیا ہے **چوتہے** یہہ کہ جناب مرتضوی اپنے مصاحبین کے ساتھہ جس ابر پر سوار ہو کر واسطے سیر کے تشریف طرف کوہ قاف وغیرہ کے لیگئے تہے اوسحالت مین کہ جب صحابہ نے شریعت محمدی کو برباد کیا ملت احمدی کا ستیاناس کیا جناب سیدہ پر ظلم و جبر کیا کیون نہ اوس ابر پر مع جناب سیدہ کے سوار ہو کر کسی ملک کو چلے گئے صحابہ کے ظلم سے نجات پاتے کفار و مرتدین کے حملون سے اپنے آپکو بچاتے

تتمیم حضرات شیعہ جسوقت حضرت مرتضوی کے اضطرار تام کو اپنی ہی کتابون مین دیکھتے ہین اور اقرار عام کو اپنے ہی محدثین سے سنتے ہین تو مجبور ہو کر حدیث وصیت کو اوڑاتے ہین اور یہہ کہتے ہین کہ بیشک حضرت علی کو غلبہ تام حاصل تہا اور تسلط تام کامل تہا لیکن مجبور اسوجہ سے تہے اور معذور اس سبب سے تہے کہ رسولخدا نے اونکو وصیت کر دی تہی اور نصیحت فرما دی تہی کہ خلفا سے مقابلہ ہرگز نکرنا اور صحابہ سے مجادلہ نہ

کبہی پیش نہ آنا گو کہ نعوذ باللہ وہ شریعت کو بدل ڈالین اور معاذ اللہ مرتد ہو جاوین اہلبیت پر ظلم کرین تمہارے حق کو غصب کرین حلال کو حرام کرین اور حرام کو حلال کہین تم دم نمارنا اور اپنی جگہہ سے حرکت نکرنا مگر الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ یہہ ترانہ بہی حضرات کا محض پوچ ہے اور یہہ ربانہ بہی سخت لچر ہے ہم پوچہتے ہین کہ جسوقت جناب مرتضیٰ علی نے حضرت عباس کے پرنالہ کے باب مین ذوالفقار کو کہینچا ہے اور قنبر کو بلایا ہے اور حضرت عمر کے قتل کا ارادہ کیا ہے اور پرنالہ کو پہر اپنے مقام پر لگوایا ہے اسوقت کہان گئی تہی یہہ حدیث وصیت اور کدہر گئی تہی جناب رسولخدا کی نصیحت آپنے کیون نہ حضرت عباس سے کہدیا کہ چچا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ نے مجھکو منع کردیا ہے اور صاف صاف فرمادیا ہے کہ خلفا سے مت لڑنا صحابہ سے مت بھڑنا مین کیونکر پرنالہ لگوا سکتا ہون اور کسطرح اونکے مقابلہ مین تلوار اوٹہا سکتا ہون حیرت تو یہہ ہے کہ حضرت عباس بہی حدیث وصیت کو بہول گئے اور خدا کے رسول کی نصیحت کو فراموش کر گئے جو حضرت علی کو فساد پر برانگیختہ کیا اور خواہ مخواہ پرنالہ اپنا لگوا لیا اور جناب مرتضوی بہی چچا کی فریاد سنکر بے تکلف کہڑے ہو گئے اور جناب فاروق اعظم کے قتل پر مستعد ہو گئے علی الاعلان آپنے کہدیا اور علی رؤس الاشہاد فرمادیا کہ جو کوئی اب پرنالہ کو اوکہڑاویگا اپنے سر کو تن سے جدا کراویگا حدیث پرنالہ کو شیعون کے قبلہ وکعبہ مجتہد دلدار علی لکہنوی کی عماد الاسلام سے ہم قبل مین نقل کر چکے ہین افسوس صد افسوس کہ صحابہ شریعت نبوی کو منقلب کردین ملت مصطفوی کو بدل ڈالین قرآن کو جلادین جناب سیدہ پر تازیانہ لگاوین خدا کے حکم کو رد کرین اسپر جناب مرتضوی دم نمارین سکوت محض کرین چپکے بیٹھے رہین اور ایک پرنالہ پر یہہ جوش وخروش فرمادین کہ فوراً قنبر کو بلادین ذوالفقار کو منگاوین لوگونکو مسجد نبوی مین جمع کرین سبکے سامنے بیان کرین کہ اگر اب کسی نے پرنالہ کو

او کہہ دیا تو مین اوسکو قتل کرونگا اور دنیا سے نیست ونابود کرونگا لا الہ الا اللہ کیا شریعت نبوی کا پرنالہ کے برابر بھی رتبہ نتہا کیا طریقت مصطفوی کا پرنالہ کے برابر بہی مرتبہ نتہا کیا قرآن مجید کی پرنالہ کے برابر بہی حقیقت نتہی کیا جناب سیدہ کی پرنالہ کے برابر بہی وقعت نتہی غضب تو یہہ ہے کہ حضرت عباس کے تہوڑ ایسے شکوہ پردہ بہی مقدمہ پرنالہ مین حضرت علی بے تکلف تلوار لیکر کہڑے ہوگئے اور خلفا کے قتل پر مستعد ہوگئے حضرت عباس کو گہر مین بہیجدیا اور اونکے عوض مین اپنے سینہ کو سپر کردیا اور العیاذ باللہ حضرت سیدہ کو معاذ اللہ صحابہ زد وکوب کرین اور خلفا منبرون پر زنا کی تہمت لگاوین پیغمبر کا گہر جلاوین بضعہ رسول کا حمل گرادین اور بنت نبوی جناب مرتضوی سے فریاد کرین نالہ وزاری فرماوین طعن وتشنیع کرین کہ تم کونے مین گہستے پہرتے ہو خائنون کیطرح گہر کے اندر بہاگتے ہو بچہ رحم کیطرح پردہ مین چہپتے ہو مگر جناب اسد اللہ نے کچہہ بہی نہ سنا ذرا بہی جناب سیدہ کے زار ونالہ پر خیال نکیا کچہہ بہی طعن وتشنیع کا جواب ندیا نہ رسول اللہ کے بیٹی ہونیکا لحاظ کیا نہ اپنے ناموس اکبر کا پاس کیا کلیتہً سکوت محض کیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون اے قوم شیعہ تمنے صحابہ کرام کی عداوت مین اور خلفاے عظام کی بغاوت مین اہلبیت رسول اللہ کو بہی نچہوڑا اون سے بہی منہہ کو موڑا خوارج کے کان کترے نواصب سے بہی بڑہ گئے تم نے ہرطرح سے اپنے دین کو برباد کیا اور اپنے مذہب کا ستیاناس کیا علاوہ ازین جناب مخاطب کو معلوم ہوگا اور حضرت مجیب کو یاد ہوگا کہ ہم حدیث مرتضوی بحر المناقب سے نقل کرچکے ہین جسکا مضمون یہہ اور مفہوم یہہ ہے کہ ایک روز مجمع صحابہ مین جناب فاروق اعظم نے فرمایا کہ اگر مین تم لوگون کو منہیات شرعیہ کیطرف راجع کرون اور امور شرعیہ سے باز رکہون تو تم کیا کرو اور میرے ساتہہ کیسے پیش آو اس امر کو تین مرتبہ فرمایا کسی نے

جواب ندیا لیکن جناب مرتضوی نے ارشاد کیا کہ ہم تم سے توبہ طلب کرین اونہون نے کہا کہ اگر توبہ نکرون آپنے فرمایا کہ ہم تمہارے سر کو پہوڑ دین جسمین یہہ تمہاری آنکھین ہین ہمارے مجیب صاحب فرمادین کہان رہی حدیث وصیت اور کدہر گئی رسولخدا کی نصیحت جو آپ لوگ اوسکو اوڑاتے ہین اور خواہ مخواہ صحابہ پر تہمتین لگاتے ہین اب مین اس تتمیم کو معرکہ فدک پر ختم کرتا ہون اور اس باب مین حدیث ارشاد القلوب دیلمی کو لکہتا ہون جسکا ماحصل یہہ ہے اور ملخص اسطرح سے ہیکہ خلیفہ اول نے ابو بکر اشجع کو فدک کا متولی مقرر کیا تہا بہائی اسکا حضرت علی کے ہاتہہ سے مقتول ہوا تہا اسنے اہلبیت کی جاگیر کو ضبط کر لیا تہا رعایاے فدک پر ظلم بہی کیا تہا ساکنین فدک نے جناب مرتضوی سے اوسکے ظلم کی کسیقدر شکایت کی او اوسکے جبر کی حکایت کی آپ بعجلت تمام سوار ہوئے اور جانب فدک راہی ہوئے عمامہ سیاہ سر پر باندہا دو تلوارونکو کمر مین لگایا حضرت امام حسین اور عمار اور فضل اور عبد اللہ ابن عباس کو ساتہہ لیا مسجد قریہ مین قیام کیا حضرت امام حسین کو حکم ہوا کہ ابو بکر اشجع کو پکڑ لاؤ اور ابہی اپنے ہمراہ حاضر لاؤ حضرت امام حسین نے اوسکو حکم سنایا کہ امیر المومنین نے تجہکو بلایا ہے اور مسجد مین طلب فرمایا ہے اوس نے کہا کون امیر المومنین آپ نے فرمایا کہ ہمارے باپ اوس نے کہا کہ سواے ابو بکر کے کون مسلمانون کا حاکم ہو سکتا ہے اور کون اونکا امام بن سکتا ہے آپنے فرمایا کہ بہتر اسی مین ہے کہ تم چلے چلو اور امیر المومنین کے پاس حاضر ہو اوس نے کہا کہ مین حاکم فدک ہون اور تمہارا باپ عوام مین سے ہے حضرت نے فرمایا کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ تو حاکمون مین داخل ہوا اور میرا باپ عوام مین شامل ہوا اوس نے کہا کہ تمہارے باپ نے ابو بکر صدیق کی بیعت باکراہ کی ہے اور مین نے بطیب خاطر قبول کی ہے الغرض وہ نہ آیا آپنے عمار کو بہیجا کہ اوسکو لاؤ کہ وہ اہل ضلالت سے ہے

اور ہم مثل کعبہ کے ہین کعبہ کی زیارت کو لوگ آتے ہین نہ یہہ کہ وہ کسی کے پاس جاتا ہے عمار سے گفتگو سخت آگئی اور نوبت بقبضہ تلوار پہونچی جسوقت امیر المومنین نے اس خبر کو سنا مع رفقا کے اوسی مقام کا قصد کیا اور رفقا جناب اوسکو بذلت و خواری آپکے سامنے لائے آپنے اوس سے فرمایا کہ کیون اہلبیت کے مال کو ضبط کیا اور کیون رعایای فدک پر ظلم کیا اوس نے کہا صدیق کی اطاعت کو مین بہتر جانتا ہون تمہاری تابعداری سے آپنے اوسکو سخت و سست کہا اوس نے بہی وہی جواب دیا اور یہہ بہی کہا کہ تم خلفا کے حسد مین ایسی باتین کرتے رہو گے اور آخر مین ہلاک ہو جاؤ گے فضیل کو غصہ آیا سر کو اوسکے تن سے جدا کر دیا اوسکے سوارون نے حضرت پر حملہ کیا آپ نے ذوالفقار کو میان سے کہینچ لیا اور آنکھون سے روشنی کو ظاہر کر دیا سب نے ہتہیار رکہدئے اور سر پیرون پر ڈالدئے آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور اسکا سر ابو بکر کے پاس لیجاؤ ابو بکر نے جسوقت یہہ حالت دیکہی تمام مہاجرین و انصار کو جمع کیا اور کہا کہ علی نے ہمارے تابعدار کو قتل کر دیا سب سکتہ مین رہگئے کسی نے کچہہ جواب نہ دیا ابو بکر نے کہا کیا تم زبان نہین رکہتے جو جواب نہین دیتے ایک اعرابی نے کہا کہ اگر تم مقابلہ کو چلوگے تو ہم بہی تمہارے ساتہہ ہونگے دوسرا اوسی جماعت مین سے بولا کہ ملک الموت کا دیکہنا بہتر ہے علی کے پاس جانے سے ابو بکر نے کہا کہ تم کو شرم نہین آتی جو علی سے ایسا ڈرتے ہو میرے سامنے ایسی باتین کرتے ہو آخر کو بمشورہ عمر خالد کو مع پانسو سوارونکے مقرر کیا اور کہا کہ علی نے ہمارے شیعہ کو قتل کر ڈالا ہے تم اونکو حاضر کرو اور زندہ گرفتار کر لاؤ خالد مع پانسو سوارون کی پہونچے اور حضرت علی کے سامنے آئے آپ نے فرمایا کہ اگر صنادید قریش اور قبائل حنین اور سواران ہوازن آوینگے تب بہی ہم مقابلہ سے منہہ نہ پہیرینگے اور ذرا بہی خیال اونکی بہادری کا دلمین نہ لاوینگے خالد نے کہا یہہ کیا تمہاری حرکت تہی جو ابو بکر اشجع کی گردن بدن سے

جدا کر دی آگ بجھہ گئی مگر تم پھر طنز کرتے ہو اور ان باتون سے ابتک باز نہین آتے ہو آپنے فرمایا کہ تو اپنی شجاعت اور ابو بکر سے مجھکو ڈراتا ہے کیا مجھکو بھی مالک ابن نویرہ مقرر کیا ہے اگر تو کہے تو اس مسجد کے میدان مین تجھکو مار ڈالون اور ابھی خاک مین ملا دون خالد غصہ مین آگئے اور جنگ پر مستعد ہو گئے آپنے ذوالفقار کو کھینچ لیا اور خالد کے قتل کا ارادہ کر دیا خالد نے جسوقت کہ ذوالفقار کو دیکھا اور حضرت کی آنکھونکی سرخی کو معلوم کیا فوراً الحاح کرنے لگے اور بلجاجت پیش آئے آپنے تلوار کی نوک کو خالد کی پشت پر رکھدیا اور خالد کو زمین پر گرا دیا خالد کے ہمراہی زار و نالہ کرنے لگے اور حضرت کے وصی ہونیکا دم بھرنے لگے آپ بھی بر سر رحم آگئے اور خالد سے مزاح فرمانے لگے آپ اونسے دل لگی کرتے تھے اور وہ کمر کے درد سے مرتے تھے اور مثل تصویر کے کھڑے تھے آپنے فرمایا تعجب ہے کہ قصۂ غدیر تجھکو یاد نرہا ناکثین اور خائنین کے اتباع کو اختیار کر لیا اور پھر چاہتا ہے کہ مجھکو قید کرے اور قصد کرتا ہے کہ ہمکو گرفتار کرے کیا عمر عبدود اور مرحب کا حال نہین یاد رہا کیا خیبر کی جنگ کو بھول گیا خالد نے کہا کہ تمہاری تلوار کی تیزی سے ڈر کر تم سے بیعت نکی اور ابو بکر کی نرمی سے اونکی طرف رجوع کی عبارت اوسکی یہہ ہے ابو بکر اشجع کان شجاعًا وکان له آخر قتل علی بن ابی طالب فی واقعة هوازن وثقیف فلما خرج الرجل من المدینة جعل اول قصده ضیعة من ضاع اهل البیت فجاء بغتة واحتوی علی صدقات کانت لعلی یفترس علی اهلها وکان الرجل زندیقًا منافقًا فارسل اهل القریة الی امیر المؤمنین برسول یعلمونه ما فرط من الرجل فدعی علی علیه السلام بدابة وتعمم بعمامته سوداء وتقلد بسیفین ومعه الحسین وعمار بن یاسر والفضل ابن عباس وعبد الله ابن جعفر وعبد الله ابن عباس حتی وافی القریة فانزل عظیم القریة فی مسجد

یعرف بمسجد هم و وجهه امیر المؤمنین بالحسین یسئله المسیر فسار الحسین فقال اجب امیر المؤمنین فقال ومن امیر المؤمنین فقال علی ابن ابی طالب فقال امیر المؤمنین ابو بکر خلیفة المدینة فقال الحسین اجب علی بن ابی طالب الی ان قال فعصب الفضل ورمی عنقه عن جسده فاجتمع اصحابه علی الفضل فسئل امیر المؤمنین سفیه فلما نظر القوم الی یرتق عینه ولمعان ذی الفقار رموا سلاحهم وقالوا الطاعة فقال انصرفوا براس صاحبکم هذا الاصغر الی صاحبکم الاکبر فانصرفوا والقوا راسه بین یدی ابی بکر فجمع المهاجرین والانصار فقال اخاکم الثقفی اطاعوا الله ورسوله واولی الامر منکم فقلدته صدقات المدینة وباهلها فعارضه علی بن ابی طالب فقتله الی ان قال فغضب خالد فسئل امیر المؤمنین علی خالد وخفق فلما نظر الی برتق عینیه و بریق ذی الفقار لنظر الی الموت عیانا وقال یا ابا الحسن لم یرد هذا افضی به امیر المؤمنین بقفا براس ذی الفقار علی ظهره فکسر عن دابة الی آخره ای قوم شیعه دیکھو اس معرکہ فدک کو اور خیال کرو اس قتل و وقتال کو کیا اب بھی تم یہی ترانہ گاؤ گے اور یہی ربانہ بجاؤ گے کہ رسول خدا نے حضرت علی کو صبر کی وصیت کر دی تھی اور خلفا سے عدم منازعة کی نصیحت فرما دی تھی اسی وجہ صحابہ ظلم و جبر کرتے تھے قرآن کو جلاتے تھے بنت رسول پر تازیانہ لگاتے تھے خدا کے حکم کو رد کرتے تھے اور حضرت علی باوجود اقتدار کے سکوت کرتے تھے اور باوصف مقدرت کے صبر فرماتے تھے قہر ہے کہ حضرت سیدہ اسقدر شکوہ اور شکایت فرماویں اس درجہ طعن و تشنیع کریں کہ جسکے سننے سے بدن پر لرزہ آتا ہے جسکے لکھنے سے دل تھرتھراتا ہے

مگر ہم نے بمجبوری تراجم بحار سے اوپر نقل کر دیا ہے اور حضرت علی کچھ خیال نفرماوین اور رعایای فدک کی شکایت پر اور تہوڑی سی زمین ضبط کرنے پر ہنگامہ قتل و قتال برپا کرین شجاعان عرب کے سر کو تن سے جدا کرین جوانمردان حجاز کی کمرونکو توڑ دین کاش جناب سیدہ کی معاونت مین قرآن کی اعانت مین شریعت کی تائید مین اہل ضلالت کی تردید مین صرف ذوالفقار کو کہینچ لیتے فقط اپنی آنکھونسے روشنی دکھا دیتے سب ڈر جاتے جمیع صحابہ دب جاتے تمام جھگڑا اوٹھہ جاتا سارا قصہ فیصل ہوجاتا الشکر للہ کہ بنای تقیہ منہدم ہوگئی یعنے افضلیت خلفاے راشدین کی علی جمیع الامۃ ثابت ہوگئے اور مغلوبیت جناب مرتضوی کی باطل ہوگئی یہی ہمکو اوسکے ابطال و انہدام سے فراغت تامہ حاصل ہوئی ہم اب اس سے بہی قطع نظر کرتے ہین اور کبرای اثنا عشریہ کے اقوال نفس تقیہ پر نظر ڈالتے ہین دیکھتے ہین کہ وہ اسکو جائز رکھتے ہین یا موافق مسلک اہلسنت کے مبغوض جانتے ہین۔ کلینی کو ملاحظہ کیجیے اور اوسکی عبارت کو کسی ذیعلم سے سمجھیے اوس نے حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ برا بندہ وہ ہے کہ جو دورخا ہو یعنی اس قسم کی بات کہے کہ جسمین دو پہلو رکہتا ہو عبارت اوسکی یہہ ہے —

بئس العبد عبد یکون ذا وجہین وذا لسانین نہج البلاغت کو ملاحظہ کیجیے جناب مرتضوی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین اور اسطرح ارشاد کرتے ہین کہ ایمان کی علامت یہہ ہے اور اسلام کی نشانی یہہ ہے کہ آدمی اوس مقام پر صدق و راست بازی کو اختیار کرے کہ جہان اوسکو نقصان ہوتا ہو اور ضرر پہونچتا ہو سچ بولنے سے اور نفع ہوتا ہو جھوٹ بولنے سے عبارت اوسکی یہہ ہے علامۃ الایمان ایثارک الصدق حیث یضرک علی الکذب حیث ینفعک جناب مخاطب صاحب اگر ان عبارتون پر لحاظ نفرماوین اور خواہ مخواہ ہٹ دہرمی کو کام فرماوین تو ان کتابون سے قطع نظر کرین اور اپنی کتاب دفع المغالطہ کو دیکھین و تقیہ علی مرتضے ہمین قدر بود

که بباعث قلت اعوان و انصار از سلب و انتزاع حق خود از دست غاصبان باز مانده نه آنکه بسبب کثرت معاندین و مخافتہ احدی سکوت ورزیده باشد بلکه آنحضرت در اظہار حق و اعلان مرتبه خود گاہے تقیه نکرده اند اب ہم اس بحث کو بالکلیه آیت کلام الله شریف پر که جو مضمون ہجرت پر دلالت کرتی ہے اور مفہوم مہاجرت کو بیان کرتی ہے ختم کرتے ہین ان الذین توفہم الملائکة ظالمی انفسہم قالوا فیم کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض الله واسعة فتہاجروا فیہا یعنی تحقیق جن لوگونکی جان کہینچتے ہین فرشتہ اوس حال مین که وه برا کر رہے ہین اپنا کہتے ہین تم کس بات مین تہے وه کہتے ہین ہم تہے مغلوب اوس ملک مین کہتے ہین که کیا نتہی زمین الله کی کشاده که وطن چہوڑ جاؤ وہان سے سو ایسونکا ٹہکانہ ہے دوزخ اور بری جگہہ اب ہم جناب مخاطب سے یہہ عرض کرتے ہین اور اونکی خدمت مین یہہ التماس رکہتے ہین که اگر فرض کرین ہم که صحابه اکبر اور مجاہدین کسریٰ و قیصر ظالم تہے اور جابر تہے غاصب تہے اور مرتد تہے معاذ الله من ذلك اور بفرض محال تسلیم کرلین ہم که جناب مرتضوی اونسے مغلوب تہے اون سے ڈرتے تہے اونسے دبتے تہے اور العیاذ بالله مذہب تشیع کو جاری نہین کرسکتے تہے مسلک امامیه کو پہیلا نہین سکتے تہے تو کیون نه آپنے وطن کو چہوڑا اور کیون نه مدینه منوره کو ترک کیا اور کیون نه اون کے ہم مجلسی سے اعراض کیا اور کیون نه اونکی صحبت سے تنفر کو اختیار کیا تا که موافق اس آیته کے عمل فرماتے اور دوسرے شہر و زمین مذہب کو پہیلاتے خدا تیعالے کے حکم پر استقامت فرماتے اور وعید شدید فاولئك ماوٰہم جہنم سے بچ جاتے مین اسمقام پر اس آیته کے متعلق محمد ابن مرتضے کے قول کو اونکی تفسیر صافی سے نقل کرتا ہون اور اس بحث کو اسی مقام پر تمام کرتا ہون وه لکہتے ہین که اس آیت مین دلالت ہے اوپر واجب ہونے ہجرت کے اوس شخص پر اوس جگہہ سے که وه اپنے دین و مذہب

کو نہین قایم کر سکتا ہے چنانچہ فرمایا ہے رسولخدا نے کہ جو شخص اپنے دین کیوجہ سے ایک زمین سے طرف دوسری زمین کے جاویگا اگرچہ ایک بالشت چلے جنت اوسپر واجب ہوجاویگی اور ابراہیم علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق شمار کیا جاویگا عبارت اوسکی یہہ ہے وفی الایة دلالة علی وجوب الهجرت من موضع لا یتمکن الرجل فیه من اقامة دینه وعن النبی صلعم من فر بدینه من ارض الی ارض والکان شبرا من الارض استوجب الجنة وکان رفیق ابراهیم علیه السلام ومحمد صلعم جناب سامی اب اپنے قول اور اپنے امام اعظم کے مقولہ پر لحاظ فرمائیے کہ کیونکر جناب مرتضوی نے متعہ کے حرام ہونیکو تقیةً فرمادیا جو شیخ ابوجعفر طوسی نے بیباکانہ کہدیا کہ حضرت علی حدیث حرمت متعہ کو تقیہ روایت کرتے ہین اور صحابہ سے ڈرکر حرام ہونا بیان کرتے ہین **قولہ** اس روایت مین یہہ خیانت کی کہ یوم خیبر کے لفظ کو محذوف کیا تاکہ اہلسنت کی روایت نہ ٹھہرے اور لفظ تقیہ کا محذوف کیا تاکہ جواب سے یہہ روایت خالی ہوجاے **اقول** ہمارے مخاطب نہ خیانت کے معنی جانتے ہین نہ محذوف کے مفہوم کو پہچانتے ہین فقط بنی بنائی باتین لکہدیتے ہین یہہ تو فرمائیے کہ اگر اوس روایت مین لفظ خیبر مذکور بہی ہوتب بہی ہمکو کیا مضرت ہے اور اوسکے چہوڑدینے سے کیا منفعت ہے جو آپکے زبان زد لفظ خیانت ہے اوسمین لفظ خیبر موجود ہو یا معدوم ہر حالتمین جناب مرتضوی کی روایت ہے جبکہ ائمہ اطہار اوسکو روایت کرتے ہین اور جناب مرتضوی رسولخدا سے حکایت فرماتے ہین پہر اہلسنت کے ساتھہ کیا تخصیص وخصوصیت ہے آپ سے ہم کیا بیان کرین اور کیا آپکے سامنے عرض کرین آپ امام رضا علیہ السلام کے فقہ کو دیکہیے اور اوسکی عبارت کو سمجہئے کہ سوال کیا سائل نے امام سے کہ یا حضرت فدا ہو جان میری آپ پر کیا حال ہے متعہ کا کیا آپکے جد امیر المومنین نے روایت کی ہے

کہ حضرت پیغمبر صلعم نے حلال کیا متعہ کو مکہ کے فتح کے روز اور حرام کیا خیبر مین اور منع کر دیا اوس سے امام نے فرمایا سچ ہے قسم خدا کی متعہ حرام ہے کہ اجازت دی گئی تہی ساتہہ اوسکے مگر محدثین نے غلطی کی ہے وجوہ روایت مین عبارت اوسکی یہہ ہے اعلم یا اخی انی سالت العالم علیہ السلام عن المتعۃ فقلت جعلت فداک یروی جدک امیر المؤمنین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حلل المتعۃ یوم فتح مکۃ وحرمہا عام خیبر ونہی عنہا فقال صدقوا فی الروایات انہا واللہ منہیۃ حرام ما مور بہا الا انہم غلطوا فی وجوہ الحدیث اب ارشاد ہو کہ یہہ روایت باوصف وجود لفظ خیبر کے مخصوص بالہسنت ہے یا شامل شیعت اور یہہ جو ارشاد کیا کہ لفظ تقیہ کا محذوف کیا اے حضرت کہان لفظ تقیہ کا محذوف کیا آپ دیکھئے تو ہم نے فقط حدیث مرتضوی کو نقل کیا ہے نہ عبارت طوسی اوس سے ہمکو تعلق کیا ہے اونہون نے حدیث کو تقیہ پر محمول کیا ہے اور تقیہ جناب مرتضوی کو ہمنے قرآن وحدیث سے باطل کر دیا ہے پس اونکے تقیہ لکہدینے سے ہمکو کیا نقصان اور آپکو کیا فایدہ ہے **قولہ** سو صاحب استبصار وتہذیب نے اسطرح سے اس روایت کو لکہا ہے **اقول** ہمکو کسیطرح سے اوسکا لکہنا مضر نہین اور نہ آپکو مفید کیونکہ نفس روایت حرمت متعہ پر بدلالت تامہ شامل ہے اور تعرض کرنا مصنف کا اسطرح پر کہ مقام تقیہ مین یہہ روایت وارد ہوئی ہے محض بے اصل ولاطایل ہے **قولہ** نہ یہہ کہ داخل کتاب ہوا ہو **اقول** داخل کرنا کیسا مصنف نے تو بسر وچشم تسلیم کر لیا صرف اپنے شیوہ دیرینہ کے موافق عذر تقیہ کا پیش کیا اور ہمنے بنائے تقیہ کو کلیۃً منہدم کر دیا **قولہ** اور نہ جسطرح سے کہ تم کہتے ہو کہ جس سے گمان ہو جائے بروز خیبر حرام کر دینے کا **اقول** گمان ہو جانے حرمت متعہ کا بروز خیبر ہمارے کہنے سے نہین پایا جاتا اور ہماری عبارت سے نہین

سمجھا جاتا بلکہ تم ادعا کرتے ہو کہ یوم خیبر اس روایت مین موجود ہے پس تمہارے کہنے سے حرام ہو جانا بروز خیبر بھی ثابت ہے نہ ہمارے کہنے سے **قولہ** سو یہہ روایت بروز خیبر حرام کر دینے کی اہلسنت کی ہے **اقول** تخصیص باہلسنت بالکل غلط ہی کتاب فقہ الرضا سے ہم ابہی نقل کر چکے ہین اور امام رضا اس روایت کی تصدیق فرما چکے ہین **قولہ** اور شیعہ تو اس روایت کو موضوع اور دروغ جانتے ہین **اقول** آپکو اختیار ہے العیاذ باللہ خواہ جناب مرتضوی کو وضاع حدیث سمجھیے یا کذاب فی الروایت خیال کیجیے مگر جناب امام رضا اسکی تصدیق فرماتے ہین اور آپ اپنی حمیت ایمانی سے اوسکو جھٹلاتے ہین **قولہ** اور صاحب استبصار نے مثل اور روایات جواز کے اس روایت کو داخل کتاب نہین کیا ہے **اقول** بیشک حرمت متعہ کو شیخ الطایفہ نے اس روایت سے زمانہ رسول اللہ صلعم مین جناب مرتضوی کرم اللہ وجہہ کے توسط سے ثابت کیا ہے اور دخول عدم دخول کا قصہ آپ کیا لگاتے ہین اگر کچہہ لیاقت ہے تو استبصار و تہذیب کو دیکھیے کہ اون کتابون مین یہہ روایت موجود ہے یا نہین اور جس حالت مین کہ آپکو بہی اس روایت کے وجود کا استبصار و تہذیب مین اقرار ہے پہر دخول سے آپکو کیون انکار ہے **قولہ** بلکہ اس روایت کی طرف کہ کسی سے سنی ہوگی یا کہین دیکہی ہوگی اشارہ کرکے کہتے ہین کہ فلانی روایت جو فلانے اور فلانے بیان کرتے ہین وہ روایت تقیہ کی ہے ۔ **اقول** ہمارے جناب مخاطب اس حدیث مین کیا ہیچ پیچ کہاتے ہین اور رقص الجمل فرماتے ہین اے جناب اس روایت کے صحیح الاسناد ہونے مین حرف نہین آسکتا بلکہ تقیہ اوسکو مستحکم اور مضبوط کر رہا ہے اور یہہ جو ارشاد ہوا کہ کسی سے سنی ہوگی یا کہین دیکہی ہوگی جناب سامی دیکہنا اور سنتا کیسا آپکا امام اعظم تو صاف لکھہ رہا ہے اور پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ روایت کیا ہی اس

حدیث کو محمد بن احمد نے ابی جعفر سے اور راوس نے ابی جوزا سے اور اوس نے حسین ابن علوان سے اور اوس نے عمر ابن خالد سے اور اوس نے زید ابن علی سے انہون نے اپنے آباے کرام اور ایمہ عظام سے اونہون نے حضرت علی علیہ السلام سے کہ فرمایا جناب مرتضوی کرم اللہ وجہہ نے کہ حرام کیا رسولخدا صلعم نے گوشت گدہون اہلیہ کا اور نکاح متعہ کا دیکھئے کہ اوس بیچارہ نے تو صاف صاف بے ہیر پہار کے سلسلۂ اس روایت کو لکھدیا ہے گو عذر تقیہ کا پیش کیا ہے مگر اسناد کو اوسکے مسلم رکھا ہے پس آپکا یہہ فرمانا کہ کسی سے سنی ہوگی یا کہین دیکہی ہوگی محض بیہودہ اور سخت مغالطہ ہے **قولہ** اور کیونکر داخل کتاب کرتے کہ وہ تو پہلے ہی اس روایت سے بیزار ہین کہ برابر روایتین جواز کی بیان کرتے چلے جاتے ہین اول اگر لاکہہ مرتبہ آپکے امام اعظم صاحب بیزار ہون اور کرور مرتبہ آپ انکار کرین تو اب کیا مفید ہے جبکہ اونہون نے بتوسط ایمہ اطہار کے جناب مرتضوی سے اس روایت کو نقل کیا پس بیزار ہونا اونکا محض بیفایدہ ہے اور انکار کرنا آپکا سخت بیہودہ ہے **قولہ** اور سواے اسکے یہہ ہے کہ بعضے راوی بہی اسکے حضرت عمر کے مریدون مین سے ہین جیسے حسین ابن علوان کہ نقد الرجال مین اسکا سنی ہونا لکھا ہے **اقول** اولاً طایفہ ہوایہ کے نعول پر اعتماد نہین خصوصاً تمہاری تحریر پر کہ جھوٹ بولنے مین تمکو مطلقاً باک نہین اور یہہ کتاب اس قصبہ مین موجود نہین اور ثانیاً ایمہ اطہار نے اس روایت کو جناب امام الایمہ سے نقل کیا ہے اور امام اعظم شیعہ نے اسکو تسلیم کر لیا ہے گو عذر تقیہ کا موافق دستور قدیم کے پیش کیا پس یہہ شبہہ واہیہ آپکا محض بیفایدہ ہے آپکے یہانکے رواۃ کا حال قبل ازین ہم نے بہ تشریح لکھدیا ہے کہ بعضے اونمین کذاب ہین اور بعض کفار اور بعضے ملعون ہین اور بعض اشرار **قولہ** اور اہلسنت کے نزدیک بہی معتبر نہین ہے چنانچہ دہبی سنی نے معنی مین اوسکو ہالک اور متروک لکھا ہے **اقول** اعتماد اور غیر اعتماد اہلسنت سے آپکو کیا تعلق ہے اور کیا مناسبت غالباً اسیوجہ سے متروک کیا گیا ہوگا کہ اہل تشیع سے

اوس نے اختلاط یہانتک اختیار کیا کہ شیخ الطایفہ نے اوسکی روایت کو تسلیم کیا گو تقیہ کا عذر پیش کیا مگر اوسکی اسناد مین اور اوسکے راویون مین کلام نہین کیا **قولہ** اور باوجود اسکے وہ روایت تقیہ کی کیونکر معارض ہوسکتی ہے روایات متفق علیہا طرفین کے کہ حضرت نے فرمایا لولا نہی عمرؓ عن المتعة ما زنی الا الشقی چنانچہ کتب معتمدۂ اہلسنت مین مثل نہایہ ابن اثیر اور تفسیر نیشاپوری اور تفسیر ثعلبی اور تفسیر در منثور اور تفسیر محمد ابن جریر طبری اور کنز العمال وغیرہ کے لکھا ہے **اقول** ان کتابونکا حال اور اس روایت کی نسبت قیل وقال کو ہم قبل ہین بہ تشریح لکھہ چکے ہین اور بتصریح بیان کرچکے ہین اور احادیث صحیحہ کو صحاح ستہ سے متعہ کے حرام ہونیکی نسبت نقل کردیا ہے اور حدیث امام رضا کو اوسکی ممنوعیت مین لکھدیا ہے **قولہ** اور اگر ہم سب امور سے قطع نظر کرین اور روایت استبصار کو تسلیم کرلین تو بہی مطلب مخالف کا اس سے نہین ثابت ہوتا ہے **اقول** آپ کسی امر سے قطع نظر نہ کیجیے آپکے تسلیم کرنے اور نکرنے کو کون سنتا ہے آپکا شیخ الطایفہ اس روایت کو باسانید صحیحہ درج کرچکا ہے مطلب آپکے خصم کا اس حدیث سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ حرام ہونا متعہ کا زمانہ رسولخدا مین جناب مرتضوی کے بیان سے متحقق ہوگیا **قولہ** کہ ہمیشہ کو متعہ حرام ہوا اسواسطے کہ اکثر روایات اہلسنت دلالت کرتے ہین اس امر پر کہ رسولخدا صلعم نے بروز فتح مکہ اور حجة الوداع متعہ کو بحکم خدا حلال اور مباح فرمایا ہے چنانچہ تفسیر کبیر وغیرہ مین لکھا ہے **اقول** تفسیر کبیر وغیرہ مین منسوخیت اور ممنوعیت متعہ مذہب سواد اعظم کا مسطور ہے اور روایتین ممانعت و حرمت متعہ کی اوسی مکہ معظمہ مین بعد تین ۳ روز کے تفسیر مدارک وغیرہ مین مذکور ہین حتے کہ جناب امام رضا سے بہی ممنوع ہونے متعہ کی تصریح ہے جیسا کہ کتب معتمدۂ اہل تشیع سے کتاب فقہ الرضا مین اوسکی تشریح ہے پس آپکا انکار کرنا حرمت متعہ سے بعد فتح مکہ کے سخت قبیح ہے **قولہ** اور یہہ دونون جنگ خیبر کے بعد ہین اس صورت

مین حرمت متعہ خیبر کے روز کی بیکار ہے جسوقت کہ بعد خیبر کے مباح ہوا ہوا **اقول** اگر بعد خیبر کے روایت اباحت پائی جاتی ہے تو اوسکے بعد ممانعت اور حرمت بہی کتب اہلسنت اور اہل تشیع سے الی یوم القیامت سمجھی جاتی ہے پس اسکا بیکار کہنا محض بیکار ہے بلکہ وجود حرمت متعہ کا زمانہ رسولخدا مین اس حدیث سے آپکو بہی اقرار ہے **قولہ** اور اوسکے بعد حرام ہونیکی کوئی روایت نہین ہے **اقول** اے حضرت اسی لیاقت پر حوصلہ مناظرہ کا فرمایا اور اسی قابلیت پر قصد مباحثہ کا کیا آنکہین کہولکر دیکہیے کہ تفاسیر معتمدہ مثل تفسیر مدارک وغیرہ مین روایات حرمت متعہ کے بعد خیبر کے مذکور ہین اور صحاح ستہ مثل صحیح مسلم وغیرہ مین احادیث حرام ہونے متعہ کی بیچ خیبر کے مسطور ہین ہم ان روایتون کو قبل مین نقل کر چکے ہین اور ان احادیث کو اول مین لکہہ چکے ہین **قولہ** اب بتلاؤ کہ روایت استبصار و تہذیب نے تمکو کیا فایدہ بخشا **اقول** ہمکو یہہ فایدہ حاصل ہوا کہ کتب اربعہ اہل تشیع سے حرام ہونا متعہ کا ثابت ہوا گو مصنف نے اس حدیث کو تقیہ پر ڈالا ہے اور آپنے خیبر کا جہگڑا نکالا ہے مگر ہم نے بنای تقیہ مرتضوی کو کلیتہً منہدم کر دیا ہے اور ممنوعیت متعہ کو کتب اہل تشیع سے اس رسالہ مین بخوبی لکہدیا ہے اب دیکہیے کہ ہمکو کتنا عمدہ فایدہ اس حدیث نے دیا ہے **قال المفتری** جو کچہہ ہمارے مذہب **قال السید** جناب میر صاحب آپ اپنی مذہب کی کس کس کتاب کے عدم جواز کا ثبوت طلب کیجیے گا **قال المجتہد** جو کچہہ ہمارے مذہب مین ہے وہ سب قرآن وحدیث سے ثابت ہے **اقول** جناب سامی یہہ ارشاد ہو کہ کون سے قرآن سے آپکا مذہب ثابت ہے آیا اوس قرآن سے کہ جسکو رسول خدا نے تحریف کرکے صحابہ کو دے دیا تہا یا اوس سے جسکو جناب مرتضوی کے پاس چہپا دیا تہا اول کو ماخذ قرار دینا صریح باطل ہے اور ثانی ابہی تک معطل اور عاطل ہے اور حدیث کو بنیاد مسلک تشیع کے قایم کرنا بالکل مضحکہ ہے کیونکہ مذہب تشیع کے راویون کا یہہ صرف مغالطہ ہے اونہون نے

حدیث کو نہین نقل کیا ہی بلکہ بڑا دہوکا دیا ہی وہ لوگ لایق اعتبار نہین اور قابل اعتماد نہین بعضے اونمین کے مشرک اور مبتدع تہے اور بعضے ملحد بحت اور زندیق صرف تہے بعضے کذاب و کفار تہے اور بعضے مکذب و اشرار تہے بعضے ایمہ علیہ السلام کو دنیا پرست جانتے تہے اور بعض طماع بتلاتے تہے ہم نے انکا حال کتب اہل تشیع سے قبل ہین بسط کے ساتہہ لکھدیا ہے اور انکے اقوال کو کلینی وغیرہ سے ضبط کر دیا ہے **قوله** اب ہمکو کیا غرض ہے کہ تم سے کسی چیز کے عدم جواز کے ثبوت کے طالب ہون **اقول** ہم نے کب تم سے کہا تہا کہ تم طالب ہو یہہ تو تمہارا قصور ہے خصم تمہارا معذور ہے آپ شیخ فدا حسین معزول کو بذریعہ تحریر فہمایش کر دیجیے گا کہ اب طالب نہون ورنہ ہمکو اپنے خلاف وضع آپکے مذہب کے عیوب بہر ظاہر کرنا پڑینگے اور شیعان پاک مفت مین سر پکڑ کر روئینگے **قوله** اور ایک امر کے عدم جواز کے جو طالب ہوئے تہے تو تم سے ثابت نہو سکا **اقول** ہیچیا باش ہر چہ خواہی گو **قوله** اور اگر کسی اور امر کے عدم جواز کے ہم ثبوت کے طالب ہونگے تو وہ بہی آپ سے ثابت نہو سکیگا **اقول** اذا لم تستحی فاصنع ما شئت **قوله** اور آپ ہی اولٹا الزام کہائینگے **اقول** صرف آپکے منہہ سے **قوله** اور جیسا کہ آپنے عدم جواز متعہ پیش کیا ہے ایسا ہی آپ اور امر کو پیش کرینگے **اقول** انشاء اللہ العزیز جب آپ ہم سے بمناظرہ پیش آوینگے ہم اسیطرح سے آپکی کتب معتمدہ سے آپکو الزام دیوینگے **قوله** اور ثبوت اسکو کہتے ہین کہ جو ہم نے متعہ کے جواز کو اہلسنت کی کتابون سے ثابت کیا ہے **اقول** سبحان اللہ کیا کہنا ہے ایک روایت کو بہی کتب معتمدہ اہلسنت سے صراحۃً حرمت متعہ مین نقل نہین کیا ہے اوسپر یہہ دعوی فرمایا ہے یہہ منہہ اور یہہ دعوی بل بے جمان یہہ تیری دہج – **قوله** اور آپنے بڑی تلاش سے ایک روایت استبصار و تہذیب کی کہ خارج از مطلب ہے بیان کی **اقول** بحوله و قوته ہمکو تلاش کرنیکی ضرورت نہین پڑی اور کاوش کرنیکی حاجت نہین ہوئی آپکے یہان کی کتب اربعہ سے کہ جنپر مذہب شیعہ کا مدار ہے

اور جنکی تصحیح برجمیع اثنا عشریہ کا اقرار ہے متعہ کے حرام ہونیکی حدیث کہ جسکو ایمہ اطہار نے روایت کیا ہے نہ ردات ثمانیہ اور اونکے اخوات زمانیہ نے نقل کردی **قولہ** کہ جس سے تمہارا دعوی ثابت نہین ہوا چنانچہ ہم لکھہ چکے ہین **اقول** اہل حق کا مدعا اوس روایت سے ایسا ظاہر ہے کہ آپکے طایفہ کا شیخ بہی کچہہ اوسمین دم نمار سکا بجز اسکے کہ مجبور ہوکر تقیہ پر محمول کیا اور اوسی کو اپنی سپر بنایا **قال السید** ملاحظہ کیجیے استبصار کو کہ جو منجملہ کتب اربعہ کے ہے اور معتمد علیہا طایفہ ہے اوسمین لکھا ہے کہ عاریت دینا فرج کا روا ہے آپ کیون متعہ کے جواز مین کاوش کرتے ہین یہہ حلواے بے دودہ اور سودا مفت تو موجود ہے **قال المجتہد** استبصار مین ہرگز یہہ روایت نہین ہے **اقول** لعنت اللہ علی الکاذبین **قولہ** اگر استبصار مین روایت ہے تو اوس روایت کو آپنے لکھا ہوتا **اقول** قصور ہوا معاف کیجیے اور اب کتب اربعہ مین سے نہ استبصار بلکہ استبصار و تہذیب کے حدیثونکو ملاحظہ کیجیے استبصار مین **باب حکم ولد الجاریۃ المتحللة** مین لکھا ہے کہ سوال کیا مین نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے نسبت عاریت فرج کے فرمایا کچہہ قباحت نہین بے کھٹکے برتے جاو عبارت اوسکی یہہ ہے سالت ابا عبد اللہ عن عاریۃ الفرج قال لاباس بہ اور تہذیب مین ذیل ضروب نکاح مین ملاحظہ فرمائیے روایت کیا ہے حسن ابن سعید نے فضالہ بن ایوب سے اونہون نے ابان ابن عثمان سے اونہون نے حسین فطر سے کہ کہا اونہون نے سوال کیا مین نے امام جعفر صادق سے نسبت عاریت فرج کے کہا نہین ہے خوف ساتہہ اوسکے کہا مین نے پس اگر ہو پڑے لڑکا فرمایا وہ جاریہ کے مالک کو ملیگا مگر یہہ کہ شرط کر لیجائے عبارت اوسکی یہہ ہے روی الحسن بن سعید عن فضالہ بن ایوب عن ابان بن عثمان عن الحسین الفطر قال سالت ابا عبد اللہ عن عاریۃ الفرج قال لاباس بہ قلت فان کان فیہ ولد قال لصاحب الجاریۃ الا ان یشترط علیہ

لیکن یہہ تو فرمائیے کہ آپنے جو اکثر مقام پر کتب اہل سنت سے عبارتین نقل نہین کین اور صرف حوالہ پر اکتفا کیا تو کیا اس سے آپکو مفتری وکذاب سمجھا جاوے یا نہین **قولہ** آپ لوگونکا مدار تو جھوٹ پر ہے اور جھوٹ ہی سے آپکے مذہب کی حفاظت ہے **اقول** ہر کہ و مہ پر ظاہر ہے کہ مذہب رفض تقیہ کی آڑ مین پرورش پا رہا ہے اور اوسی کو اپنی ڈھال بنا رہا ہے **قولہ** مولوی عبد العزیز صاحب نے صدہا افترای شیعو نپر کرکے تحفہ مین لکھے ہین **اقول** دو چار کو پیش کیجیے ورنہ سکوت کیجیے **قولہ** از انجملہ ایک یہہ بہی ہے **اقول** اسکا حال تو آپکو معلوم ہو چکا کہ یہہ حدیث آپکی کتب اربعہ سے نہ ایک کتاب مین بلکہ دو کتابون مین مذکور ہے اور صریح اونمین جواز عاریت مسطور ہے پس اسکو جھوٹا کہدینا آنکھونپر پٹی باندہ لینا ہے یا لیاقت وقابلیت اپنے کو جتلا دینا ہے **قولہ** اور علماے امامیہ کا تو اوسکے عدم جواز پر اجماع ہے کہ یہہ جایز نہین **اقول** ہمکو اجماع سے کیا علاقہ ہمارا دعوی صرف اسقدر ہے کہ تمہاری کتب اربعہ مین تمہارے طایفہ کے شیخ نے اس مضمون کی حدیث کو امام معصوم مفترض الطاعتہ سے نقل کیا ہے سو کما ینبغی مشرح ہے پس آپکا اجماع علمای امامیہ بمقابلہ امام معصوم کے پیش کرنا محض لغو و بیہودہ ہے **قولہ** آپنے کہان سے جھوٹی روایت بناکر حوالہ استبصار کا دیا ہے **اقول** اب آپ تکلیف فرماکر استبصار وتہذیب الاحکام مین ملاحظہ فرمالیجیے اور اپنے جھوٹے دعوون سے باز دعوی لکھدیجیے **قولہ** چنانچہ شرایع الاسلام مین لکھا ہے واما استعارتہا ای الجاریۃ للاستمتاع فغیر جائز بالاجماع یعنی اور عاریت لینا اوسکا یعنی کنیز کا واسطے فایدہ اوٹھانیکے پس غیر جایز ہے باجماع جمیع علما اور دوسری جگہہ لکھا ہے ولا یستباح وطی الامۃ بالعاریۃ **اقول** امام معصوم کے مقابلہ مین آپکے یہان کے علمار کا اجماع کچھہ رتبہ نہین رکھتا بلکہ ناقص وغیر معتبر ہے اور کتب اربعہ کے سامنے شرایع کو کچھہ وقعت نہین **قولہ**

لیکن کرخی کے نزدیک کہ فقہای اہلسنت مین سے ہے نکاح کرنا بلفظ عاریۃ جایز ہے چنانچہ شرح کنز مین لکہا ہے ولاینعقد النکاح بلفظ الاجارۃ والاعارۃ فی الصحیح خلافا للکرخی **اقول** آپ ہر مقام پر بے سوچے سمجھے ایسا قیاس فاسد کر بیٹھتے ہین کہ جو آپکے بے فہمی کو بصراحت تمام ظاہر کر دیتا ہے اور اصل طعن کو بحالہا باقی رکہتا ہے خیال کیجیے کجا نکاح پر اطلاق لفظ عاریۃ اور کجا جواز نفس عاریۃ اسکو اوس سے کیا مناسبت اور اوسکو اس سے کیا مطابقت کرخی کا قول گو مخالف جمہور اہلسنت ہے جیسا کہ اسی عبارت سے ظاہر ہے مگر صرف متنازعہ فیہ لفظ عاریۃ ہے آپکا طعن اوس پر جاری نہین ہو سکتا اور وہ نکاح نفس عاریۃ پر منطبق نہین ہو سکتا ہے کرخی کا مقصود تو یہہ ہے کہ نکاح بجمیع شروطہ کا واقع ہونا جیسا کہ الفاظ مشروعہ سے مقررہ ہے اسیطرح اس لفظ عاریۃ سے بہی ممکن ہے گو کہ یہہ قول بہی جمہور اہلسنت کے نزدیک فاسد ہے مگر آپکا صرف اصطلاح کرخی پر نفس عاریۃ کو قیاس کر لینا محض وہم کاسد **قال السید** اور صاحب حلیۃ المتقین نے لکہا ہے کہ بوسہ لینا فرج کا درست ہے ہم اسکے جواز اور عدم جواز مین کلام نہین کرتے مگر اتنا ضرور کہتے ہین کہ آپکے اکابر نے کیا اچہی بوسہ گاہ تجویز کی ہے **قال المجتہد** ہمارے اکابر نے فرج کے بوسہ لینے کی تاکید نہین کی ہے کہ خواہ مخواہ بوسہ لیا ہی کرو **اقول** ہم نے کب کہا تہا کہ تاکید کی ہے بلکہ یہہ کہتے ہین کہ جواز کی تشریح اور اوسکی تائید کی ہے **قولہ** اور یہہ کیا ضرور ہے کہ جو چیز جایز ہے وہ ہمیشہ عمل مین آیا کرے **اقول** جس چیز کا جواز لا علی التعیین حدیث امام معصوم سے ثابت ہے اوسکے دوام مین کچہہ قباحت نہین تاہم ہمکو دوام اور غیر دوام سے بحث نہین بلکہ جواز اور غیر جواز کی طرف بہی توجہ نہین جیسا کہ تحریر سابقہ کی عبارت سے ظاہر ہے **قولہ** ابوحنیفہ کے نزدیک غیر کا ذکر پکڑنے اور فرج چہونے سے وضو نہین ٹوٹتا جیسا کہ کتاب اختلاف الائمہ رحمۃ الامۃ

مین لکھدیا ہے لا ینقض وضوء الماس والممسوس علی کل حال پس چاہیئے کہ غیر کا ذکر و فرج ہمیشہ چھوا ہی کرتے ہون **اقول** اولاً جواز اوسکا ثابت کرنا چاہیئے بعد اوسکی دوام وغیر دوام کو منھہ سے نکالیئے جبکہ جواز اوسکا ثابت نہین پس دوام بدرجہ اولے صادق نہین معارضہ آپ فرماتے ہین مگر ناقص کرتے ہین کہان جواز بوسہ فروج اور کہان عدم نقض وضوعن المس مس کے معنی اسجگہہ پکڑنے کے فرمائے ہین شاید یہہ اپنی روزمرہ کے موافق لگائے ہین آپ لوگ تو ایسے ہی کھیل و تماشہ روزانہ کیا کرتے ہین اور اوسکے جواز کو امام معصوم سے روایت فرمایا کرتے ہین صاحب حلیۃ المتقین لکھتے ہین کہ از حضرت امام موسی رضا علیہ السلام پرسیدند کہ اگر کسے بدست و انگشت با فرج کنیز بازی کند چونست فرمود باکے نیست امّا بغیر اجزای بدن خود چیزے دیگر دران جا نکند یہہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ زبان بھی اجزاے بدن مین داخل ہے بہرحال اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ ہمیشہ اونگلی کیا ہی کرو اور اوسکے ساتھہ دواماً کھیلا ہی کرو لیکن اگرچہ لازم نہین ہے لیکن ممتنع بھی نہین ہے غرضکہ ہمیشہ کرے یا نکرے جواز اوسکا حدیث امام سے ثابت ہے **قولہ** اور ابوحنیفہ کے نزدیک یہہ ہے کہ اگر حالت نماز مین اپنی زوجہ کی فرج کو دیکھے تو نماز مین کچھہ خلل نہین آتا چنانچہ فتاواے قاضی مین لکھا۔ ولو نظر الی فرج امراتہ التی طلقها طلاقا رجعیا بصیر مراجعا ولا یفسد الصلوۃ فی الوجوہ کلها فی قول ابی حنیفۃ اس صورت مین چاہیئے کہ ہمیشہ حالت نماز مین اپنی عورت کی فرج کو دیکھا ہی کرے **اقول** ہمارے جناب مخاطب کی بے فہمی اس درجہ بڑھی ہوئی ہے کہ ہرگز جواز و عدم جواز مین تمیز نہین فرماسکتے اے جناب ہمتو جواز بوسہ فروج کو آپکی کتب حدیث سے امام مفترض الطاعۃ کی زبان سے بیان کر رہے ہین آپ اوسکے مقابلہ مین وضو اور نماز کے مسئلہ کتب فقہ سے ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالے کے قول سے ظاہر فرما رہے ہین جناب

سامی کجا نفس جواز اور کجا عدم فساد نماز یہہ کونسا قاعدہ ہے کہ جس چیز سے نماز نہ فاسد ہو تو وہ جایز بہی ہو دیکہیے کہ اگر کسی شخص کو اندر نماز کے خیالات شیطانی اور ہواجس نفسانی واقع ہون تو کیا وہ نماز فاسد ہو جاویگی یا اوسکے فاسد نہونے سے یہہ خیالات جایز ہو جاوینگے بہرحال جواز کے معارضہ مین جواز کو لانا چاہیے نہ مسائل وضو و نماز کو اس مقام پر ہم اسقدر اور کلام کرتے ہین کہ قاضیخان کی عبارت سے ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے قول پر آپ یہہ کیا طعن فرماتے ہین اگر کسی شخص کی نظر اندر نماز کے اپنی زوجہ کی شرمگاہ پر پڑ جائے کہ جس سے اوسکی طلاق رجعی جو ابغض الاشیا رہے باطل ہو جائے تو چندان قباحت نہین لطف تو یہہ ہے کہ حضرات کے یہان عین نماز اور وہ بہی فرض مین اپنے ذکر سے کہیلنا جاوے تو کچہہ ممانعت نہین عبارت اوسکی ہم قبل مین نقل کرچکے ہین خیال تو کیجیے کہان نماز فرض مین ذکر سے کہیلنا کہان صرف نماز مین زوجہ کی شرمگاہ پر نظر کا پڑجانا اور اس سے زیادہ لطف اور سنیے کہ آپکے امام اعظم طوسی نے استبصار مین لکہا ہے کہ عین نماز مین اگر مرد ذکر کو مس کرتا جاوے اور عورت فرج کو یا دونون دونونکے پائین کو تو کچہہ ہرج نہین ہے کیونکہ وہ ٹکڑے ہین جسم سے عبارت اوسکی یہہ ہے سالت اباعبد اللہ عن الرجل یمس ذکرہ وعن المرءہ یمس فرجها وراسفل من ذلک وھو قائم یصلی بعد وضوء فقال لا باس بذلک انما ھو من جسدہ جناب سامی اگر ارشاد فرماوین تو ہم مس کے معنی موافق آپکے پکڑنے کے لکہکر یہہ عرض کرین کہ کچہہ ضرور نہین ہے کہ ہمیشہ نماز مین قضیب کو پکڑا ہی کرے اور عورت چہوا ہی کرے یا دونون کے پائین کو سہلایا ہی کرے بہلا لحاظ تو فرمائیے اور حیا کو کام مین لائیے کہان عین نماز مین ذکر کو پکڑکر ہلانا اور اوسکے پائین کو سہلانا اور کہان اپنی عورت کی شرمگاہ پر نظر کا پڑجانا اور اوس سے طلاق رجعی کا باطل ہو جانا یہہ تو آپکے یہان نماز فرض کی کیفیت ہے اور

نماز نفل کی تو اس درجہ وقعت ہے کہ اگر قبلہ کی طرف بہی منہہ نکرے بلکہ اوسکی طرف پشت کرکے پڑہی تو بہی جایز ہے اور نماز درست ہے جیسا کہ آپکے امام اعظم حلی نے ارشاد الاذہان مین لکھا ہے یستحب استقبال القبلة فی النوافل یعنی مستحب ہے نماز نفل مین قبلہ کی طرف منہہ کرنا کچھہ فرض و واجب نہین **قولہ** اور مراد جواز بوسہ لینے فرج سے یہہ نہین ہے کہ ہمیشہ اوسکے بوسہ ہی لیا کرے بلکہ مراد یہہ ہے کہ اگر اتفاق ہوجاوے تو مضایقہ نہین **اقول** اتفاق کا لفظ حدیث امام موسی رضا علیہ السلام مین موجود نہین بلکہ وہ تو صاف وصریح مطلقاً جایز فرماتے ہین حلیة المتقین کی عبارت کو ملاحظہ فرمائیے کہ از حضرت موسی علیہ السلام پرسیدند کہ اگر کسے فرج زنش ببوسد چونست فرمود باکے نیست علاوہ برین ہم مضایقہ سے کب بحث کرتے ہین ہم نے صاف لکھدیا ہے کہ ہم اسکے جواز و عدم جواز مین کلام نہین کرتے مگر اتنا ضرور کہتے ہین کہ آپکے اکابر نے کیا اچہی بوسہ گاہ تجویز کی ہے آپ نہ ہماری عبارت کو دیکھتے ہین نہ اوسکے مطلب کو باوصف اردو ہونیکی سمجھتے ہین ناحق ذق ذق وبق بق کرتے ہین **قولہ** اور اصل اسکی یہہ ہے کہ خلوت مین ہنگام اختلاط اکثر امور اضطراریہ عمل مین آیا کرتے ہین اور مطلوب عورت سے استلذاذ ہوتا ہے اور اسیواسطے وہ ہوتی بہی ہے اگر اوس حالت مین فرج کا بوسہ لیا تو اسمین کیا قباحت ہے **اقول** آپکو یہہ لذت مبارک رہے **قولہ** اور اگر فرج کے بوسہ لینے مین احتمال منی کے منہہ مین آجانیکا ہے تو امام شافعی کے نزدیک تو منی پاک ہے **اقول** سبحان اللہ منہہ مین تو مجوزین مرتکبین بوسہ کے آوے اور مذہب امام شافعی کا بیان کیا جاوے نسبت کرنا طہارت منی کا جانب امام شافعی بغیر حوالہ کتب کے محض دیوانگی ہے **قولہ** اور اگر احتمال پیشاب کے قطرہ کے منہہ مین آجانیکا ہے تو پیشاب سے تو قرآن کی آیت لکھنا واسطے شفا کی جایز ہے چنانچہ فتاوی قاضی خان مین لکھا ہے اور منہہ کی توقیر قرآن کی آیت سے زیادہ نہین ہے **اقول** آپ متعہ دوریہ کی بحث مین لکھہ چکے ہین اور یہہ قاعدہ مقرر

لہ
احتمال کسی بیماری و در خطرہ
کیا جناب نے جناب ابیہ
ایکے بیان تو صاف صفحہ
لکھا ہے کہ حالت تشنگی
مین پیشاب کو غرض
غرض بچاوے جان چنانچہ
اس محل پر یہ عبارت
جامع عباسی کو نقل
کرتے ہین و ہو ہذا
و اگر کسے محتاج بخوردن بول
باشد از تشنگی مشرف بران
خوردن و فرقے
نیست میان بول خود
و غیر خود
در بعضے از
مجتہدین گفتہ اند کہ بول
خود بخورد و نہ دیگرے
را + الٰہی بخش شیدا
پیمونذوی فقط

فرما چکے ہین کہ مسئلہ فقہ جب معتبر ہوتا ہے کہ وہ کتب فقہ مین کسی مجتہد کی جانب منسوب ہو سکو فتاوی قاضی خان مین بوجہ نشان اور پتہ نہ لگنے کے اور عبارت نہ نقل کرنیکے معلوم نہین ہوا اب آپ صاف وصریح لکہیے کہ قاضی خان مین یہہ مسئلہ فلان باب مین لکہا ہے اور فلان مجتہد کیطرف منسوب ہے ورنہ ہم آپکو کذاب سمجھینگے جناب سامی آپ تو ناحق قرآن کی نسبت بحث کرتے ہین اور مفت مین جھوٹے اہل سنت پر طعن کرتے ہین آپ لوگ تو قرآن مجید کو محرف ٹھہرا کر درجہ اعتبار سے ساقط کر چکے ہین بیاض عثمانی قرار دیچکے ہین جیسا کہ ہم قبل مین بہ تشریح نقل کر چکے ہین اور رہی یہہ کی نسبت یہہ ظلم فرماتے ہین کہ عورت حیض والی اور مرد ناپاک اگر اوسکو پڑہی اور تلاوت کرے تو کچھہ قباحت نہین چنانچہ استبصار مین باب الجنب والحائض مین لکھا ہے لا باس ان یتلوا الحائض والجنب القران اور من لا یحضرہ الفقیہ فی باب ارتیاد المکان المحدث مین لکھا ہے کہ آیۃ الکرسی کی مقدار پاخانہ مین قرآن پڑہا جاوے تو ہرج نہین اور ایمہ کا تو ہمیشہ یہہ معمول رہا کہ مہرونمین الفاظ قرآن کندہ کروایا کرتے تہے اور اوس سے استنجا کیا کرتے تہے جیسا کہ آپکے امام اعظم طوسی نے تہذیب مین لکھا ہے عن ابی عبد اللہ قال کان نقش خاتم ابی العزۃ للہ جمیعا وکان فی یسارہ یستنجی بہا وکان نقش خاتم امیر المؤمنین الملک للہ وکان فی یدہ الیسری یستنجی بہا یعنی امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ میری باپ کی انگوٹھی کا نقش العزۃ للہ تہا اور وہ اوسکو اولٹی ہاتھہ مین پہنتے تہے ہمیشہ اوس سے استنجا کرتے تہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی انگوٹھی کا نقش الملک للہ تہا اور وہ اولٹی ہاتھہ مین پہنتے تہے اور ہمیشہ اوس سے استنجا کرتے تہے حالانکہ یہہ دونون جملہ کلام اللہ شریف کی آیتونکی ہین اب جناب سامی خیال تو فرمائیے کہ آپ قرآن کو محرف ٹہراوین بیاض عثمانی بتلاوین حیض والی عورتون سے تلاوت کرواوین ناپاک مردون سے پڑہواوین ایمہ علیہم السلام آیتین قرآن کی اپنے مہرون پر کندہ کرواوین اور اوس ہاتھہ سے استنجا فرماوین تو کچھہ بے ادبی

نہ قرار دیجاوے اور کچھہ توہین نہ تصور کیجاوے اور ایک قول مجہول بے پتہ ونشان پر یہہ طعن فرمائی جاوے آپ ہی کا انصاف اسکا مقتضی ہے اور دوسرے کے نزدیک تو یہہ محض ہٹ دہرمی وبے فہمی ہے **قولہ** اور سوا اسکے یہہ ہے کہ اہلسنت کے مذہب مین اگر بوسہ لینے کا حکم نہین ہے تو کسی کتاب مین ممنوع بہی نہین لکہا ہے اور اصل اشیا مین اباحت ہے **اقول** جنابوالا اولاً اباحت اصل اشیا کو ثابت کیجیے بعد اوسکے اس قاعدہ کو متفرع فرمائیے اور بغیر اسکے تو لایق کلام اور قابل التفات نہین **قال السید** اور کلینی نے لکہا ہے کہ عورت کو برہنہ کرکے اوسکے ستر کو دیکہین بہتر اس سے لذت نہین **قال المجتہد** یہہ قول پہلے قول سے بہی بدتر ہے **اقول** قول اول کو ایمہ سے صاحب حلیۃ المتقین نے نقل کیا ہے اور قول ثانی کو اونہین آیمہ سے کلینی نے روایت کیا ہے اول متعلق منہہ کے تہا اور ثانی آنکہون سے تعلق رکہتا ہے بنظر غور دیکہا جاتا ہے تو ثانی بدتر اول سے نہین ہے بلکہ دونون مین نسبت عام خاص مِنۡ وَجۡہٍ کی ہے اندہیاری مین بوسہ اور دیکہنا دونون مجتمع ہوجاوینگے اور نابینا اگر بوسہ لیگا تو دیکہنا نہ پایا جائیگا اور بینا اگر دور سے دیکہے گا تو بوسہ نپایا جائیگا **قولہ** بہلا زن حلیلہ کو برہنہ کرکے اوسکے ستر کے دیکہنے مین کیا قباحت ہے جسوقت کہ دیکہنا اوسکا مباح ہوا **اقول** جناب والا ہم اباحت اور عدم اباحت مین کب کلام کرتے ہین صرف یہہ کہتے ہین کہ حضرات کے یہان شہوت پرستی کا یہہ زور ہے کہ امام معصوم سے اکابر اہل تشیع نقل کرتے ہین کہ تمامی لذائذ دنیویہ اور دنیہ مین بہتر عورت کے ستر دیکہنے سے کوئی لذت نہین آپ ناحق لفظ اباحت کا منہہ سے نکال بیٹہا کرتے ہین **قولہ** اور پہلے قول مین ہم لکہہ چکے ہین فتاوی قاضی خان سے کہ اگر حالت نماز مین اپنی زوجہ کے ستر کو دیکہے تو نماز باطل نہین ہوتی **اقول** ہم بہی اسکا جواب پہلے دیچکے ہین کہ عدم فساد نماز مستلزم جواز نظر کو حالت نماز مین نہین ہے علاوہ برین کلام اباحت مین نہین ہے **قولہ** چنانچہ کتاب

اختلاف الایمہ رحمۃ الامۃ مین لکہا ہے والاصح من مذہب الشافعی جواز النظر الی فرج زوجیۃ والامۃ وعکسہ وبذلک قال مالک وابو حنیفہ

اقول ان روایتونکو نہ اس بحث سے علاقہ اور نہ اعتراض سے مناسبت کلام جواز وغیر جواز مین نہین ہے بلکہ بہترین لذت مین ہے **قولہ** بلکہ اہلسنت کے مذہب مین تو اجنبی کے ستر کو دیکہنا مباح لکہا ہے جسوقت کہ وہ اجنبی حمامی ہو چنانچہ جامع الرموز مین لکہا ہے کان ابو حنیفہ یری الصاحب الحمام ان ینظر الی العورت **اقول** لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہہ آپکا علم ہے یہہ آپکی لیاقت ہے یہہ آپکی قابلیت ہے یہہ آپکی ذہانت ہے کہ عبارت عربی کے معنی تک نہین سمجہتے جس عبارت کو نقل کرتے ہین اوسی مین خطا کرتے ہین اوسمین اپنی بے فہمی کو ظاہر فرماتے ہین عبارت جامع الرموز کو تو دیکہیے کسی ذیعلم کے سامنے تو رکہیے نہین کسی عربی دان سے سمجہہ لیجیے کہ امام حنیفہ جایز رکہتے ہین واسطے حمامی کے نظر کرنا طرف ستر عورت نہانیوالی کے اور آپ فرماتے ہین کہ حمامی کی ستر عورت کو دیکہنا جایز ہے سبحان اللہ اسی لیاقت پر دعوی بحث مناظرہ اب اس مسئلہ کی نسبت بہی سمجہہ لیجیے کہ حنیفہ کے نزدیک اطلاق عورت کا مرد کے زیر ناف سے تا بزانو ہے پس امام ابو حنیفہ یہہ فرماتے ہین کہ چونکہ حمامی کی معاش اور وجہ کفاف اسی کے متعلق ہے اسواسطے اوسکو جایز ہے مرد کے گہٹنون اور رانون کو ملنا اور دیکہنا نہ قبل و دبر کو لا دلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلاث چونکہ آپکے یہان عورت صرف قبل و دبر کو کہتے ہین اسواسطے آپکو ہر وقت اوسی پر نظر رہتی ہے تحریر الاحکام کتاب الصلوۃ مقصد اول فصل رابع مین لکہا ہے۔ العورت فی الرجل القبل والدبر شیخ الطایفہ کی تہذیب کو تو ملاحظہ کیجیے وہ لکہتے ہین کہ کسی نے امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچہا کہ ہم یہود و نصاری کے ساتہہ ہر وقت مخالطت رکہتے ہین اور وہ کہاتے اور پیتے ہین شراب و سور کو اور

ادسکی چھینٹین ہمارے کپڑون پر پڑتی ہین آیا کچھ قباحت ہے امام نے فرمایا لا باس بہ یعنی کچھ ڈر نہین شیعون کے وہی شیخ اس قول امام کی یہہ توجیہہ فرماتے ہین کہ امام نے اسواسطے جایز فرمایا کہ وہ لوگ نوکری پیشہ تھے یہود و نصاری کی نوکری کرتے تھے اسواسطے خاصتہً ادنکے واسطے جایز تھا عبارت اوسکی یہہ ہے قلت لابی عبد الله انا نخالط الیهود والنصاری وتدخل علیهم وهم یاکلون ویشربون فمر ساقیهم فیصب علی ثیابی الخمر فقال لا بأس جناب والا معارضہ اسکو کہتے ہین جو ہم کرتے ہین نہ یہہ کہ آپ اباحت و عدم اباحت کا جھگڑا انکال بیٹھا کرتے ہین قولہ اب طعن کرنا تمہارا شیعون پر بیجا ہے کہ تمہارے مذہب مین اوس سے زیادہ ہے اقول استغفر الله ہمارے یہان نبی معصوم علیہ الصلوة والسلام سے کسی مقام پر منقول نہین کہ عورت کو برہنہ کرکے دیکھنا تمامی لذائذ دنیویہ اوراخرویہ مین بہتر اس سے لذت نہین قال السید اور ارشاد الاذہان مین لکھا ہے کہ ام الولد کا مباح کردینا کسی پر منع نہین قال المجتہد معلوم نہین مباح کردینے سے کیا مراد ہے اقول سبحان الله فرماوین تو آپکے علامہ شیخ حلی ارشاد الاذہان مین ویجوز ان یبیح الامة وام ولده ومدبره لمملوکه و بغیره یعنی جایز ہی یہہ کہ مباح کرے لونڈی کو اور ام ولد اپنے کو اور مدبرہ کو واسطے مملوک اپنے کے اور واسطے غیر اوسکے کے اور پوچھتے آپ ہم سے ہین قولہ اوسکی تحلیل مراد ہے یا تزویج اوسکی غیر کے ساتھہ اقول جناب سامی تزویج سے کیا تعلق وہ بیچارے تو سچ کہتے ہین نا یروج نہین فرماتے آپ تو زبردستی ادیرا دپرا اوڑاتے ہین قولہ تحلیل کا ذکر تو بعد اسکے آئیگا اقول رد بھی اسکا وہین لکھا جائیگا قولہ اور اگر مباح کردینے سے اوسکی تزویج مراد ہے تو یہہ اہلسنت کے نزدیک بھی جایز ہے چنانچہ ہدایہ مین لکھا ہے اذا ولدت الامة من مولاها صارت ام ولد یعنی جسوقت جنے لونڈی

آقا اپنے سے تو ہو جاتی ہے ام ولد اور بعد اوسکے تہوڑے سے فاصلہ سے لکہا ہے کہ وله وطيها واستخدامها واجارتها وتزويجها یعنی اور واسطے اوس مولی کے ہے وطی اوس ام ولد کی اور خدمت لینی اوس سے اور اجارہ اوسکا اور نکاح مین دینا اوسکا **اقول** میری بحث سے نہ تزویج کو علاقہ ہے اور نہ نکاح کو مناسبت مقصود تحلیل ہے جسکے بیان کا آپنے وعدہ فرمایا ہے ہم بہی اوسکو اوسی مقام پر دیکھینگے اور بقول شخصے تصفیۂ زمین برسر زمین وہین فیصلہ کرینگے **قال السید** اور وافی نے اصول سے نقل کیا ہے کہ مستمع نے سوال کیا حضرت کاظم علیہ السلام سے کہ نماز پڑہتا ہون اور حالت نماز مین لونڈی سامنے سے نکل جاتی ہے اور بسا اوقات اوسکو مین اپنی آغوش مین کہینچ لیتا ہون اور اپنے بدن سے لپٹا لیتا ہون امام صاحب نے فرمایا لا باس به یعنی بے کہٹکے کیے جاؤ کچہہ خوف و ڈر نہین **قال المجتهد** پہلے آدمی کلام کو سمجہہ لے اور دریافت کرلے کہ مراد اس سے خصم کی کیا ہے تب گفتگو کرے اور بدون سمجھے کلام کے اپنی طرف سے بیجا گفتگو کرے اور افترا پردازی مین اپنی اوقات کو بسر کرے یہہ امر داب مناظرہ سے بہت بعید ہے **اقول** سچ ہے اکابر اہل تشیع ہمیشہ افترا پردازی مین اوقات اپنی ضایع کرتے رہے ہتے کہ حضرات ایمہ علیہم السلام کو بہی مفتری بتلاتے رہے اور جناب والا تو مرفوع القلم اور ساقط الاعتبار ہین اپنے رسالہ مین نہ اپنے خصم کے کلام کو سمجھتے ہین نہ اپنی ہی عبارات منقولہ پر لحاظ کرتے ہین نہ اپنی عبارت اردو پر غور کرتے ہین جو جی مین آتا ہے بیباکانہ اوڑاتے ہین اور بے تکلف کہتے ہین **قوله** آپکو خبر بہی ہے کہ روایت مین لفظ جاریہ کا واقع ہوا ہے **اقول** جناب سامی خبر ہے **قوله** اور مراد اوس سے لونڈی نہین ہے بلکہ لڑکی صغیرہ مراد ہے **اقول** حضور والا لڑکی صغیرہ مراد ہونے پر کوئی قرینہ نہین ہے **قوله** کہ جاریہ کلام عرب مین لڑکی صغیرہ کم سن کو بہی کہتے ہین جیسے کہ طفل صغیر کو غلام کہتے ہین **اقول** اکثر استعمال جاریہ کا لونڈی

مین ہوتا ہے جیسا کہ آپنے بہی اسی رسالہ کے سترہوین صفحہ مین عبارت علل الشرایع کے ترجمہ مین جاریہ کے معنی کنیز کے لئے ہین پہر اس مقام پر آپ کیون بہاگتے ہین میٹہا میٹہا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تہو تہو **قولہ** اور وہ روایت یہہ ہے عن مستمع قال سالت ابا الحسن علیہ السلام فقلت اکون اصلی فمر بی الجاریۃ فربما ضممتہا الی قال لا باس یعنی مستمع سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ سوال کیا مین نے ابوالحسن سے یعنی امام موسی کاظم علیہ السلام سے پس کہا مین نے کہ نماز پڑہتا ہون مین تو پس گذرتی ہے میرے پاس ہوکر لڑکی پس بسا اوقات لپٹا لیتا ہون اوسکو طرف اپنے کہ گودی مین لے لیتا ہون فرمایا کچہہ مضایقہ نہین ہے **اقول** جناب سامی گودی کی بہی ایک ہی ہوئی معلوم نہین یہہ کون سے لفظ اور کون سے کلمہ کا ترجمہ اور مطلب فرمایا گیا آپ تو اس مقام پر ایسے ہیچ پیچ کہانے لگے کہ مرادون سے مرادین لینے لگے آپ کیون اس حدیث کی توجیہہ رکیک اور تاویل علیل فرماتے ہین آپکے یہان تو صاف وصریح موجود ہے کہ امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ مذی وغیرہ حالت نماز مین بہکر رانون تک پہونچ جانے سے نماز فاسد نہین ہوتی اور نہ دہونے کی ضرورت ہوتی ہے اسواسطے کہ وہ نہین نکلی مخرج منی سے بلکہ وہ بمنزلہ ناک کے ہے عبارت اوسکی ہم علل الشرایع سے قبل مین نقل کر چکے ہین پس اگر لونڈی کے چپٹانے سے احتمال مذی وغیرہ کے نکل آنیکا ہے تو کیا قباحت ہے جبکہ امام معصوم سے نماز کا نہ فاسد ہونا مذی کے نکلنے سے صراحۃً منقول ہے پس آپکو اس حدیث مین ایسی جانکاہی محض فضول ہے **قولہ** اور اسیطرح اہلسنت کی کتب صحاح مین لکہا ہے کہ جناب رسولخدا نماز پڑہتے تہے اور ماریہ دختر زینب بنت رسولخدا صلعم کو گودی مین لئے ہوئے تہے جب سجدہ مین جاتے تو اوس لڑکیکو اوتار دیتے تہے اور جب کہڑے ہوتے تو پہر اوسکو لے لیتے تہے اور ایسے ہی جامع الاصول مین لکہا ہے۔

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یصلی وهو حامل امامة بنت زینب بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا سجد وضعها واذا قام حملها اس صورت مین جو جواب تمہارا ہے وہی جواب ہمارا ہے **اقول** معاذ اللہ کہان وہ صورت شہوت پرستی کی اور کہان یہہ صورت فعل نبوی کی اوس روایت مین لفظ جاریہ واقع ہے اس حدیث شریف مین لفظ بنت موجود ہے گو یہہ فعل بہی مخصوصات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے اور آپکے غیر کیواسطے جایز نہین ہے تاہم اس حدیث شریف کو روایت متمتع سے کسی قسم کی مناسبت نہین ہے اولاً دونو نمین تساوی ثابت کیجئے بعد اوسکے ایسا کلمہ منہہ سے نکالئے ثبت الحذار ثم انقش ودونه خرط انقیاد **قولہ** اور کسقدر جہوٹ بنایا ہے اس روایت مین اول تو ترجمہ جاریہ کا لونڈی کیا جو کہ خلاف مقصود ہے **اقول** یہہ مقصود آپکا بہیسر اور بہر تیور مین ہے ہم نے تو جاریہ کا ترجمہ موافق استعمال عرب کے کر دیا ہے اور آپ بہی اسی رسالہ مین سترہوین صفحہ مین کر چکے ہین مگر اپنی بہادری سے نہین شرماتے ہین ع چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد **قولہ** اور بعد اوسکے اپنی طرف سے لکہا کہ بے کہٹکے کئے جاؤ **اقول** جناب والا آپ تو ناحق جلے مرتے ہین اور مفت جلے ہوئے پہپہولے پہوڑتے ہین بہلا کسی ذیعلم سی تو پوچہئے کہ لا باس بہ کے معنی عدم خوف کے ہین یا نہین اور جس امر مین خوف نہین رہتا وہ بے کہٹکے ہوجاتا ہے یا نہین خوف مستلزم کہٹکے کو ہی اور عدم خوف بے کہٹکے کو پہر سید نے کیا برا کیا جو یہہ لکہدیا کہ بے کہٹکے کئے جاؤ مگر حضور کو اپنی خبر نہین کہ ضمنا کے تحت مین فرماتے ہین کہ گودی مین لے لیتا ہون سبحان اللہ آپکی لیاقت بہی قابل نثار ہوجانیکے ہے **قال السید** اور عاریت دینا فرج اما اور حلال کرنا فرج حرم کا مہمان اور احباب کے لئے اعظم طاعات اور عمدۂ عبادات ہے جیسا کہ ابن بابویہ قمی نے

رقاع مین ایک رقعہ صاحب الزمان سے اس باب مین نقل کیا ہے **قال المجتہد** عاریت دینا فرج کا تو مذہب امامیہ مین ہرگز جایز نہین چنانچہ پہلے اس سے ہم لکھہ چکے ہین کہ اوسکے عدم جواز پر اجماع علمار امامیہ کا ہے **اقول** ہم بہی قبل ہین استبصار اور تہذیب سے احادیث ائمہ کو جواز عاریۃ فرج مین نقل کر چکے ہین پس آپکا اجماع بمقابلہ ائمہ علیہم السلام کیا کام آسکتا ہے **قولہ** اور تحلیل کنیز اگرچہ جایز ہے لیکن اعظم طاعات نہین ہے **اقول** اعظم طاعات ہونا اوسکا ابن مالویہ نے امام صاحب الزمان سے نقل کیا ہے اور اسکی نسبت آپنے بہی سکوت کیا ہے نقل ابن مالویہ پر آپ بہی کلام نکر سکے گو زبانی دعوی فرمانے لگے **قولہ** اور باقی رہا اوسکا جایز ہونا سو وہ مثل نکاح کے ہے **اقول** آپکو اپنے مذہب کی بہی خبر نہین اور اپنے مسلک کی کتابون سے بہی وقفیت نہین جامع عباسی کو تو دیکھیئے اور مطلب دوم بیان نکاح کو تو ملاحظہ کیجیے کہ وہ تحلیل کو مقابل اور مغایر نکاح کے ٹہراتا ہے نہ مثل عبارت اوسکی یہہ ہے کہ موجب اباحت وطی کنیز ہر سہ قسم است قسم اول عقد وان مخصوص کنیز غیر است و قسم دوم مالک شدن کنیز چہ تملیک دخول کردن او جایز است و قسم سوم اباحت و تحلیل وآن چنانست کہ شخصے بدیگر دخول کردن کنیز خود را حلال کند واین قسم خواص از فرقہ ناجیہ اثناعشریہ است آپ اپنے خاصہ شریفہ کو کیون عام کیئے دیتے ہین افسوس یہہ ہے کہ جناب والا خود بہی اسی رسالہ مین لکہکر بہول جاتے ہین ام الولد کے تحت مین تحلیل کو مقابل تزویج کے ٹہرا چکے ہین کہ مباح کر دینے سے کیا مراد ہے اوسکی تحلیل مراد ہے یا تزویج اوسکی غیر کے ساتہہ مراد ہے اب یہان اپنی بے فہمی سے مثل تزویج کے فرماتے ہین **قولہ** کہ اوسکا صیغہ پڑہا جاتا ہے اور طرفین سے ایجاب وقبول ہوتا ہے اور بدون صیغہ عقد تحلیل اور ایجاب وقبول کے تحلیل صحیح نہین ہے **اقول** جناب سامی کیسا صیغہ اور کیسا نکاح شیخ الطائفہ کی تہذیب کو دیکھیئے اور اوسمین باب ضروب النکاح مین ملاحظہ کیجیے کہ امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص حلال کر دے اپنے بہائی کیواسطے لونڈی اپنے سے بوس و کنار

اور مساس اور خدمت تو نہین حلال ہے واسطے اوس شخص کے ماسوائے ان امور کے اور اگر حلال کردے فرج کو تو سب باتین حلال ہین عبارت اوسکی یہہ ہے وان حل الرجل جاریة لاخیه مثل النظر والخدمة او القبلة او الملامسة فلا یحل له عزیا احل وان احل له الفرج حل له ما سواه ایضاً اور اوسی تہذیب مین لکھا ہے کہ سوال کیا امام ابوعبد اللہ علیہ السلام سے کہ جایز ہے حلال کرنا فرج جاریہ کا واسطے بھائی اپنے کے فرمایا امام نے لا باس به یعنی بے کھٹکے حلال کردے عبارت اوسکی یہہ ہے عن ابی عبد الله فی الرجل ویحل فرج جاریة لاخیه قال لا باس بذلک ع برائے خدا کہین اس حدیث مین جاریہ سے لڑکے صغیرہ نہ مراد لیجیے گا ہم اوس صیغہ کے بہت مشتاق ہین کہ جو بوس و کنار اور مساس کیواسطے مقرر کیا گیا ہو اُنکی مرتبہ مہربانی فرماکر اوس صیغہ کو بھی ارشاد فرمادیجیگا **قولہ** بخلاف اہل سنت کے کہ اونکے اکابر کے نزدیک تحلیل اماء بدون ایجاب و قبول کے جایز ہے چنانچہ عطا ابی ابن رباح کہ امام اعظم ابوحنیفہ کے مشایخ اور اساتذہ مین سے تھے وہ اپنی لونڈیون کو اپنے مہمانون کے پاس مباشرت کیواسطے بھیجا تھا چنانچہ ابن خلکان نے وفیات الاعیان مین لکھا ہے کہ نقل اصحابنا عن مذهبه انه کان یری وطی الجواری باذن اربابهن وحکی ابو الفرج العجلی ان عطا کان یبعث بجواریه الی اضیافه یعنی نقل کیا اصحاب ہمارے نے مذہب اوسکے سے کہ وہ مباح جانتا تھا وطی کنیزونکی اونکے مالکون کے اذن سے اور حکایات کی ہے ابو الفرج عجلی نے کہ تحقیق عطا بھیجتا تھا لونڈیون اپنی کو طرف مہمانون اپنے کے **اقول** حضرات کا عجیب قاعدہ ہے کہ جب اہلسنت انگی کتب اربعہ سے انپر الزام دیتے ہین اور قایل کرتے ہین تب یہہ کتب تواریخ اور غیر مستندہ اہلسنت سے نقل کرتے ہین اور جب احادیث ائمہ معصومین کو نقل کرتے ہین تو اوسکے معارضہ مین اقوال متروکہ و مہجورہ غیر معصوم کو

بلکہ غیر مجتہدین کو پیش کرتے ہین اور لطف یہہ ہے کہ جس کتاب سے عبارت نقل کرتے ہین اوسی عبارت سے اپنے مخالف اور مغایر کو صاف اوڑا دیتے ہین خیال تو کیجیے کہان امام معصوم اور اونکی حدیث اور کہان اونکے مقابلہ مین عطا ابن ابی رباح اور اونکا قول متروک و مہجور وفیات الاعیان سے جو عبارت نقل کی اوسکے آگے سے اپنے مخالف سمجھکر صاف اوڑا دی دیکھیے وہی ابن خلکان اوسی وفیات الاعیان مین لکھتے ہین کہ مین اعتقاد کرتا ہون کہ یہہ امر اوس سے یعنی عطا سے نہایت بعید ہے کیونکہ مروت و غیرت انکار کرتی ہے اس امر سے پس ایسے شخص جلیل الشان کی نسبت کیونکر گمان کیا جاوے اوسکے جواز کا اور نہین ذکر کیا مین نے اوسکو مگر بسبب غرابت کے عبارت اوسکی یہہ ہے هو الذی اعتقد ان هذا الامر بعید عنه فان المروة والغیرة یابی عنه فکیف یظن بمثل ذلك السید الامام و لم اذکره الا لغرابته اور تعجب نہین ہے کہ اس نقل مین خطا واقع ہوئی ہو کیونکہ ابو جعفر طوسی نے بعد نقل کرنے حدیث تحلیل کی اپنی تہذیب مین لکھا ہے کہ یہہ تحلیل ہمارے فرقہ کے خواص سے ہے ہمارے غیر مین نہین پائی جاتی اور اسوجہ سے مخالفین ہمارے اوپر تشنیع کرتے ہین عبارت اوسکی یہہ ہے ان هذا مما لا یراه غیرنا و یشنع مخالفونا علینا اور اسیکو جامع عباسی والے نے بیان کیا ہے جیسا کہ ہم نے اوپر نقل کیا ہے قولہ اور عبد الحق دہلوی نے رجال مشکوۃ مین ترجمہ عطا ابن رباح مین لکھا ہے ابو حنیفہ اپنے سب ملاقیون مین سے عطا کو افضل جانتا تہا اس صورت مین محمد اور ابو یوسف سے بہی افضل ہوا جنپر مدار اہلسنت کے مذہب کا ہے اور ابو حنیفہ کے قول کی عبد الحق نے اسطرح سے نقل کی ہے کہ ابو حنیفہ کہتا تہا ما رایت من لقیت افضل من عطا بن ابی رباح اقول آپ جسقدر چاہین عطا کی تعریف نقل کرین لیکن اونکا مرتبہ امام معصوم کے برابر نہین ہوسکتا اور نہ اونکے قول متروک و مہجور سے اہلسنت پر الزام عاید ہوسکتا ہے قولہ

پس جسوقت کہ عطا سا فقیہ استاد ابوحنیفہ تحلیل امار کو جایز جانے بدون ایجاب و قبول کے تو شیعون پر طعن کرنا کہ جو بدون ایجاب و قبول کے جایز نہین جانتے ہین سوائے تعصب اور عداوت کے اور کیا ہے **اقول** اولاً عطا کیطرف اس قول کے منسوب ہونے مین ہمکو کلام ہے جیسا کہ ہم نے وفیات الاعیان سے لکھدیا ہے اور تہذیب اور جامع عباسی سے نقل کر دیا ہے اور ثانیاً یہہ کہ یہہ قول بہ تقدیر تسلیم مردود و متروک ہے جیسا کہ منہج وفیہ مین لکہا ہے وہ خبر کہ روایت کیگئی ہے عطا بن ابی رباح سے اباحت فروج مین نہین اعتماد کیا گیا ہے اوپر اوسکے عبارت اوسکی یہہ ہے وما روی ان عطا ابن ابی رباح اباحة الفروج لا یعتمد علیه ثالثاً یہہ کہ عطا بن ابی رباح مرتبہ امام معصوم پر نہین پہونچ سکتا کہان عطا اور کہان امام معصوم **قولہ** اور تماشہ یہہ ہے کہ ہبہ اور عاریت کے الفاظ سے واقع کرنے صیغہ نکاح کو صحیح جانتے ہین اور تحلیل پر طعن کرتے ہین **اقول** ہم اسپر اسوجہ سے طعن کرتے ہین کہ آپکے اکابر اور خود آپ تحلیل کو نکاح کے مقابل اور قسیم ٹہراتے ہین گو اس مقام پر آپ بمجبوری اوسکے دخول فی النکاح کی کاوش فرماتے ہین **قال السید** اور آپنے اثنار راہ مین جناب مولویصاحب دامت برکاتہم سے باب متعہ مین مناظرۃً جو دریافت کیا یہہ آپکی لیاقت تہی کیونکہ مناظرہ مین تساوی طرفین شرط ہے اور آپکی قوت علمیہ ظاہر مولویصاحب دامت برکاتہم کے آپ مخاطب صحیح نہین ہو سکتے لہذا احقر الناس نے یہہ چند فقرے آپکی تسکین خاطر کے لئے لکھدئے اور اللہ تعالے آپکو ہدایت صراط مستقیم کرے آمین ثم آمین الراقم سید یعقوب علی پہپوندوی یوم پنجشنبہ ۷ جمادی الثانی ۱۲۹۶ھ ہجری **قال المجتہد** شیخ فدا حسین صاحب کو جناب مولوی صاحب سے مناظرہ منظور نتہا تاکہ لحاظ تساوی طرفین کا ہوتا **اقول** اگر فدا حسین کو مناظرہ منظور نتہا تو اس گفتگو سے کیا مقصود تہا اونکے متعدد رقعہ اسی باب مین ہمارے پاس آئے اور متعدد مقام پر بالمواجہ ہم سے

مناظرۃ دریافت کیا ہم نے اس شخص کو بے علم سمجھکر سکوت کیا چونکہ اب آپ مدمقابل بنے ہین اور کسی قدر صاحب تصانیف بہی مشہور ہین اور اہل تشیع پہیوند اپنا مقتدا بہی جانتے ہین اسوجہ سے آپکا جواب فقیر نے بنظر سرسری قلم برداشتہ لکھدیا **قولہ** بلکہ مولویصاحب نے خود وعدہ اثبات عدم جواز متعہ کا کیا تہا اور شیخ فدا حسین صاحب سے اقرار نامہ لکہوا لیا تہا **اقول** بالکل غلط ہے ہم اسکے جہوٹ ہونیکو قبل مین بہ تفصیل لکھہ چکے ہین **قولہ** اور پہر ادن سے ثابت نہوسکا **اقول** آپکی کتب اربعہ سے حرام ہونا متعہ کا ثابت کردیا گیا اور کیا ثبوت چاہتے ہو **قولہ** اور چند امور طعن السنان مین سے دیکھکر نقل کردی **اقول** یہہ بہی آپکا دعوی غلط ہے طعن السنان مین یہہ امور مین اولہ و آخرہ مین نہین ہے شاید آپنے طعن السنان کو دیکہا بہی نہین ہے لیکن آپکا یہہ رسالہ مجمع البحرین اور بارقہ ضیغمہ سے ماخوذ ہے بہرحال ہمکو ان لغویات سے بحث نہین کلام مین ہے **قولہ** اور ایک شخص ناواقف کا نام لکہا **اقول** وہ شخص ناواقف نہین ہے بلکہ آپ سے بالمواجہ مباحثہ کا شایق ہے البتہ آپکی تحریر مین اولاً نواب علی عرف شمشیرا کا نام ڈالا گیا تہا کہ جو الف بے سے بہی واقف نہین ہے اب اس تحریر مطبوعہ مین میان اظہر علی کا نام لکہا گیا کہ جنکو علم سے مس بہی نہین ہے حضرت کے والد ماجد اور اخی معظم کی یہہ کیفیت تہی کہ کہین سنی بنے اور کہین شیعہ اور کہین مسلمان بنے اور کہین ہندو۔ گہ بت شکند کا بہ مسجد زند آتش ٭ ار مذہب او گبر و مسلمان گلہ دارد ٭ الغرض ہمکو ایسی باتون سے کچھہ تعلق نہین ورنہ میان اظہر علی اور اونکے اعزہ کی اور بہی کچھہ کیفیت لکھتے **قولہ** مولویصاحب کی لیاقت تو یہین سے معلوم ہوگئی **اقول** بیحیا باش ہرچہ خواہی گو **قولہ** اور جو کچھہ اونہون نے لکہا تہا وہ سب رد ہوگیا **اقول** ایک بہی امر کا آپ سے جواب نہوسکا **قولہ** اور اگر مولویصاحب کو لیاقت ہے تو جواب اوسکا شیعون کی کتابون سے لکھین **اقول** ہم اسکا کیا جواب دین آپکو اس رسالہ سے ظاہر ہوجاویگا **قولہ**

جیسے کہ ہم نے اہل سنت کی کتابون سے لکھا ہے اقول یہہ صرف آپکا ادعا ہے قولہ تکملہ ذکر تو متعہ کا تھا لیکن مولویصاحب کو اوس مقدمہ مین کچھہ بن نہ آیا تو چند امور سوائے اوسکے ازراہ طعن کے لکھدئے اور یہہ نہ سمجھے کہ کسی نے اسکا جواب بھی لکھا ہوگا یا نہین اسلیئے ہمکو بھی مناسب ہے کہ چند مسائل عجایب و غرایب اہل سنت کے مذہب کی تحریر کرکے ناظرین کو خوش کرین اقول تنبیہہ جو امور کہ سید نے اپنی تحریر مین نقل کیئے ہین وہ متعلقات متعہ سے ہین جواب انکا آپکی اگلون نے وہی دیا ہے جسکو آپنے اپنے رسالہ مین نقل کیا ہے چند باتین آپنے جو اپنی بے فہمی اور افترا پردازی سے اس تکملہ مین نقل کی ہین اور اہل سنت پر طعنین قرار دئے ہین یا وہی باتین مردودہ ہین جنکو آپکے اکابر نقل کرتے چلے آئے ہین اور جواب پاتے چلے گئے ہین اب سنئے اور جواب اونکا لیجئے قولہ اول ابو حنیفہ کے نزدیک اگر کوئی مرد مشرق مین ہووے اور کسی عورت مغرب کی رہنے والی سے نکاح کرے اور کبھی اوس عورت کی صورت نہ دیکھے اور وہ عورت اپنے گھر مین بیٹھی ہوئی جو کہ مغرب مین ہے بچہ جنتی رہے تو وہ سب بچہ اوس مرد مشرقی کے ہونگے جسنے کبھی اوس عورت کی شکل بھی نہین دیکھی اور جسنے بچہ جنائے تھے وہ محروم رہیگا چنانچہ تفسیر کبیر مین امام رازی نے لکھا ہے ان المشرقی اذ تزوج بالمغربة وحصل هناك ولد ابو حنیفة اثبت النسب مع القطع بانه غیر مخلوق من مائه اقول ہمارے جناب مخاطب اس مقام پر ہوش و حواس کو گم کر گئے حتی کہ اپنے قاعدہ عماریہ کو بھی بھول گئے جناب سامی اول اس عبارت کا پتہ ذیشان تفسیر کبیر مین فرمادین دوسرے یہہ کہ ابو حنیفہ سے امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ علیہ کو متعین کرین کیونکہ ابو حنیفہ بیس فقیہون کا نام تھا اور اکثر اونمین کے قابل ملام اور لایق اعتراض تھے جیساکہ صاحب قاموس نے لکھا ہے ابو حنیفة کنیة من الفقهاء العشرین اشهرهم امام الفقهاء نعمان یعنی ابو حنیفہ کنیتہہ ہی بیس فقیہون کے مشہور زیادہ اونکے امام الفقہا نعمان ہین ازانہ

ہوکہ آپکے نزدیک کیا دلیل ہے کہ یہہ ابو حنیفہ اہل سنت ہوتے ہین نہ غیر اشتراک اسماء سے ابتک اہل تشیع دہوکہ دئے چلے جاتے ہین اور ایک کو دوسرے کے ساتھہ خلط کر دیتے ہین اگر دعوی ہے تو اس مسئلہ کو کتب حنفیہ سے ثابت کیجئے اور پہر اوسکا جواب لیجئے افسوس ہے کہ آپ اس مقام پر اپنے قاعدہ کو بہی فراموش کر گئے آپ تو متعہ دوریہ کی بحث مین کہہ چکے ہین اور لکہہ چکے ہین کہ مسئلہ فقہیہ کا اعتبار جب ہو جاتا ہے کہ جب کتب فقیہہ مین موجود ہو بس تفسیر کبیر کتب فقہیہ سے نہین ہے یہہ آپکا طعن آپ ہی کے قول کے مطابق اور قاعدہ کے موافق لغو و بیہودہ ہے تعجب تو یہہ ہے کہ آپ کوئی بات سنی سنائی وہ بہی مہمل اور بے محل نقل کر کے اہل سنت پر طعن کر دیتے ہین اور اپنے یہان جو اوس سے زیادہ موجود ہے اوسکو صاف بہلا دیتے ہین دیکہئے کہ آپکے علامہ حلی نے ارشاد الاذہان کتاب النکاح مطلب ثالث مین لکہا ہے کہ اگر کسی عورت کے ساتھہ زانی زنا کیا کرے اور اوس سے جو لڑکے پیدا ہون وہ اوسکی زوج کے ہونگے عبارت اوسکی یہہ ہے ولو وطیہا زان فالولد للزوج اس سے زیادہ عجیب و غریب تماشا اور دیکہئے کہ آپکے علامہ حلی ارشاد الاذہان مین لکہتے ہین کہ جو لڑکا دس برس کی عمر کا ہوا اور نکاح اوسکا ہو گیا ہو اگرچہ خصی ہو یا ذکر اوسکا کٹا ہوا ہو اور پہر پیدا ہوا اوسکی زوجہ کے لڑکا بوجہ دخول کے قبل مین یا دبر مین تو وہ لڑکا اوسی خصی کا ہوگا عبارت اوسکی یہہ ہے من بلغ عشرا فما زاد و ان کان خصیا او مجبوبا ثم ولد بہ بالدخول قبلا او دبرا الی ان قال لحق بہ اجی جناب سامی آپ ہین کہان اپنے علامہ حلی کی عقل کو تو دیکہئے وہ تو وطی فی الدبر سے نسب ثابت کرتے ہین اور دبر مین مباشرت کرنے سے لڑکے جنواتے ہین ارشاد الاذہان مین لکہا ہے الوطی فی الدبر کالوطی فی القبل فی جمیع الاحکام حتی فی تعلق النسب آپکے شیخ حلی نے تو آپکے مذہب کا پورا پردہ اوٹہا دیا اور سارا پردہ فاش کر دیا شعر

عشق از روی حیا پردهٔ تقوی برداشت ❊ طبل پنہان چہ زنم طشت من از بام افتاد

خلاصہ کلام یہہ ہے وہ فرماتے ہین کہ وطی فی الدبر سارے حکمونمین شل وطی فی القبل کے ہے یہانتک کہ احکام نسب مین بہی ۔ ماشاء اللہ فہم ہو تو اتنی ہو کہ مقعد کو موضع ولادت سمجہین اور احکام نسب کو اوس سے متعلق کرین قولہ دوم اور اگر کوئی اپنی مان یا بہن یا دختر یا خالا یا پہوپی سے نکاح کرکے مجامعت کرے تو ابو حنیفہ کے نزدیک اوسکو حد نہ مارینگے اگرچہ وہ کہے کہ مین جانتا تہا کہ یہہ مجہپر حرام ہے چنانچہ فتاوی قاضی خان مین لکہا ہے لو تزوج بذات محرم نحو البنت والاخت والام والعمة والخالة وجامعها لا حد عليه في قول ابي حنيفة وان قالت علمت انها علي حرام اور ہدایہ مین لکہا ہے کہ من تزوج امرأة لا يحل نكاحها بان كانت من ذوي محارمه بنسبه كامه او بنته فوطيها لا يجب عليه الحد عند ابي حنيفة وسفيان الثوري وزفر وان قال علمت انها علي حرام اقول اولاً یہہ کہ یہہ صورت بطریق فرض ہے اور فرض کو وقوع لازم نہین ثانیاً یہہ کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک وطی کنیز برادر و عم سے حد لازم آتی ہے چہ جائیکہ وطی محارم لیکن امام یہہ کہتے ہین کہ صورت تزوج محارم مین حد کہ جو مخصوص ساتہہ زنا کے ہے نہ مارے جاویگی کیونکہ لفظ تزویج سے حد زنا باطل ہو جاویگی لیکن تعزیر شدید اوسپر واجب ہو گی آپ اس مسئلہ مین مفت حنفیہ پر طعن کرتے ہین آپکے یہان تو یہہ مسئلہ خود موجود ہے گو سقوط حد کی علت مین اختلاف ہے چنانچہ حلی نے ارشاد الاذہان کتاب الحدود کے اوایل مین لکہا ہے کہ اگر کوئی شخص نکاح کرے مان یا بہن یا بیٹی یا خالہ یا پہوپی یا بہانجی یا بہتیجی یا پوتی یا نواسی وغیرہا من المحرمات المؤبدة سے اور اس وہم مین ڈوبا ہو کہ ان عورتون سے نکاح صحیح ہے تو اوسپر حد نہین ماریجاویگی عبارت اوسکی یہہ ہے فلو توهم العقد على المحرمات المؤبدة

صحیحا سقط الحد پس آپکا طعن کرنا حنفیہ پر اوس مسئلہ مین جو آپکے یہان موجود ہے گوکہ سقوط حد کی علت مین اختلاف ہے محض لغو و بیہودہ ہے **قولہ سوم** اور فخر الاسلام نے بزودی مین لکھا ہے کہ **الصوفیة اکثرهم اهل السنة والجماعة ومنهم من یکون صاحب الکرامت** یعنی صوفی اکثر اہل سنت و جماعت ہوتے ہین اور بعض انمین سے صاحب کرامت ہوتے ہین جنکو اولیا اللہ کہتے ہین اور لکھا ہے کہ ایک فرقہ اونمین حبیبیہ ہے کہ وہ کہتے ہین کہ جسوقت کہ خدا دوست رکھتا ہے بندہ کو تو اوس سے خطاب اوٹھہ جاتا ہے اور سب عبادت اوس سے ساقط ہو جاتی ہے نہ نماز پڑہتے ہین نہ روزہ رکہتے ہین نہ ستر کو چھپاتے ہین اور زنا اور اعلام سے سیر نہین ہوتے اور ایک فرقہ اون اولیا مین اباحتہ ہے اور وہ آدمیون کے مالون کو اور اونکی عورتون کی فروج کو مباح اور حلال جانتے ہین کہ اسمین ما و دختر اور خواہر کی بہی فروج آگئی یہہ اولیا اللہ اہل سنت کے ہین کہ جن سے اپنا فخر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اولیا اہل سنت ہی مین ہوئے ہین **اقول** جسقدر عبارت آپنے بزودی کی نقل کی اوس سے تو نہ آپکو منفعت حاصل ہوئی اور نہ ہمکو مضرت واقع ہوئی البتہ جسقدر کہ آپنے بڑہایا ہے سو وہ ایجاد بندہ ہے فخر الاسلام کا کلام نہین اگر دعوی ہے تو پوری عبارت نقل کرو پہر اگر ہمارے مخالف ہو تو اوسکا جواب لو چونکہ آپ لوگون کو صوفیہ رحمتہ اللہ علیہم کے ساتھہ گمان بد ہے اور اونکی نسبت جھوٹی برائی کرنے مین نہایت کد ہے لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپکے شہید ثالث کی کتاب مجالس المومنین سے تھوڑی سی عبارت نسبت صوفیہ کے نقل کر دیجاوے تا کہ آپکو معلوم ہو جاوے کہ آپکے مقتداؤن کا عقیدہ صوفیہ کی نسبت کیا ہے مجلس نہم در ذکر جمعی از صوفیان صافی طویت کہ نزد سالکان مسالک طریقت و موسسان قواعد شریعت و حقیقت مقصود از ایجاد در عالم و اختراع بنی آدم بعد از ایجاد جواہر زواہر انبیا و ائمہ ہدی علیہم الصلوات اللہ الملک الاعلی

وجود فائض الجود این طایفه کرام و اصفیای عظام کثرهم الله بین الانام رشحت است که بیاری
توفیق از ادنی مراتب خاک باعلی مدارج افلاک ترقی نموده اند و از حضیض خمول بشر
باوج قبول ملکیت تلقی فرموده اند که از پرتو سراج وهاج و عکس مشعل یهدی الله لنوره من
یشاء با ساکنان ملاء اعلی و متزویان عالم بالا در سلک انتظام منخرط گشته و بمرتبه رسیده که
امور قبل از ظهور مشاهده نموده اند و خواتم اشیا پیش از بروز وجود مطالعه فرموده
دین و دولت به میامن همت ایشان قایم و قوایم ملک و ملت به روابط وجود ایشان منتظم
بازان بساط مردی و صدر نشینان صفه دردمند جرعه تشنه جگر و دست افشانان بی باده
گم گشتگان جاده سلامت متزویان کنج ملامت ژنده پیلان ژنده پوش و زنده دلان صاحب
هوش خرقه پوشان خانقاه قدس باده نوشان بزم گاه انس شاهان بی کلاه و امیران بی

ابیات

قومی ملوک طبع که از روی سلطنت	گوئی که ز احترام سلاطین کشور اند	شاهان دلق پوش که گاهی جماعتی
زیر گلیم شان جم و خاقان قیصر اند	امروز از نعیم جهان چشم دوخته اند	فردا خود از کرشمه بفردوس ننگر اند
سنگر بچشم خوار درین با برهنه گان	نزد خرد عزیز تر از دیده سر اند	آدم بهشت را بدو گندم اگر فروخت

عنقا که این گروه به یک جو نمی خرند

قوله چہارم اور امام شافعی کے نزدیک اپنی دختر سے جو کہ زنا سے اپنے نطفہ سے پیدا ہوئی ہو نکاح کرنا جایز ہے چنانچہ تفسیر کبیر مین لکھا ہی قال ابو حنیفة المخلوقة من ماء الزانی یحرم علی الزانی وقال الشافعی انها لیست بنتا فوجب ان لا یحرم **اقول** یہ نقل اور نقل سابق یعنی اذا تزوج دونون چوری کیے ہوئے ہین رسالہ متعہ مجتہد لکھنوی سے جواب انکا شوکت [illegible] مین یہ تشریح موجود ہے لیکن اس مقام پر صرف اسقدر جان لینا چاہیے کہ کتب شیعہ مین لکھا ہی کہ اگر ایک شخص نے عورت سے زنا کیا پھر اوسکو مع اوسکی ماں اور بیٹی کے اپنے نکاح مین لایا تو جایز ہے استبصار مین ہاشم سے نقل کیا ہے
قال کنت عند ابی عبد الله علیه السلام جالسا فدخل علیه رجل

له من یاتی المراۃ حراما یتزوجها قال نعم وامها وبنتها حرم الزانیة علی اب الزانی واهبة مطلقا علی رای ولا تحرم المزنی و لا بنتها یعنی ہاشم کہتا ہے کہ مین بیٹھا تھا امام ابوعبداللہ کے پاس پس آیا ایک شخص اور وال کیا اوس نے امام سے کہ جو شخص کسی عورت سے حرام کرے آیا نکاح کرسکتا ہے اوس سے فرمایا ہان اوس سے اور ہان اوسکی سے اور بیٹی اوسکی سے حلی نے ارشاد الاذہان مین لکہا ہے لا تحرم الزانیة علی اب الزانی وابنه مطلقا علی رای ولا تحرم المزنی بہا ولا بنتها افسوس ہے کہ آپ افعی پر اعتراض کرتے ہین اور اپنے یہان کی کتاب شرائع کو نہین دیکھتے ہین صاحب شرائع لکھتے ہین النسب یثبت مع النکاح الصحیح ومع الشبهة ولا یثبت مع الزنا فلو زنا فانخلق من مائه ولد علی الجزم لم ینسب الیه شرعا یعنی نسب ثابت ہوتا ہے ساتھہ نکاح صحیح کے اور ساتھہ شبہہ کے اور نہین ثابت ہوتا ہے ساتھہ زنا کے پس اگر زنا کرے پس اولاد اوسکی نطفہ کی نہین نسبت کیجاویگی طرف اوسکے شرعا گو لغتہً کہلاویگی پس اس حالت مین امام شافعی پر کونسی جگہہ طعن کی ہر امام یہی کہتے ہین کہ مادر زانی کے شرع مین کچھہ حرمت نہین اور جو لڑکے زنا سے پیدا ہوئے وہ داخل آیہ نسا محرمات نہین قولہ پنجم اور اگر کوئی مرد کنچنی کو خرچی دیکر اوس سے زنا کرے تو ابوحنیفہ کے نزدیک اوسپر حد جاری نہین ہوتی چنانچہ اختلاف الائمہ رحمة الامہ مین لکھا ہے۔

لو استاجر امرءة لیزنی بها ففعل وجب علیه الحد بالاتفاق الا ما حکی عن ابی حنیفة انه قال لا حد علیه **اقول** یہہ روایت اوسی کتاب رحمة الامة فی اختلاف الائمہ کی ہے کہ جسکے نام سے اسوقت تک آپ واقف نہین اسکی نسبت ہم پہلے لکھہ چکے ہین کہ یہہ کتاب دستیاب نہین ہوئی اور اہل تشیع کی نقل پر اعتبار نہین خصوصاً احباب مخاطب اسی رسالہ مین جہوٹی نقلین اوڑا چکے ہین اور عبارتین بنام نہاد کتاب بنا چکے ہین **قولہ ششم** اور کوئی عورت طفل یا مجنون سے

وطی کروائی تو کسی پر حد جاری نہین ہوگی چنانچہ ہدایہ مین لکھا ہے واذا زنی
والمجنون بامرئة مطاوعة فلا حد علیه وعلیها اقول ع
ہدایہ کی مع پتہ و نشان کے لکھیے آپکی نقل پر اعتبار نہین آپکے جھوٹ کو نسبت ہدایہ
پہلے لکھہ چکے کہانتک آپکے جھوٹونکو بیان کرین ایجناب آپ حد پر کیا زبان چلا رہے
ادہر تو دیکھیے استبصار کو ملاحظہ کیجیے اوسمین لکھا ہے کہ جسوقت مرد اپنی عورت کے
کے مکان نہین وطی کرے اور انزال نہووے تو نہ مرد پر غسل ہے اور نہ عورت پر اور اگر ا
تو مرد پر غسل ہے عورت پر غسل نہین ہے عبارت اوسکی یہہ ہے فی باب الرجل یج
فیما دون الفرج اذا اتی الرجل المراة فی دبرها و لم ینزل فلا
فان انزل فعلیه الغسل ولا غسل علیها بہلا حد کے زنا ری جانیے تو تع
باطل ہوتی اور غسل کے نکرنے سے تو طہارت ہی جاتی رہتی ہے قوله ہفتم اور اگر کوئی کنیز کو کسی
قرض لیوے تو قرض لینے والے کو وطی کرنی اوس کنیز سے جایز ہے چنانچہ کتاب اختلاف الائمہ
رحمة الامه مین لکھا ہے قال المزنی وابن جریر الطبری یجوز قرض الاماء
اللواتی یجوز للمقترض وطیهن اقول یہہ روایت اوسی کتاب کی ہے کہ جسکی نسبت
قبل مین لکھہ چکے ہین اور آپ اوسکے نام سے ابتک واقف نہین ہین لیکن عجب نہین ہے کہ یہہ روایت اہل
اور صاحب تحفہ نے بہی اس مسئلہ کو اہل تشیع کیطرف منسوب کیا ہی اور مزنی بہی قدمای شیعہ مین گنا
ہے چنانچہ تحفہ مین لکھا ہی و نیز گویند کہ اگر کنیز کے را شخصے نزد شخصے گرو گذاشت و مرتہن او را
وطی کرد او براد ولد مرتہن شد — مین اس رسالہ کو اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ اے اللہ
یہہ مینے تیرے اور تیرے رسول کی رضامندی اور خوشنودی کیواسطے لکہا ہے جمیع اہل
کو اس تحریر سے نفع عطا فرما اور اونکے طفیل سے میرا خاتمہ بخیر کر اللهم احشرنا تحت
تراب اقدام احبائك فقط

تمام شد

کاتب رسالہ ہذا

[illegible]